
عمران سیریز
ٹاپ وکٹری
مظہر کلیم ایم اے
READING SECTION
Online Library For Pakistan
WWW.PAKSOCIETY.COM
پاک سوسائٹی ڈاٹ کام
www.paksociety.com

اس ناول کے تمام نام، مقام کردار، واقعات اور پیش کردہ سچویشنز قطعی فرضی ہیں، بعض نام بطور استعارہ ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف، پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشران ----- محمد ارسلان قریشی
---------- محمد علی قریشی
ایڈوائزر ----- محمد اشرف قریشی
کمپوزنگ، ایڈیٹنگ محمد اسلم انصاری
طابع ----- شہکار سعیدی پرنٹنگ پریس ملتان

Price Rs 125/-

Mob 0333-6106573 0336-3644440 0336-3644441
Phone 061-4018666

چند باتیں

محترم قارئین۔ سلام مسنون۔ ''ٹاپ وکٹری'' کا دوسرا اور آخری حصہ آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال اور جان توڑ جدوجہد اب اپنے عروج کی طرف بڑھ رہی ہے۔ مجھے یقین ہے کہ آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کی بے مثال جدوجہد کو خراج تحسین پیش کرنے کے لئے مجبور ہو جائیں گے۔ آپ کی آراء کا حسب سابق منتظر رہوں گا۔ ناول شروع کرنے سے پہلے ایک خط ملاحظہ کر لیں جو دلچسپی کے لحاظ سے کم نہیں ہے۔

کوئٹہ شہر سے عارف مجید لکھتے ہیں۔ میں اور میرے بہت سے ساتھی آپ کی کتب کا مطالعہ طویل عرصے سے کر رہے ہیں۔ عمران کے کردار میں ایسی پائیداری اور دلچسپی ہے کہ ہم سب دوست خود کو عمران اور اس کے ساتھیوں کے کرادر میں اپنے آپ کو ڈھالنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آپ اپنے ناولوں میں جس طرح سے عمران اور دوسرے کرداروں کو جدوجہد کرتے اور خاص طور پر فائٹ کرتے ہوئے دکھاتے ہیں۔ آپ کے ناولوں میں بیان کی جانے والی جدوجہد اور خاص طور پر فائٹ اور اس کے حربوں کو حقیقی روپ میں واقعی استعمال میں لایا جا سکتا ہے۔ آپ اس طرح نوجوانوں کو واقعی صحیح معنوں میں اعلیٰ ترین تربیت دے رہے ہیں۔ اس کے لئے

میں اور میرے سبھی دوست آپ کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

محترم عارف مجید صاحب۔ خط لکھنے اور ناولوں کی پسندیدگی کا شکریہ۔ ناولوں میں بتائی جانے والی جدوجہد اور دکھائی جانے والی فائٹ محض خیالی نہیں ہوتی ہے۔ مسلسل جدوجہد، ہمت اور محنت ہی کرداروں کو کامیابی سے ہمکنار کرتی ہے۔ رہی بات فائٹ کی تو اس کے لئے میں مارشل آرٹس کے بارے میں کہوں گا کہ مارشل آرٹس کے جن حربوں کو عمران اور اس کے ساتھی یا پھر مجرم استعمال کرتے ہیں وہ واقعی اصل اور درست ہوتے ہیں جن کے لئے انہوں نے باقاعدہ تربیت حاصل کی ہوتی ہے۔ تربیت حاصل کئے بغیر کوئی بھی کام ممکن نہیں۔ دوسرے ممالک کی طرح ہمارے ملک میں مارشل آرٹس اور فائٹس کے دوسرے فن سکھانے والے اداروں کی کوئی کمی نہیں ہے جہاں سے باقاعدہ ٹریننگ لے کر ہر طرح کی فائٹ اور اس کے گر سیکھے جا سکتے ہیں۔ امید ہے آپ نے بھی اس کی باقاعدہ ٹریننگ کی ہوگی یا لینے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔ آپ اپنی محنت جاری رکھیں انشاء اللہ آپ بھی عمران سے کہیں بڑھ کر ثابت ہوں گے۔ امید ہے آپ آئندہ بھی خط لکھتے رہیں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

مظہر کلیم ایم اے

”عمران صاحب۔ آپ نے منگراٹ جانے کے لئے کون سا ذریعہ استعمال کرنے کا سوچا ہے“...... خاور نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

”کابرگ میں آنے کا مطلب ہی یہی نکلتا ہے کہ ہم بحری راستے سے منگراٹ جائیں گے“...... عمران کے جواب دینے سے پہلے نعمانی نے کہا۔

”یہ ضروری نہیں نعمانی۔ عمران صاحب اتنے سیدھے نہیں ہیں جتنا اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں“...... صدیقی نے مسکرا کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

”ارے۔ ارے۔ کیا میں تمہیں ٹیڑھا نظر آ رہا ہوں۔ نعمانی درست تو کہہ رہا ہے“...... عمران نے احتجاج کرنے کے انداز میں کہا۔

”عمران صاحب۔ نعمانی کو بہت کم آپ کے ساتھ مشن مکمل

کرنے کا موقع ملا ہے جبکہ ہمیں آپ کے ذہن تک رسائی ہو چکی ہے۔ خاور تم بتاؤ میں درست کہہ رہا ہوں یا نعمانی“...... صدیقی نے بات کرتے کرتے خاور سے مخاطب ہو کر کہا۔

”میں عمران صاحب کو مسلسل چیک کر رہا تھا۔ رات کو یہ ایک نقشے پر بہت دیر تک کام کرتے رہے ہیں۔ یہ بار بار نقشے پر نشان لگا رہے تھے اور مٹا رہے تھے اور پھر ایک پوائنٹ پر نشان لگا کر یہ قدرے مطمئن نظر آنے لگے۔ پھر انہوں نے صوفے کی پشت سے ٹیک لگائی اور پھر ان کی آنکھ لگ گئی۔ انہوں نے یکسر یہ بھی بھلا دیا کہ میں بھی ان کے پاس بیٹھا ہوا ہوں۔ بہرحال میں نے اٹھ کر غور سے نقشہ اور اس نقشے پر عمران صاحب کے لگے ہوئے نشانات دیکھے اور پھر ان پر میں نے بھی اپنے طور پر غور کیا ہے۔ عمران صاحب کو چونکہ معلوم ہو چکا ہے کہ فیکٹری جھیل کے مغربی کنارے سے دو کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پہاڑ کے نیچے ہے اور عمران صاحب نے نقشے پر جن مقامات پر نشانات لگائے ہیں ان میں زاتان کا مشہور شہر کوراب اور اس کے بعد دوسرا سرحدی شہر جسیکا ہے۔ اس کے بعد انہوں نے کارزا کے گرد دائرہ لگایا اور پھر اس کارزا پر نشان لگا کر یہ اطمینان سے صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر سو گئے تھے۔ ان نشانات کو دیکھتے ہوئے میرا خیال ہے کہ عمران صاحب منگراٹ بحری راستے سے جانے کی بجائے یہاں سے پہلے بذریعہ ہوائی جہاز زاتان کے شہر کوراب جائیں گے۔ کوراب سے

بذریعہ جیپ، بس یا ریل سرحدی شہر جسیکا جائیں گے اور پھر جسیکا سے براہ راست جیپوں پر ہی اس کارزا کے علاقے میں پہنچیں گے اور اس کے بعد یہ کارزا سے گزر کر فیکٹری کا رخ کریں گے“۔ نعمانی نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

”کمال ہے۔ نعمانی تو کیپٹن شکیل کی طرح سوچنے لگ گیا ہے بلکہ مجھے تو لگ رہا ہے کہ یہ اب سکہ بند نجومی بن گیا ہے۔ حیرت ہے۔ بغیر ستاروں کو ادھر ادھر کیے پورا نقشہ ہی اس نے درست طور پر بتا دیا ہے“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”عمران صاحب۔ میں نے اپنا خیال بیان کیا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ آپ کا پروگرام بالکل ایسا نہ ہو۔ بہرحال اتنا میں جانتا ہوں کہ میرا اندازہ سو فیصد نہیں تو ساٹھ فیصد درست ضرور ہو گا“...... نعمانی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”تمہارا خیال سو فیصد درست ہے اور اب ہم نے تیاری کرنی ہے“...... عمران نے کہا۔

”عمران صاحب۔ جب ہم ایم ٹی مشین کو ڈاج دے سکتے ہیں تو پھر ہمیں اس انداز میں چکر کاٹ کر جانے کی کیا ضرورت ہے۔ یہاں سے ہم بائی ایئر براہ راست منگراٹ پہنچ سکتے ہیں اور بحری راستے سے بھی وہاں آسانی سے پہنچ سکتے ہیں“...... صدیقی نے کہا۔

”تمہاری بات درست ہے۔ لیکن محتاط رہنا ضروری ہے۔ منگراٹ میں موجود ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں نے بہرحال ہر طرف

ہماری چیکنگ کے لئے جال بچھایا ہو گا لیکن ان کی تمام تر توجہ زاٹان سے منگراٹ پہنچنے والی مین روڈ کی طرف ہو گی جبکہ ہم براہ راست کارزا اور پھر ایک پہاڑی کٹاؤ سے گزرتے ہوئے فیکٹری تک پہنچ جائیں گے۔ کارزا منگراٹ کا ایک مضافاتی قصبہ ہے۔ وہاں سے ہم انتہائی آسانی سے بس یا ٹیکسی کے ذریعے براہ راست ہارڈسٹ کالونی پہنچیں گے''...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ پھر ہمیں روانہ ہو جانا چاہئے''...... جولیا نے کہا۔

''میں نے ہوٹل سروس کو کہہ دیا ہے کہ وہ کوراب کے لئے فلائٹ میں ہماری سیٹیں کنفرم کرا دیں''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھا لیا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ آخر میں اس نے لاؤڈر کا بٹن بھی پریس کر دیا۔

''جیسٹن بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے جیسٹن کی آواز سنائی دی۔

''ہیرس بول رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''آپ کا کام تو میں نے کر دیا تھا۔ آپ نے فون پر مجھ سے تفصیلاً بات بھی کی تھی''...... جیسٹن نے کہا۔ اس کے لہجے میں حیرت تھی جیسے اسے عمران کی طرف سے کال کا کوئی جواز سمجھ میں نہ آ رہا ہو۔

''میں نے اس لئے کال کی ہے کہ میں نے تم سے یہ پوچھنا تھا کہ مضافاتی ٹاؤن کارزا سے منگراٹ کے لئے کوئی بس سروس چلتی ہے یا ٹیکسی سروس ہے''...... عمران نے کہا۔

''سٹی بس سروس بھی چلتی ہے اور ٹیکسیاں بھی۔ کیوں آپ کیوں پوچھ رہے ہیں''...... جیسٹن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں پہلے کارزا پہنچنا چاہتا ہوں۔ پھر وہاں سے منگراٹ میں داخل ہوں گا اس لئے پوچھ رہا ہوں۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ کارزا میں بس اور ایئر سروس بھی ہے''...... عمران نے کہا۔

''اوہ نہیں مسٹر ہیرس۔ آپ کو کسی نے غلط بتایا ہے۔ کارزا تو چھوٹا سا قصبہ ہے۔ وہاں ایئر پورٹ نہیں ہے''...... جیسٹن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو بذریعہ روڈ جانا ہو گا۔ زاٹان کے ساحلی شہر جسیکا سے ایک سڑک کارزا پہنچتی ہے۔ کیا یہ بات درست ہے''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ لیکن آپ کیوں اتنا لمبا چکر لگا کر جانا چاہتے ہیں۔ آپ مسٹام پورٹ سے بائی ایئر منگراٹ پہنچ سکتے ہیں''...... جیسٹن نے کہا۔

''ہم ذرا ایڈونچر پسند لوگ ہیں۔ بہرحال اس رہائش گاہ میں ہماری مطلوبہ چیزیں تو پہنچ ہی گئی ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''جی ہاں۔ جیپ اور اسلحہ پہنچ چکا ہے''...... جیسٹن نے جواب

دیتے ہوئے کہا۔

''اوکے شکریہ۔ اب منگراٹ میں ہی ملاقات ہو گی''...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے جس انداز میں جیسٹن سے بات چیت کی ہے اس سے مجھے معاملہ کچھ مشکوک سا لگ رہا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے نہیں۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ یہاں زاٹان میں ہمیں کسی نے کیا کہنا ہے۔ بہرحال اب یہاں سے روانگی کی تیاری کرو۔ باقی باتیں ایئر پورٹ پر ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا آپ کو اس جیسٹن پر مکمل اعتماد ہے کہ یہ ہمیں کسی مرحلے پر دھوکہ نہیں دے گا''...... خاور نے کہا۔

''اب اس پر سوائے اعتماد کرنے کے اور ہم کر بھی کیا سکتے ہیں ویسے بھی اس کے اکاؤنٹ میں اس کی امید سے زیادہ رقم ٹرانسفر ہو چکی ہے اور وہ دولت پرست انسان ہے۔ مزید دولت کے لئے وہ یقیناً ہمارا ساتھ دے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ہمارے لئے خطرے کا باعث نہیں بنے گا''...... عمران نے کہا تو سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے۔

مرجینا، منگراٹ میں بنائے ہوئے اپنے آفس میں موجود تھی۔ اسے انتہائی شدت اور بے چینی سے زوگر کی طرف سے فون کال کا انتظار تھی کیونکہ مرفی نے اسے بتایا تھا کہ اس نے زوگر سے کہہ دیا ہے کہ وہ لوگ جیسے ہی وہاں سے روانہ ہوں وہ فوراً ان کو فون پر اطلاع دے اور مرجینا کو اس بات کا مکمل طور پر یقین تھا کہ عمران اور اس کے ساتھی کسی بھی وقت کاربرگ سے منگراٹ کے لئے روانہ ہو جائیں گے اور پھر تھوڑی دیر بعد جیسے ہی فون کی گھنٹی بجی تو اس نے تیزی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

''یس''...... مرجینا نے کہا۔

''مرفی بول رہا ہوں مادام۔ زوگر کی کال ہے اور وہ آپ سے بات کرنا چاہتا ہے''...... دوسری طرف سے مرفی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''کراؤ بات۔ میں تو خود اس کے فون کا بے چینی سے انتظار کر

رہی ہوں''...... مرجینا نے تیز لہجے میں کہا۔

''ہیلو۔ زوگر بول رہا ہوں۔ کابرگ سے''...... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

''مرجینا بول رہی ہوں زوگر''...... مرجینا نے کہا۔

''فوسٹر میرا بھی دوست تھا مادام مرجینا۔ اس کی موت کا مجھے بے حد صدمہ ہے اور اس کے لئے میں آپ سے جتنی بھی ہمدردی کروں کم ہو گا۔ بہرحال اب جو ہونا تھا وہ تو ہو گیا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ اس کے قاتلوں سے ایسا انتقام لیں کہ ان کی روحیں بھی قیامت تک تڑپتی رہیں۔ میں خود یہ کام کر دیتا لیکن باس نے مجھے ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا''...... زوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم بے فکر رہو۔ پہلے تو معاملات شاید اس انداز میں طے نہ ہو پاتے لیکن اب جس طرح تم نے تعاون کیا ہے اس کی وجہ سے فوسٹر کے قاتلوں کی روحوں کو قیامت تک قرار نہیں مل سکے گا ان کی موت میرے ہی ہاتھوں ہو گی اور اتنی بھیانک ہو گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتے ہیں''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیس مادام اور یہ لوگ واقعی بے حد شاطر ہیں۔ انہوں نے منگرات پہنچنے کے لئے انتہائی عجیب راستہ منتخب کیا ہے''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرجینا بے اختیار چونک پڑی۔

''کیا مطلب۔ کون سا راستہ''...... مرجینا نے پوچھا۔

''وہ کابرگ سے بذریعہ فلائٹ براہ راست منگرات نہیں جا رہے بلکہ کابرگ سے وہ بذریعہ فلائٹ زاٹان کے شہر کوراب پہنچیں گے اور پھر کوراب سے وہ بذریعہ جیپ جسیکا اور پھر جسیکا سے اس قدیم اور ٹوٹی پھوٹی سڑک سے ہوتے ہوئے کارزا پہنچیں گے۔ وہاں سے ٹیکسی یا بس میں بیٹھ کر وہ منگرات میں داخل ہوں گے''...... زوگر نے کہا۔

''اوہ واقعی۔ یہ بے حد شاطر لوگ ہیں۔ کس طرح انہوں نے معروف راستوں کو چھوڑ کر نیا راستہ منتخب کر لیا ہے۔ کیا وہ روانہ ہو چکے ہیں یا نہیں''...... مرجینا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ وہ تو اس وقت کوراب پہنچنے والے ہوں گے۔ میں نے خود ان کی کوراب کے لئے بکنگ کرائی ہے اور میرے آدمی انہیں جہاز میں سوار کرا کر واپس آئے ہیں''...... زوگر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ کوئی اور بات''...... مرجینا نے کہا۔

''انہوں نے وہاں منگرات میں ہارڈسٹ کالونی والی کوٹھی میں جیپ اور اسلحہ کا بندوبست کر لیا ہے اور جیپ اور اسلحہ اس کوٹھی میں پہنچا دیا گیا ہے''...... زوگر نے کہا۔

''کیا یہ بات کنفرم ہے کہ وہ ہارڈسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس میں ہی رہیں گے''...... مرجینا نے پوچھا۔

''جی ہاں۔ یہ کنفرم ہے کیونکہ ان کی فون پر کسی جیسٹن سے جو

بات ہوئی ہے اسی فون کال میں جیپ اور اسلحہ اس کوٹھی میں پہنچ جانے کا بتایا گیا ہے“...... زوگر نے جواب دیا۔

”کیا یہ لوگ اسی حلیوں میں ہیں جو تم نے پہلے بتائے تھے“...... مرجینا نے پوچھا۔

”جی ہاں۔ ان کے کاغذات پر انہی حلیوں والی تصویریں لگی ہوئی تھیں“...... زوگر نے جواب دیا۔

”او کے۔ ٹھیک ہے۔ تم بے فکر رہو۔ تمہاری خواہش ضرور پوری ہو گی۔ گڈ بائی“...... مرجینا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبایا اور ٹون آنے پر یکے بعد دیگرے تین بٹن پریس کر دیئے۔

”مرفی بول رہا ہوں مادام“...... دوسری طرف سے مرفی کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

”تم نے ہارڈسٹ کالونی کی کوٹھی نمبر بائیس کے سلسلے میں کیا کارروائی کی ہے“...... مرجینا نے پوچھا۔

”اس کوٹھی کے گرد درختوں پر ٹی آر ٹی چاروں طرف نصب کر دیئے گئے ہیں اور ہمارا آدمی وہاں چار کوٹھیاں چھوڑ کر ایک کوٹھی میں رسیونگ سیٹ کے ساتھ موجود ہے اور جیسے ہی یہ لوگ کوٹھی میں پہنچیں گے وہ فوراً دو سائیڈوں سے وہاں زیرو نیڈوڈ گیس فائر کر دے گا۔ جب یہ لوگ بے ہوش ہو جائیں گے تو پھر انہیں وہاں سے نکال کر سپیشل پوائنٹ پر پہنچا دیا جائے گا“...... مرفی نے تفصیل

سے بات کرتے ہوئے کہا۔

”یہ گیس کتنی دیر تک اثر رکھتی ہے“...... مرجینا نے پوچھا۔

”دس گھنٹوں تک مادام“...... مرفی نے جواب دیا۔

”گڈ۔ ریئلی ویری گڈ۔ ٹھیک ہے۔ اب سنو۔ زوگر نے بتایا ہے کہ یہ لوگ معروف راستوں سے منگراٹ آنے کی بجائے غیر معروف راستوں سے یہاں پہنچ رہے ہیں لیکن بہرحال وہ پہنچیں گے تو منگراٹ میں ہی“...... مرجینا نے کہا۔

”کون سے راستوں سے وہ یہاں پہنچ رہے ہیں مادام“...... مرفی نے پوچھا تو مرجینا نے زوگر کی بتائی ہوئی تفصیل دوہرا دی۔

”مادام۔ ہم کارزا پہنچ کر بھی ان کی نگرانی کر سکتے ہیں“...... مرفی نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ لیکن زیادہ آدمی مت بھیجنا کیونکہ وہ بے حد چوکنے ہوں گے اور مجھے یقین ہے کہ وہ کسی عام سی مسافر بس میں بیٹھ کر یہاں آ جائیں گے اس لئے صرف دو آدمی کافی ہیں۔ وہ ہارڈسٹ کالونی میں موجود تمہارے آدمی کو ساتھ ساتھ رپورٹ دیتے رہیں گے“...... مرجینا نے کہا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

”جب یہ لوگ سپیشل پوائنٹ پہنچ جائیں تو فوراً مجھے رپورٹ دینا“...... مرجینا نے کہا۔

”یس مادام“...... دوسری طرف سے کہا گیا تو مرجینا نے رسیور

رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات تھے کیونکہ اس کے نقطہ نظر سے اب عمران اور اس کے ساتھیوں کی موت یقینی ہو چکی تھی۔ وہ چاہتی تو مرفی کے ساتھیوں کے ہاتھوں انہیں ایک لمحے میں ہلاک کرا سکتی تھی لیکن وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے ہاتھوں سے ہلاک کرنا چاہتی تھی خاص طور پر وہ عمران کو تڑپا تڑپا کر ہلاک کرنا چاہتی تھی تاکہ عمران کی بھیانک اور دردناک موت سے فوسٹر کی روح کو سکون مل سکے۔

عمران کے ساتھی اس وقت جسیکا کے ایک ہوٹل کے کمرے میں موجود تھے جبکہ عمران انہیں یہاں چھوڑ کر یہ کہہ کر چلا گیا تھا کہ اس نے کچھ ضروری انتظامات کرنے ہیں۔ جسیکا خاصا بڑا شہر تھا۔ یہ زاٹان اور منگراٹ کی سرحد پر واقع تھا۔

"اس بار عمران صاحب کچھ عجیب سے انداز میں کام کر رہے ہیں"...... صدیقی نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا کہنا چاہتے ہو تم"...... جولیا نے چونک کر پوچھا۔

"آپ نے غور نہیں کیا۔ عمران صاحب نے جس طرح کھل کر فون پر جیسٹن سے باتیں کی ہیں اور پھر پوری تفصیل سے اسے اپنا منتخب کردہ راستہ بتایا ہے مجھے ایسا کرنے کی کوئی وجہ سمجھ میں نہیں آئی اور عام طور پر عمران صاحب ایسا نہیں کرتے۔ وہ تو ہم سے بھی معلومات کو خفیہ رکھتے ہیں جبکہ اس بار ایسا نہیں ہے اور وہ

جیسٹن پر ضرورت سے زیادہ ہی بھروسہ کر رہے ہیں''..... صدیقی نے کہا۔

''ہاں۔ تم ٹھیک کہہ رہے ہو۔ اس بات پر میں نے بھی کافی غور کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ عمران صاحب کو معلوم تھا کہ ان کی کہی ہوئی باتیں مخالف ایجنٹوں تک کسی ذریعے سے پہنچ رہی ہیں اس لئے انہوں نے جان بوجھ کر یہ باتیں کی ہیں لیکن میرا خیال تھا کہ عمران صاحب جو کچھ کہہ رہے ہیں اس پر عمل نہیں کریں گے لیکن اب میں یہ دیکھ کر الجھ گیا ہوں کہ عمران صاحب تو اسی راستے پر چل رہے ہیں جو انہوں نے جیسٹن کو بتایا تھا''..... نعمانی نے کہا۔

''اس کے علاوہ اس بار عمران صاحب الجھن میں بھی دکھائی دے رہے ہیں''..... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ الجھن ان کے چہرے پر واضح ہے''..... صدیقی نے کہا۔

''عمران صاحب کوراب سے یہاں تک جیپ میں بھی خاموش رہے ہیں ورنہ وہ ہنستے بولتے رہتے ہیں''..... نعمانی نے کہا۔

''میرا خیال ہے کہ عمران صاحب دراصل اپنے آپ میں خود واضح نہیں ہیں۔ وہ واقعی کافی حد تک اس معاملے میں ذہنی طور پر الجھے ہوئے ہیں''..... صدیقی نے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ اس طرح کے ڈرامے کرتا رہتا ہے۔

یہ اس کی فطرت ثانیہ ہے''..... جولیا نے کہا جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی دروازہ کھلا اور عمران مسکراتا ہوا اندر داخل ہوا۔

''بہن بھائیوں کے درمیان کون سی کھچڑی پک رہی ہے۔ کھچڑی ہی ہے یا تم سب نے ایک بار پھر مجھے خود سے الگ کر کے اپنے طور پر مشن مکمل کرنے کا سوچ لیا ہے''..... عمران نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

''ایسی کوئی بات نہیں ہے عمران صاحب۔ جس طرح کی سچوئیشن دکھائی دے رہی ہے اس میں نہایت سوچ سمجھ کر اور خاص پلاننگ سے ہی مشن کو انجام دیا جا سکتا ہے اور اس کے لئے واقعی ہم آپ سے الگ رہ کر کم از کم اس مشن کو تو پورا نہیں کر سکتے۔ یہ نہیں کہ ہم مشن مکمل کرنے کی اہلیت نہیں رکھتے لیکن جس طرح اس مشن میں آپ پر سنجیدگی طاری ہے اس سے ہمیں یقین ہو گیا ہے کہ یہ مشن ہماری توقع سے کہیں زیادہ خطرناک اور رسکی ہے اس لئے ہم نے دلی طور پر آپ کے ساتھ مل کر ہی اس مشن کو پورا کرنے کا ارادہ کر لیا ہے اور اس سلسلے میں ہم نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی کہ ہم آپ سے الگ رہ کر مشن مکمل کریں گے''۔ صدیقی نے سنجیدگی سے کہا جبکہ عمران اس دوران کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔

اس مشن نے خاص طور پر ٹارگٹ تک پہنچنے کے معاملے نے سچ مچ میرے دماغ کی چولیں ہلا کر رکھ دی ہیں۔ میں جو بھی سوچتا

ہوں یا پلاننگ کرتا ہوں کہیں نہ کہیں اس میں جھول رہ ہی جاتا ہے اور نئی سے نئی باتیں ہی سامنے آنا شروع ہو جاتی ہیں اور ان نئی باتوں نے مجھے الجھایا ہوا ہے کہ آخر ہم اپنے ٹارگٹ تک پہنچیں کیسے۔ وقت تیزی سے گزرتا جا رہا ہے اور اب تک شکر ہے کہ زاٹان نے کافرستان کو ریے میزائل سپلائی نہیں کئے ہیں لیکن اگر اسی طرح وقت گزرتا رہا تو پھر میزائل کافرستان پہنچ جائیں گے اور ہمارا مشن مکمل ہونے کے باوجود نامکمل رہ جائے گا پھر ہمیں اس مشن کے لئے کافرستان پہنچ کر وہاں پہنچنے والے ریے میزائلوں کو تباہ کرنے کا کام کرنا پڑے گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''کیا ضرورت ہے وہاں جانے کی۔ ہماری دوسری ٹیم پاکیشیا میں ہی موجود ہے۔ اگر یہاں سے ریے میزائل کافرستان سپلائی ہوئے تو پھر چیف دوسری ٹیم کو کافرستان روانہ کر دے گا آخر چیف کا ناٹران سے رابطہ ہو گا اور وہ بھی اسی پر کام کر رہا ہو گا کہ کب زاٹان سے ریے میزائل پارٹس کی صورت میں کافرستان پہنچتے ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے میں مطمئن ہوں لیکن پھر بھی ہمارے لئے یہ بے حد ضروری ہے کہ ہم جلد سے جلد ریے میزائل بنانے والی فیکٹری تک پہنچ جائیں اور اسے تباہ کر دیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر اب کیا کرنا ہے۔ آخر آپ نے کچھ تو سوچا ہو گا اور آپ کی پلاننگ میں کہاں اور کیا جھول ہے جس نے آپ کو بھی

اس بار الجھایا ہوا ہے''...... اس بار صدیقی نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''کچھ نہیں۔ اصل میں مجھے معلومات ملی ہیں کہ ہم منگرات کی سرحد میں داخل ہوں گے تو وہاں ہمارا شایان شان استقبال کرنے کی تیاری پوری طرح مکمل ہو چکی ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا مطلب۔ کیا انہیں معلوم ہے کہ ہم اس راستے سے آ رہے ہیں۔ وہ تو معروف راستوں پر ہی پکٹنگ کئے ہوئے ہوں گے''...... جولیا نے چونک کر کہا۔

''تمہارا کیا خیال تھا کہ میں جو اتنی تفصیل سے راستہ جیسٹن کو فون پر بتاتا رہا تھا یہ بات صرف جیسٹن تک ہی رہے گی ہارڈ ماسٹرز اور اس کے ایجنٹوں تک نہیں پہنچی ہوں گی''...... عمران نے کہا۔

''اوہ تو کیا یہ جیسٹن تمہیں دھوکہ دے رہا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ جیسٹن کو تو معلوم ہی نہیں ہو گا کہ اس سے ہونے والی ہماری باتیں مرجینا اور اس کے ساتھی جاگوڈا تک پہنچ رہی ہیں یا نہیں''...... عمران نے کہا تو سب چونک پڑے۔

''آپ وضاحت کریں عمران صاحب۔ ہم سب آپ کے آنے سے پہلے اس موضوع پر باتیں کر رہے تھے۔ ہم سب کا خیال تھا کہ آپ کا فون پر جیسٹن سے باتیں کرنے کا انداز بے حد مشکوک

تھا اور آپ۔ ہم سے بھی باتوں کو خفیہ رکھتے ہیں جوسٹن کو خود تمام راستے کے بارے میں تفصیلات بتا رہے تھے۔ اب آپ نے خود یہ بات کر کے ہمارے شکوک کو پختہ کر دیا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''جو بات ہے کھل کر بتاؤ۔ اس کے بعد شاید ہمیں باتیں کرنے کا موقع ہی نہ ملے''...... جولیا نے کہا۔

''کابرگ میں جس ہوٹل میں ہم ٹھہرے تھے اتفاقاً یہ ہوٹل ہارڈ ماسٹرز کا مرکز اور گڑھ تھا۔ ہارڈ ماسٹرز نے وہاں ہر کمرے میں ایسے جدید ترین خفیہ آلات نصب کئے ہوئے تھے جن کی مدد سے وہ ہوٹل کے ہر کمرے میں ہونے والی نہ صرف گفتگو سن سکتے تھے بلکہ وہاں فون پر ہونے والی بات چیت بھی خودبخود ٹیپ ہو جاتی تھی''...... عمران نے کہا۔

''ایسا ناممکن ہے عمران صاحب۔ میں نے کمرے کو جدید ترین ڈیٹکٹر سے اچھی طرح چیک کیا تھا''...... صدیقی نے عمران کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''میں نے جدید ترین آلات کہا ہے اور تم نے بھی جدید ترین ڈیٹکٹر کہا ہے لیکن ہارڈ ماسٹرز کے پاس ہم سے زیادہ جدید آلات ہیں اور مجھے بھی اس کا پتہ نہ چلتا لیکن جب تم لوگ کمرے سے گئے اور میں نے آنکھیں بند کر کے کرسی کی پشت سے سر ٹکایا تو میرے حساس کانوں میں خاموشی کی وجہ سے ہلکی ہلکی سرسراہٹ کی آوازیں پڑنے لگیں۔

یہ ایسی آوازیں تھیں جیسے مچھر بھنبھنا رہے ہوں حالانکہ روم میں مچھر موجود نہیں تھے۔ یہ آوازیں اس قدر مدھم تھیں کہ صرف اس وقت مجھے ۔ ئی دیں جب خالی کمرے میں، میں نے آنکھیں بند کر لی تھیں۔ بہرحال یہ آوازیں سنتے ہی میں ہوشیار ہو گیا اور پھر میں نے جلد ہی ان آوازوں کا ماخذ معلوم کر لیا۔ یہ آوازیں وارڈ روب کے عقب کی دیوار سے نکل رہی تھیں۔ دیوار کے اس حصے میں انتہائی چھوٹے سوراخ تھے جو جالی دار دکھائی دے رہے تھے۔ میں نے ایک سائنسی مشین سے اس جگہ کو چیک کیا تو مجھے اس جگہ ایک آلے کی موجودگی کا پتہ چلا۔ مشین پر اس آلے کی ساری ڈیٹیل آ گئی تھی۔

میں سمجھ گیا کہ یہ زاٹان کی انتہائی جدید ترین ایجاد ہے جس سے نہ صرف ایک مخصوص ایریئے میں پیدا ہونے والی آوازیں سیٹلائٹ کے ذریعے کہیں دور سنی جا سکتی ہیں بلکہ اس کے ذریعے فون کالز بھی ٹیپ کی جا سکتی ہیں۔ اس انکشاف کے بعد میں نے باہر جا کر ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر جب معلومات حاصل کیں تو مجھے معلوم ہوا کہ یہ ہوٹل سرکاری ایجنسی کے ایجنٹوں کا گڑھ ہے۔ گو اس ویٹر کو اس سرکاری ایجنسی کے نام کا علم نہ تھا یا وہ بتانا نہیں چاہتا تھا لیکن اس کے منہ سے ایک بات نکل گئی کہ ہوٹل کے منیجر زوگر سے فوسٹر اکثر زاٹان سے یہاں ملنے آتا رہتا تھا اور کہا جاتا تھا کہ فوسٹر اسی ایجنسی کا ایجنٹ ہے اور اسی ویٹر نے بتایا کہ پچھلے

دنوں فوسٹر ایشیا کے کسی ملک میں ہلاک ہو گیا ہے اور یہ خبر سن کر زوگر دو روز گھر سے باہر نہیں نکلا۔ اس ویٹر نے غیر ارادی طور پر کچھ ایسی باتیں کیں جن سے میں سمجھ گیا کہ یہ ویٹر اس زوگر کا کسی بات پر ڈسا ہوا ہے۔ چنانچہ میں نے اسے ڈھب پر چڑھایا اور خاصی بھاری رقم دے کر اپنے کمرے میں ہونے والی گفتگو آگے آدمی تک پہنچانے کے بارے میں معلومات حاصل کر کے مجھے مہیا کرنے پر آمادہ کر لیا اور اس ویٹر نے بڑی اہم رپورٹ دی کہ اس کمرے میں ہونے والی بات چیت کو زوگر خود مانیٹر کر رہا ہے اور یہ ساری باتیں فون پر منگراٹ میں کسی مادام مرجینا تک پہنچا رہا ہے۔

یہ سب کچھ معلوم ہونے کے بعد میں نے دانستہ یہ راستہ منتخب کر کے جیسٹن کو بتایا تا کہ ہمارے اس راستے کی اطلاع مادام مرجینا تک پہنچ جائے اور یہ بھی سن لو کہ ہوٹل سے ایئر پورٹ تک ہماری نگرانی ہوتی رہی اور پھر ایئر پورٹ پر بھی ہوٹل کے دو آدمی ہماری روانگی تک موجود رہے تھے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اس کا مطلب ہے کہ ہارڈ ماسٹرز کو ہمارے بارے میں کافی معلومات مل چکی ہیں''...... جولیا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے وہ ہر راستے پر موت کے جال پھیلائے ہوئے ہیں تا کہ ہم کسی بھی طریقے سے منگراٹ داخل نہ ہو سکیں اور اگر ہم

وہاں پہنچیں تو وہ ہمارا شایان شان استقبال کر سکیں''...... عمران نے جواب دیا۔ اس کے چہرے پر اب بھی سنجیدگی دکھائی دے رہی تھی۔

''تو پھر اب ہم کس راستے سے منگراٹ جائیں گے''...... صدیقی نے بھی انتہائی سنجیدہ لہجے میں بات کرتے ہوئے پوچھا۔

''راستے کا مسئلہ نہیں ہے۔ ہم نے جو راستہ منتخب کیا ہے اس پر بھی جا سکتے ہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ فیکٹری کو تباہ کرنے کے لئے جو اسلحہ چاہئے وہ جیسٹن کی دی ہوئی کوٹھی میں ہے اور لامحالہ اب اس کوٹھی کی باقاعدہ جدید آلات سے نگرانی ہو رہی ہو گی اور ہم جیسے ہی اس کوٹھی میں پہنچیں گے ہم پر میزائلوں کی بارش کر دی جائے گی اس لئے ہمارے لئے وہاں سے اسلحہ اٹھا کر لانا بھی مشکل ہو گا''...... عمران نے کہا۔

''تب پھر آپ نے کچھ تو سوچا ہو گا۔ بغیر اسلحہ کے تو ہم کچھ بھی نہ کر سکیں گے''...... اس بار صدیقی نے قدرے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''میں چاہتا ہوں کہ مادام مرجینا وغیرہ سے ٹکرائے بغیر ہم خاموشی سے اس فیکٹری کو تباہ کر دیں ورنہ پھر ہم بری طرح سے الجھ بھی سکتے ہیں اور وہ لوگ سینکڑوں مسلح افراد بھی فیکٹری کے گرد پھیلا سکتے ہیں کیونکہ انہیں لامحالہ یہ معلوم ہو گا کہ ہم نے بہرحال پہنچنا تو فیکٹری ہی ہے فی الحال وہ یہی سمجھ رہے ہوں گے کہ ہمیں فیکٹری

کے بارے میں کوئی علم نہیں ہے اس لئے ہم لازماً اسی کوٹھی میں ہی پہنچیں گے''...... عمران نے کہا۔

''اس کا مطلب ہے کہ آپ اس کوٹھی میں جانا چاہتے ہیں اور وہاں سے اسلحہ بھی حاصل کرنا چاہتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''نہیں۔ وہاں جانا خودکشی کے مترادف ہوگا۔ میں اب ایک اور لائن کے بارے میں سوچ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''کون سی لائن''...... صدیقی نے کہا۔

''اسے لائن آف ایکشن کہتے ہیں۔ مرجینا کے ساتھ جاگوڈا بھی کام کر رہا ہے اور مرجینا سے زیادہ اسی کے گروپ کے لوگ یہاں پر موجود ہیں۔ میں نے ایک کرمنل گروپ سے معلومات حاصل کی ہیں۔ یہاں پر جاگوڈا کا ایک خفیہ اڈا ہے جو ایک رہائش گاہ میں ہے اور اس خفیہ رہائش گاہ میں جاگوڈا کا غیر قانونی سامان موجود رہتا ہے جس میں منشیات اور ہر قسم کے اسلحہ کے ذخائر موجود ہیں۔ اس اڈے سے ہمیں ہمارا مطلوبہ اسلحہ مل سکتا ہے۔ ہم کوٹھی میں جا کر جیسٹن کا مہیا کردہ اسلحہ حاصل کرنے کی بجائے جاگوڈا کے اڈے پر جائیں گے اور وہاں سے اپنا مطلوبہ اسلحہ حاصل کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''کیا آپ نے اس اڈے کے بارے میں تفصیلات حاصل کر لی ہیں''...... خاور نے کہا۔

''ہاں۔ معلومات تو مل گئی ہیں لیکن ظاہر ہے وہ جاگوڈا کا

مخصوص اڈہ ہے اس لئے وہاں حفاظت کا زبردست انتظام کیا گیا ہو گا اور وہاں مسلح افراد کی بھی کمی نہیں ہوگی''...... عمران نے کہا۔

''تم نے خواہ مخواہ طلسم ہوشربا کی کہانی بنا ڈالا ہے اس مشن کو۔ میں تمہیں بتاتی ہوں کہ کیا کرنا چاہئے۔ ہمیں کسی نئی جگہ جا کر اسلحہ حاصل کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ ہم اسی جیسٹن کی کوٹھی میں جائیں گے۔ ہمارے پاس ان کے بارے میں معلومات موجود ہیں۔ ہم وہاں دو گروپوں کی صورت میں جائیں گے۔ ایک گروپ اندر جائے گا اور اسلحہ اور جیپ حاصل کرے گا اور دوسرا گروپ اس نگرانی کو ختم کرے گا اور پھر اس جیپ میں سوار ہو کر ہم سب سیدھے فیکٹری پہنچیں اور اسے تباہ کر دیں اس کے لئے ہمیں لمبی چوڑی پلاننگ بنانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے باقاعدہ لائن آف ایکشن بناتے ہوئے کہا۔

''لگتا ہے جولیا پر اپنے بھائی کا رنگ چڑھ گیا ہے جو یہ اسی کے انداز میں بول رہی ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم اطمینان سے اسی کوٹھی کی طرف جائیں لیکن اس سے پہلے بے ہوشی سے بچنے کی گولیاں کھا لیں۔ وہ لوگ ہمیں ہلاک نہیں کریں گے پہلے بے ہوش کریں گے پھر چیکنگ کر کے ہلاک کریں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''لیکن اگر انہوں نے میزائلوں کی بارش کر دی تو یہ گولیاں ہمیں کیسے بچائیں گی''...... خاور نے کہا۔

''عمران صاحب نے روانی میں یہ بات کر دی ہے ورنہ انہیں بھی معلوم ہے کہ صرف مرجینا کی اس اطلاع پر کوئی یقین نہیں کر سکتا کہ اس نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ کر دیا ہے اور میزائلوں کی بارش کے بعد وہ لوگ اس بات کو کسی صورت بھی ثابت نہیں کر سکتے کہ انہوں نے واقعی یہ کام سرانجام دیا ہے یا نہیں''...... نعمانی نے جواب دیا۔

''تمہاری بات درست ہے نعمانی۔ لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ہم بری طرح سے الجھ جائیں گے''...... عمران نے کہا۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ میری بات مانیں گے''...... خاموش بیٹھے ہوئے صدیقی نے کہا۔

''ارے۔ تم تو فور سٹارز کے چیف ہو اور تم جانتے ہو کہ میں کسی اور کی مانوں نہ مانوں چیف کی بات ماننا تو اب مجبوری بن چکی ہے''...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''عمران صاحب۔ میرا خیال ہے کہ ہم اس رہائشی کوٹھی میں جانے کی بجائے پہلے مادام مرجینا کے ہیڈ کوارٹر پر حملہ کر کے اسے تباہ کر دیں۔ اس کے بعد باقی کام آسان ہو جائے گا''...... صدیقی نے کہا تو عمران بے اختیار اچھل پڑا۔ اس کے چہرے پر تحسین کے تاثرات ابھر آئے۔

''ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے۔ واقعی تمہارے ساتھیوں نے تمہیں فور سٹارز کا چیف بنا کر غلط نہیں کیا تھا۔ تم میں

چیف کی سی خصوصیات اور چیف جیسا دماغ بھی موجود ہے۔ رئیلی ویل ڈن صدیقی''...... عمران نے بے ساختہ لہجے میں کہا تو صدیقی کے چہرے پر مسرت کی بجائے شرمندگی کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ شاید یہ سمجھا تھا کہ عمران اس کی تعریف کے انداز میں اس کی بات کا مذاق اڑا رہا ہے۔

''اوہ۔ آئی ایم ویری سوری عمران صاحب۔ لگتا ہے آپ کو میرا آئیڈیا پسند نہیں آیا۔ میں نے تو محض ایک خیال ہی پیش کیا تھا''...... صدیقی نے کہا۔

''ارے ارے نہیں۔ اس میں شرمندہ ہونے والی کون سی بات ہے۔ میں سچ کہہ رہا ہوں اور میں واقعی دل سے تمہاری تعریف کر رہا ہوں اور تم اس قدر شرمندہ ہو رہے ہو۔ اگر تنویر ساتھ ہوتا تو وہ اپنی بات پر اس قدر شرمندہ کبھی نہ ہوتا''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''وہ کیوں شرمندہ ہو۔ اس لئے تو وہ تم سے زیادہ بات ہی نہیں کرتا''...... جولیا نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کی بات سن کر اس قدر زور دار قہقہہ بلند ہوا کہ جولیا پہلے تو ہونقوں کی طرح سب کا منہ دیکھتی رہی پھر جب اس پر اپنی بات واضح ہوئی تو وہ واقعی شرمندہ ہو کر رہ گئی۔

''عمران صاحب۔ صدیقی نے جو بات کی ہے اگر ایسا ممکن ہو سکے تو یہ واقعی بہترین آئیڈیا ہے''...... نعمانی نے بڑے سنجیدہ لہجے

میں کہا۔

''ہاں۔ اسی لئے تو میں اس کی تعریف کر رہا تھا۔ یہ اینگل تو میرے ذہن میں بھی نہیں آیا تھا۔ میں تو یہ سوچ رہا تھا کہ اس رہائشی کوٹھی کی گٹر لائن سے اندر پہنچا جائے اور وہاں سے اسلحہ اس راستے سے نکال کر فیکٹری کو اڑا دیا جائے لیکن یہ بظاہر ناممکن تھا کیونکہ یہ لوگ انتہائی جدید ترین مشینری اور آلات استعمال کر رہے ہیں تو لازماً اس کوٹھی کی نگرانی کے لئے بھی انہوں نے جدید انتظامات کئے ہوں گے لیکن اگر ان کے ہیڈ کوارٹر کو پہلے اڑا دیا جائے تو یہ لوگ بکھر جائیں گے۔ ان کی مرکزیت ختم ہو جائے گی اور اس دوران ہم اطمینان سے فیکٹری کو تباہ کر کے واپس جا سکتے ہیں''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ ہمیں ان کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں معلومات کیسے حاصل ہوں گی اور ہم اب منگراٹ کس راستے سے پہنچیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''میں اب تک باہر رہ کر یہی کام کرتا رہا ہوں۔ میں نے دانستہ اس ہوٹل کے فون سے جیسٹن کو کال نہیں کیا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس ہوٹل میں بھی ہماری نگرانی ہو رہی ہو میں نے اسے منگراٹ میں ہارڈ ماسٹرز کا ہیڈ کوارٹر ٹریس کرنے کا کہا تھا لیکن جیسٹن نے اس کام سے معذرت کر لی ہے اور منگراٹ میں جیسٹن کے علاوہ ہمارا اور کوئی واقف نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''ایک کام ہو سکتا ہے عمران صاحب''...... صدیقی نے کہا۔

''کیا''...... عمران نے چونک کر پوچھا اور باقی ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے صدیقی کی طرف دیکھنے لگے۔

''ہم میں سے دو یا تین افراد اس کوٹھی پر پہنچیں لیکن ہم کوٹھی کے اندر جانے کی بجائے اس کوٹھی کی نگرانی کو چیک کریں اور پھر نگرانی کرنے والے کسی بھی آدمی کو کور کر کے اس سے ساری معلومات آسانی سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے بعد ہم سب مل کر کارروائی کر سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''دو یا تین کیوں جائیں سارے کیوں نہ جائیں''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''میں نے دو یا تین اس لئے کہا ہے کہ اس طرح مادام مرجینا اور اس کے ساتھیوں کو شک نہیں پڑے گا''...... صدیقی نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن اس میں گڑبڑ یہ ہے کہ وہ دو یا تین پھر یہاں واپس آئیں اور پھر سب اکٹھے جائیں۔ اس وقت تک وہاں کوئی بھی تبدیلی ہو سکتی ہے جو ہمارے لئے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے اور اکیلے میرے یہاں رکنے کا جواز بھی نہیں ہے''...... عمران نے کہا۔

''جیسے میں نے کہا ہے ویسے ہی کرو۔ خواہ مخواہ کے چکروں میں وقت ضائع مت کرو''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اس کے چہرے پر کوفت اور بیزاری کے تاثرات نمایاں تھے۔

''عمران صاحب۔ صرف فون کرنے میں باہر اتنا وقت نہیں لگا سکتے اس لئے لامحالہ یہ سب پلاننگ بنا کر آئے ہوں گے''...... اچانک نعمانی نے کہا تو سب چونک کر عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''تم باقی رہ گئے تھے۔ تم بھی اپنی رائے دے دو تو پھر میں کوئی نتیجہ نکالنے کی کوشش کروں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''میرے نزدیک تو سب سے بہتر یہ ہے کہ ہم سب وہاں جائیں اور پھر جیسے مس جولیا نے کہا ہے ویسے کریں یعنی ڈائریکٹ ایکشن''...... خاور نے کہا تو جولیا کا چہرہ یکلخت چمک اٹھا۔

''مطلب ہے اب جولیا کو ایک اور حمایتی میسر آ گیا ہے۔ ایک ایک دو بلکہ گیارہ''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''عمران صاحب۔ آپ بتائیں۔ آپ کیا کر کے آئے ہیں''...... صدیقی نے پوچھا۔

''میں تو سیدھا سادا اور بے چارہ سا آدمی ہوں۔ چکر بازی تو مجھے آتی نہیں اس لئے میں نے تو اس کا بڑا سادہ سا حل تلاش کیا ہے''...... عمران نے کہا اور پھر وہ خاموش ہو گیا تو سب سوالیہ نظروں سے اسے دیکھنے لگے۔ سب کے چہروں پر تجسس تھا لیکن جب عمران خاصی دیر تک خاموش رہا تو جولیا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

''اب بولو بھی سہی۔ کیا گونگے ہو گئے ہو''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

''رعب حسن چیز ہی ایسی ہے۔ بڑے بڑے قصہ گو گونگے ہو جاتے ہیں تو پھر بھلا میں کس قطار میں شمار ہوتا ہوں''...... عمران نے جواب دیا۔

''ہونہہ۔ بس یہی بکواس کرنی آتی ہے اسے اور کچھ نہیں آتا''...... جولیا نے جھلا کر کہا۔

''عمران صاحب پلیز۔ وہ آسان سا حل بتا دیں''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی تو سب سے آسان حل ہے کہ آدمی گونگا بن جائے۔ تمہیں معلوم ہے کہ عقل مند وہی کہلاتا ہے جو زیادہ تر خاموش رہتا ہے۔ تم نے دیکھا ہو گا کہ اُلو زیادہ تر خاموش ہی رہتا ہے اور خاور کو بھی اسی لئے عقل مند کہا جاتا ہے کہ وہ بھی زیادہ تر خاموش رہتا ہے''...... عمران بھلا کہاں آسانی سے باز آنے والوں میں سے تھا۔

''عمران صاحب۔ میں بتا دوں کہ آپ نے کون سا آسان حل سوچا ہے''...... اچانک نعمانی نے کہا تو سارے ساتھی تو ایک طرف خود عمران بھی چونک کر قدرے حیرت بھرے انداز میں نعمانی کو دیکھنے لگا۔

''تمہارا کام اب یہی رہ گیا ہے کہ تم نجومی بن کر رہ جاؤ۔ تم بس اب بیٹھے یہی اندازے لگاتے رہتے ہو کہ عمران نے کیا سوچا ہے اور کیا نہیں سوچا''...... جولیا نے کہا۔

''نعمانی۔ اگر تم بتا دو کہ میں نے کون سا آسان حل سوچا ہے تو

میں تمہیں بھی عقل مند تسلیم کر لوں گا“...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنس پڑے۔

”آپ بے شک مجھے عقل مند تسلیم نہ کریں۔ بہرحال میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ سوچا ہے کہ ہم پہلے سے طے کردہ راستے کی بجائے کسی اور راستے منگرات پہنچیں اور اس کوٹھی کی بجائے کوئی اور رہائش گاہ حاصل کریں اور پھر وہاں سے ہارڈسٹ کالونی پہنچ کر کارروائی کریں۔ اس طرح کارروائی کر کے واپس یہاں نہیں آنا پڑے گا بلکہ چونکہ پوری ٹیم وہیں موجود ہو گی اس لئے فوری طور پر ہم سب مل کر کارروائی مکمل کر لیں گے“...... نعمانی نے کہا اور اس کی بات سن کر سب اس طرح عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے طالب علم پیپرز کا رزلٹ سننے کے لئے ٹیچر کی طرف دیکھتے ہیں اور ان کے چہرے پر بیک وقت امید و بیم کی کیفیت نمایاں ہوتی ہے۔

”حیرت ہے نعمانی۔ تم تو واقعی اب نجومی بن گئے ہو یا پھر تم میں کیپٹن شکیل کی روح سرایت کر گئی ہے۔ اندازے لگانے اور خاص طور پر میرے ارادوں کے بارے میں اندازے لگانے میں وہی ایک آدمی ہے جو مجھے اپنے لئے خطرہ محسوس ہوتا تھا۔ اسے ساتھ نہیں لایا تو اس کی کمی تم نے پوری کرنی شروع کر دی ہے۔ حیرت ہے۔ واقعی میرے ذہن میں یہی سادہ سا حل تھا۔ بس تھوڑی سی

تبدیلی البتہ میں نے کر دی تھی کہ ایک ریئل اسٹیٹ ڈیلر کے ذریعے میں نے اسی ہارڈسٹ کالونی میں ہی ایک اور کوٹھی حاصل کر لی ہے جس میں وہ کوٹھی تھی جہاں ہم نے جانا تھا لیکن تم نے آخر کس بناء پر یہ درست اندازہ لگایا ہے“...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس کے لہجے میں حیرت کی جھلکیاں نمایاں تھیں جیسے اسے خود سمجھ نہ آ رہی ہو کہ آخر نعمانی نے کس طرح اس قدر درست اندازہ لگا لیا ہے۔

”میں نے اس بناء پر یہ اندازہ لگایا ہے کہ آپ نے اسے آسان حل بھی کہا تھا اور ساتھ ہی یہ بات بھی ہوئی تھی کہ پہلی تجویز میں واپس آنے کا مسئلہ تھا اس لئے اس کا حل یہی سمجھ میں آتا تھا کہ کسی دوسری کوٹھی میں پہنچ کر وہاں سے کارروائی کی جائے اور یہ واقعی آسان حل ہو سکتا تھا“...... نعمانی نے جواب دیا۔

”حیرت ہے۔ تم واقعی اب حیرت انگیز انداز میں سوچنے لگ گئے ہو اور عمران کی طرح میں بھی یہی کہنے پر مجبور ہوں کہ تم نے یہ بات کر کے واقعی کیپٹن شکیل کی کمی دور کر دی ہے“...... جولیا نے نعمانی کی طرف دیکھتے ہوئے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور پھر باری باری تقریباً سب نے ہی اس کے اس انداز میں سوچنے کی داد دی۔

”تو پھر بتائیں عمران صاحب۔ آپ نے وہاں پہنچنے کا راستہ کون سا سوچا ہے“...... صدیقی نے پوچھا۔

”یہاں سے ایک قدیم راستہ پہاڑوں کے درمیانی کٹاؤ سے

ہوتا ہوا منگرات جاتا ہے۔ یہ راستہ تنگ بھی ہے اور یہاں خطرے بھی زیادہ ہیں۔ میرا مطلب کھائیوں میں گرنے کے خطروں سے ہے اس لئے اس راستے کو طویل عرصہ ہوا ترک کر دیا گیا ہے۔ اب اس راستے پر صرف ایڈونچر پسند سیاح ہی سفر کرتے ہیں اور وہ بھی خصوصی ڈرائیور کی خدمات حاصل کر کے لیکن یہ راستہ ہر لحاظ سے محفوظ ہے اس لئے میں نے یہاں کی ایک کمپنی کو نقد رقم دے کر پہاڑوں پر چلنے والی خصوصی جیپ حاصل کر لی ہے اور اس راستے کا خصوصی نقشہ بھی بھاری رقم دے کر حاصل کر لیا ہے۔ چنانچہ اب ہم کل صبح سویرے اس خطرناک سفر کا آغاز کریں گے اور پھر آسانی سے یہ ایڈونچر پورا کر لیں گے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''ویل ڈن۔ تم نے اس بار واقعی کام دکھایا ہے۔ موجودہ پوزیشن میں اس سے بہتر حل اور کوئی نہیں ہو سکتا تھا اور ہم نے اچھا کیا جو الگ رہ کر اپنے طور پر اس مشن پر کام کرنے سے باز آ گئے۔ رئیلی ویل ڈن''...... جولیا نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

''لیکن میرے خیال میں اس سے بھی بہتر ایک اور حل بھی تھا مگر......'' عمران بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا۔

''وہ کیا''...... جولیا نے چونک کر کہا تو باقی ساتھی بھی سوالیہ نظروں سے عمران کی طرف دیکھنے لگے۔

''اس کے لئے یہاں سے پاکیشیا تنویر کا کال کرنا پڑے گا اور

اگر تنویر اجازت دے تو میں یہ بہتر حل بتا سکتا ہوں''...... عمران نے جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''تنویر کی اجازت کی کیا ضرورت پڑ گئی تمہیں''...... جولیا نے چونک کر اور حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ضرورت ہے تو کہہ رہا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اچھا۔ یہ بات ہے تو میں کرتی ہوں تنویر کو کال۔ اس سے بات کر لو اور لے لو اس سے اجازت''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بے حد شکریہ۔ بڑے لوگوں میں واقعی بڑا دل ہوتا ہے۔ بہرحال اس سے بہتر حل یہ تھا کہ صفدر تو موجود نہیں ہے اس کی جگہ تنویر سے پوچھ کر میں صدیقی کو خطبہ نکاح یاد کرا دیتا تو اس خوبصورت شہر میں ہم اطمینان سے رہتے''...... عمران نے شرارت بھرے لہجے میں کہا۔

''تنویر یہاں ہوتا تو پھر تمہاری بات سن کر وہ یہیں تمہارا مدفن بنا دیتا''...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا اور جولیا کی اس جھلاہٹ پر سب ہی بے اختیار ہنس پڑے۔

''مطلب۔ تمہیں یہ حل منظور نہیں ہے''...... عمران نے رو دینے والے لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ فضول باتیں چھوڑ کر مشن کی طرف دھیان دو۔ بلا وجہ وقت ضائع مت کرو''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''تو تمہارا کیا خیال ہے جو لوگ شادی کرتے ہیں اور ہنسی خوشی لائف گزارتے ہیں وہ وقت ضائع کرتے ہیں''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''جنہوں نے شادی کرنی ہوتی ہے وہ کر لیتے ہیں تمہاری طرح بکواس کر کے دوسروں کے جذبات سے نہیں کھیلتے ہیں۔ سمجھے تم''...... جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا تو عمران اسے ہونقوں کی طرح دیکھنے لگا جبکہ باقی سب دبی دبی ہنسی ہنس کر رہ گئے۔

مرجینا کے کہنے پر جاگوڈا نے ایک کوٹھی میں اپنا اور اپنے گروپ کا علیحدہ ہیڈ کوارٹر بنا رکھا تھا۔ جاگوڈا کا گروپ اس سمیت چار افراد پر مشتمل تھا جس میں راسکر، جیگر اور جوڈی اس کے ساتھی تھے۔ جاگوڈا اور اس کے گروپ کے تمام افراد تقریباً ہم عمر ہی تھے۔ البتہ جوڈی ان تینوں سے دو تین سال بڑا تھا اور وہ انتہائی طاقتور اور دیو قامت سیاہ فام تھا۔

جاگوڈا اور اس کے گروپ افراد خاص تربیت یافتہ تھے اور انہوں نے اپنے گروپ کے تحت بے حد اہم کارنامے سرانجام دیئے تھے۔ جوڈی، جاگوڈا کا نمبر ٹو تھا۔ جاگوڈا چونکہ اپنے کرمنل گروپ سے ہٹ کر خاص طور پر ہارڈ ماسٹرز اور مرجینا کے لئے کام کر رہا تھا اس لئے اس نے اپنے اس گروپ کو مرجینا کے کہنے پر سپر گروپ کا نام دیا تھا۔ اس وقت وہ چاروں اپنے ہیڈکوارٹر کے ایک کمرے میں موجود تھے۔

"جوڈی۔ تم نے فیکٹری سے واپس آنے کا فیصلہ درست نہیں کیا"...... اچانک جیگر نے کہا۔

"نہیں۔ وہ فیصلہ درست تھا اس لئے کہ جب پاکیشیائی ایجنٹ وہاں پہنچ ہی نہ پاتے تو ہم وہاں خواہ مخواہ بے کار پڑے رہتے اور پھر سب سے اہم بات جاگوڈا، ہارڈ ماسٹر کی ٹاپ برج مادام مرجینا کے لئے یہ سب کچھ کر رہا ہے اس لئے مادام مرجینا کی ہدایات پر عمل کرنا اس کا اور ہمارا جاگوڈا کے احکامات پر عمل کرنا ضروری ہے اور ظاہر ہے جوڈی نے بھی وہی کرنا ہے جو اسے جاگوڈا کہے گا"...... راسکر نے جوڈی کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔

"مجھے مادام نے واپسی کا حکم دیا تھا اس لئے مجبوری تھی اور تمہیں معلوم ہے کہ مرجینا کبھی غلط حکم نہیں دیتی"...... جاگوڈا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"ان سب باتوں کو چھوڑو باس اور یہ سوچو کہ اب ہم نے کیا کرنا ہے"...... جوڈی نے کہا۔

"وہی کام جو ہم کر رہے ہیں مشکوک افراد کی تلاش"...... جاگوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن اس سے پہلے کہ ان کے درمیان مزید بات ہوتی جاگوڈا کی جیکٹ کی جیب سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دی تو وہ سب بے اختیار چونک پڑے۔ سب جانتے تھے کہ یہ سیٹی جدید ٹرانسمیٹر کی ہے۔ جاگوڈا نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ایک چھوٹے سائز کا جدید ٹرانسمیٹر نکالا اور اس کی اسکرین پر موجود

فریکوئنسی کو چیک کرنے لگا۔ سیٹی کی آواز وقفے وقفے سے مسلسل آ رہی تھی۔

"الفریڈ کی کال ہے"...... جاگوڈا نے بڑبڑانے کے سے انداز میں کہا۔ اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جیسے اسے الفریڈ کی کال آنے کی توقع ہی نہ تھی۔ اس کی ساتھی بھی الفریڈ کا نام سن کر چونک پڑے تھے کیونکہ وہ سب جانتے تھے کہ الفریڈ گروپ ممبر تھا لیکن وہ تو مادام مرجینا کے تحت تھا۔ جاگوڈا نے ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو۔ الفریڈ کالنگ یو۔ اوور"...... الفریڈ کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ جاگوڈا رسیونگ یو۔ اوور"...... جاگوڈا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"باس۔ میں جسیکا سے بول رہا ہوں۔ میں نے مادام مرجینا کی بجائے آپ کو اس لئے کال کیا ہے کہ آپ فیکٹری والی پہاڑیوں میں موجود ہیں۔ مجھے مادام مرجینا نے خصوصی طور پر جسیکا بھجوایا تھا کیونکہ مادام مرجینا کو اطلاع ملی تھی کہ پاکیشیائی ایجنٹ جسیکا پہنچ کر وہاں سے کارزا کے راستے منگراٹ پہنچیں گے۔ انہوں نے کہا تھا کہ میں وہاں انہیں ٹریس کر کے ان کی صرف نگرانی کروں اور پھر جب اور جس طرف وہ روانہ ہوں میں انہیں اطلاع دوں۔ چنانچہ میں یہاں پہنچا اور پھر میں نے انہیں ٹریس کر لیا۔ وہ کوراب سے یہاں پہنچے تھے۔ ایک عورت اور چار مردوں پر مشتمل یہ گروپ

ایکریمین میک اپ میں ہے۔ وہ یہاں کے معروف ہوٹل ٹاڈا میں ٹھہرے ہوئے ہیں۔ یہاں دس بڑے ہوٹل ہیں۔ جہاں یہ لوگ ٹھہر سکتے تھے اس لئے میں نے ان سب ہوٹلوں میں ایک ایک ویٹر کو بھاری رقم دے کر انہیں ان پاکیشیائی ایجنٹوں کو ٹریس کرنے کے کام پر لگا دیا ہے۔ پھر ٹاڈا ہوٹل میں موجود ویٹر نے مجھے کال کر کے اطلاع دی کہ یہاں پانچ ایکریمیوں کا ایک گروپ آیا ہوا ہے۔ جس میں ایک عورت اور چار مرد شامل ہیں۔ ایک مرد تو یہاں پہنچنے کے بعد واپس چلا گیا اور پھر اس کی واپسی کئی گھنٹوں بعد ہوئی۔ اسی ویٹر نے بتایا کہ ٹاڈا ہوٹل میں ایک ویٹر ایسا ہے جو ایشیائی ملکوں میں رہ چکا ہے۔ ویٹر نے جب اسے وہ الفاظ بتائے جو اس نے ان ایکریمینز کو ہاٹ کافی سرو کرتے ہوئے سن کر یاد کر لئے تھے تو اس نے بتایا کہ یہ ایشیائی زبان کے الفاظ ہیں۔ ویٹر کی اس اطلاع پر میں نے خود انہیں چیک کیا۔ وہ واقعی اپنے قدوقامت اور انداز سے پاکیشیائی ایجنٹ ہی لگ رہے تھے۔ میں نے مزید چیکنگ کے لئے خصوصی طور پر ایک جدید ڈیوائس اس ویٹر کی مدد سے ان کے کمرے میں پہنچا دی اور ان کے درمیان ہونے والی گفتگو ٹیپ کر لی اور پھر میں نے وہ گفتگو اس ویٹر کو سنوائی جو ایشیا میں رہ چکا تھا۔ اس نے مجھے بتایا کہ یہ گفتگو پاکیشیائی زبان میں کی جا رہی ہے۔ وہ چونکہ پاکیشیا میں ہی کسی ہوٹل میں کافی عرصہ گزار چکا تھا اس لئے اس نے خاصے معقول معاوضے پر اس ٹیپ کا ہماری زبان میں ترجمہ کر

دیا۔ اس ترجمے سے مجھے معلوم ہوا کہ وہ لوگ ایک جیپ کے ذریعے جسیکا سے منگرات جانے والے متروک پہاڑی راستے جسے کٹنگ وے کہا جاتا ہے، سے سفر کرنے والے ہیں۔ میں نے انتظار کیا تاکہ حتمی طور پر یہ معلوم ہو سکے۔ ان لوگوں نے صبح ہوتے ہی ہوٹل چھوڑ دیا اور پھر ایک بڑی پہاڑی جیپ میں سوار ہو کر وہ روانہ ہو گئے۔ میں نے ان کی نگرانی کی۔ وہ واقعی میرے سامنے کٹنگ وے کی حدود میں جسے انتہائی خطرناک راستہ سمجھا جاتا ہے، داخل ہو گئے۔ چونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ اپنے گروپ کے ساتھ اس وے کے آخر میں موجود ہیں اس لئے میں نے آپ کو کال کیا ہے تاکہ آپ کو الرٹ کر سکوں۔ یہ لوگ دس سے بارہ گھنٹوں کی ڈرائیونگ کے بعد بشرطیکہ یہ درمیان میں کسی کھائی میں نہ گر گئے تو آپ کے پاس پہنچ جائیں گے۔ اوور“...... الفریڈ نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

”جیپ کے نمبر اور میک وغیرہ کی کیا تفصیل ہے اور ان کے حلیوں کی بھی تفصیل بتا دو۔ اوور“...... جاگوڈا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا تو دوسری طرف سے الفریڈ نے اس کی مطلوبہ تفصیل بتا دی۔

”اب سنو الفریڈ۔ مادام مرجینا سے میں خود بات کر لوں گا۔ تمہیں اسے یہ بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ تم نے یہ معلومات مجھے دی ہے۔ اوور“...... جاگوڈا نے بڑے سخت اور تحکمانہ لہجے میں

کہا۔

"لیس باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اور سنو۔ جب تک میں نہ کہوں یہ اطلاع تم نے مادام مرجینا کو بھی نہیں دینی۔ میں اپنے طور پر اسے سب کچھ بتا دوں گا۔ اوکے۔ اوور اینڈ آل"...... جاگوڈا نے اسی انداز میں کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر کے جیب میں رکھ لیا۔

"ویل ڈن۔ ہمارے لئے یہ بہترین اور زبردست موقع ہے ان لوگوں کے خاتمے کا۔ چلو اٹھو۔ ہم نے فوری طور پر اس راستے پر پکٹنگ کرنی ہے اور انہیں ہلاک کرنا ہے"...... جاگوڈا نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"باس۔ مادام مرجینا کو اطلاع دینی ضروری ہے۔ یہ انتہائی اہم معاملہ ہے"...... جیگر نے کہا۔

"ارے۔ اس کی کیا ضرورت ہے۔ جب ہم مشن مکمل کر لیں گی تو اسے اطلاع بھی دے دیں گے"...... جاگوڈا نے جواب دیا۔

"سوری باس جاگوڈا۔ اگرچہ مجھے تمہارے سامنے بولنے کا حق تو نہیں ہے لیکن تم نے ہی کہا تھا کہ ہم یہ مشن مادام مرجینا کی منشاء کے مطابق پورا کریں گے اس لئے میرے خیال میں جیگر درست کہہ رہا ہے اور پھر سب سے اہم بات کہ تمہارے اس اقدام پر مادام مرجینا خوش ہو جائے گی کہ تم اس سے الگ کچھ نہیں کر رہے۔ فوسٹر اب زندہ نہیں ہے۔ اس کی بجائے اگر تم مادام مرجینا

کے دل میں جگہ بنانا چاہتے ہو تو اس سے اچھا موقع پھر تمہیں نہیں ملے گا"...... جوڈی نے بھی جیگر کی تائید کرتے ہوئے کہا اور پھر راسکر نے بھی اس کی تائید کر دی تو جاگوڈا نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"اچھا۔ اگر تم تینوں یہی مناسب سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے میں مرجینا کو بتا دیتا ہوں"...... جاگوڈا نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور پھر میز پر پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا کر اس نے تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

"لیس۔ مرفی بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے ہیڈ کوارٹر انچارج مرفی کی آواز سنائی دی۔

"جاگوڈا بول رہا ہوں۔ مرجینا سے میری بات کراؤ"...... مرجینا نے کہا۔

"لیس باس۔ ہولڈ کریں"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ہیلو۔ مرجینا بو۔ رہی ہوں"...... چند لمحوں بعد مرجینا کی آواز سنائی دی۔

"جاگوڈا بول رہا ہوں مرجینا۔ ایک اہم اطلاع تمہارے نوٹس میں لانی ہے"...... جاگوڈا نے کہا۔

"اوہ۔ کیا اطلاع ہے۔ کھل کر بات کرو"...... مرجینا نے کہا تو جاگوڈا نے الفریڈ کی بتائی ہوئی پوری تفصیل بتا دی۔

"میں تو یہی چاہتا تھا کہ ان کی لاشیں لے کر تمہارے پاس

آؤں مگر میرے گروپ نے ضد کی کہ تم سے اجازت لینی ضروری ہے اس لئے کال کر رہا ہوں''...... جاگوڈا نے قدرے لگاوٹ بھرے لہجے میں کہا تو اس کی ساتھی بے اختیار مسکرانے لگے۔

''اوہ نہیں جاگوڈا۔ مجھے تم پر بھروسہ ہے اسی لئے تو میں نے اس مشن میں تمہیں اپنے ساتھ شامل کیا ہے۔ اور یہ ضروری نہیں تھا کہ تم مجھے ان کے بارے میں بتاتے۔ البتہ تم نے انہیں ہلاک کر دینا تھا اور وہ بھی اس طرح کہ میزائل سے ان کی جیپ ہی اڑا دیتے۔ اس طرح ان کی لاشوں کی شناخت ہی نہ ہو سکتی''...... مرجینا نے کہا۔

''ظاہر ہے میں نے ایسا ہی کرنا تھا۔ مقصد تو انہیں ہلاک کرنا ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''تمہیں اب یہ اندازہ تو ہو گیا ہو گا کہ یہ لوگ کس قدر ہوشیار اور شاطر ہیں۔ اگر میں الفریڈ کو جسیکا نہ بھجواتی اور وہاں سے یہ رپورٹ نہ آتی تو ہم کبھی سوچ بھی نہ سکتے تھے کہ یہ لوگ عام راستوں کو چھوڑ کر اس قدیم، خطرناک اور متروک کٹنگ وے سے منگراٹ آئیں گے اور اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ اس قدر ہوشیار ہیں کہ یہ ہمیں ڈاج دینے کے لئے کچھ بھی کر سکتے ہیں۔ چند افراد کو اس راستے سے بھجوا کر خود دوسرے راستے سے آ جائیں اور ہم انہیں ہلاک کر کے مطمئن ہو جائیں اور وہ دوسرے راستے سے آ کر اپنا مشن مکمل کر لیں اور آخری بات یہ کہ ہمیں بہرحال اس

بات کو ثابت کرنا ہو گا کہ ہم نے اصل ایجنٹوں کا ہی خاتمہ کیا ہے''...... مرجینا نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

''تو تم کیا چاہتی ہو۔ کیا کرنا چاہئے''...... جاگوڈا نے قدرے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

''فی الحال تم انہیں ہلاک مت کرو بلکہ انہیں بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے آؤ۔ یہاں ان کا میک اپ واش ہو گا اور پھر انہیں ہلاک کر کے ان کی لاشیں ہارڈ ماسٹر کو بھجوا کر ہم فارغ ہو جائیں گے''...... مرجینا نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''پہلے تو تم خود ہی کہتی تھی کہ یہ انتہائی خطرناک لوگ ہیں اس لئے انہیں ایک لمحے کا بھی موقع نہیں دینا چاہئے اور اب خود ہی انہیں موقع دینا چاہتی ہو''...... جاگوڈا نے قدرے غصیلے لہجے میں کہا۔

''میں اب بھی انہیں موقع دینے کے لئے تیار نہیں ہوں۔ میں نے یہ نہیں کہا کہ انہیں ہوش میں لایا جائے۔ میرا مطلب تھا کہ انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے گا لیکن ان کی شناخت ضروری ہے ورنہ اس بات کا چیف کو یقین کیسے آئے گا کہ ہم نے اصل افراد کو ہی ٹارگٹ کیا ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''لیکن اگر ہم شناخت کے چکروں میں پڑ گئے تو اس میں کافی وقت لگ سکتا ہے اور اس دوران وہ ہوش میں آ جائیں گے اور اگر انہیں ہوش آ گیا تو پھر وہ کس طرح سے پانسہ پلٹیں گے اس کا

شاید ہمیں پتہ بھی نہ چل سکے'' ...... جاگوڈا نے کہا۔

''تم فکر نہ کرو جاگوڈا۔ مجھے اس بات کا احساس ہے اسی لئے میں نے اس کا بندوبست بھی کر لیا ہے'' ...... مرجینا نے جواب دیا۔

''کیا بندوبست۔ بتاؤ مجھے'' ...... جاگوڈا نے کہا۔

''وہ جیسے ہی سپیشل پوائنٹ پر پہنچیں گے انہیں طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا دیئے جائیں گے اور پھر ان کی اس طویل بے ہوشی کے دوران ہی شناخت کے تمام مراحل طے کر کے انہیں بے ہوشی کے دوران ہی ہلاک کر دیا جائے گا۔ جب انہیں ہوش ہی نہیں آئے گا تو پھر سوچو کہ ایسی صورت میں کیا رسک باقی رہ جاتا ہے'' ...... مرجینا نے کہا۔

''اوہ۔ یہ اچھا طریقہ ہے۔ واقعی جب تک انہیں ہوش نہیں آئے گا ان سے کوئی خطرہ نہیں ہو گا اور وہ ہم سے بچ کر نکل بھی نہیں سکیں گے۔ ٹھیک ہے۔ تو اب کیا ہمیں اجازت ہے کہ ہم ان کے خلاف کام کریں'' ...... جاگوڈا نے کہا۔

''ہاں۔ تم ایسا کر سکتے ہو۔ ہم دوسری طرف کا خیال رکھیں گے لیکن ایک بات کا خیال تم نے بھی رکھنا ہے کہ ایسا نہ ہو کہ تم یا تمہارا کوئی ساتھی ان کے ہاتھ لگ جائے اور اس کے ذریعے وہ ہمارے سیٹ اپ سے واقف ہو جائیں'' ...... مرجینا نے کہا۔

''تمہیں معلوم تو ہے کہ میرا گروپ بہترین کارکردگی کا حامل ہے۔ اس کے باوجود تم یہ بات کر رہی ہو'' ...... مرجینا نے کہا۔

''میں جانتی ہوں اس لئے تو تمہیں اجازت دے رہی ہوں اس کے باوجود تم نے اور تمہارے ساتھیوں نے محتاط رہنا ہے۔ بے حد محتاط تاکہ معمولی سی بھی گڑبڑ نہ ہو'' ...... مرجینا نے کہا۔

''اوکے۔ اب میں ان کو بے ہوشی کے عالم میں سپیشل پوائنٹ پر پہنچا کر تمہیں کال کروں گا۔ گڈ بائی'' ...... جاگوڈا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔

''چلو دوستو۔ اب عملی کام کرنے کا وقت آ گیا ہے اور ہم نے مادام مرجینا کو ہر صورت میں کامیاب ہو کر دکھانا ہے'' ...... جاگوڈا نے ایک جھٹکے سے اٹھتے ہوئے کہا تو اس کے ساتھی بھی سر ہلا کر اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ ان کے چہروں پر جوش کے تاثرات نمایاں دکھائی دے رہے تھے۔

خاکی رنگ کی ایک بڑی سی سپیشل فورڈ جیپ پہاڑی راستوں پر چلنے والے مخصوص ٹائروں پر انتہائی ٹوٹے پھوٹے اور ٹیڑھے میڑھے راستے پر خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا جبکہ سائیڈ سیٹ پر جولیا اور عقبی سیٹوں پر باقی ساتھی موجود تھے۔ عمران جس راستے پر جیپ دوڑا رہا تھا یہ راستہ ایک بڑی کھائی کے قریب سے گزرتا تھا۔

ایک طرف کٹائی لی ہوئی اونچی پہاڑی تھی جو دور تک چلی گئی تھی اور یہ راستہ اسی پہاڑی کی سائیڈ کو کاٹ کر بنایا گیا تھا جس کے دوسری سائیڈ پر گہری کھائی تھی۔ پہاڑی کی سائیڈ کاٹ کر خصوصی طور پر بنائی جانے والی یہ سڑک زیادہ چوڑی نہیں تھی۔ پہاڑی کی سائیڈ اور خاص طور پر کھائی کے قریب سے گزرنے والا یہ ٹیڑھا میڑھا اور سانپ کی طرح بل کھاتا ہوا راستہ انتہائی خطرناک تھا اور اسے دیکھ کر یوں لگتا تھا جیسے کسی بھی لمحے جیپ ہزاروں فٹ

گہری کھائی میں جا گرے گی لیکن عمران کے سب ساتھی بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھے ہوئے تھے کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ اسٹیئرنگ عمران کے ہاتھ میں ہے اور واقعی عمران انتہائی ماہرانہ انداز میں مسلسل جیپ ڈرائیو کر رہا تھا۔

اسٹیئرنگ اس کے ہاتھ میں کسی کھلونے کی طرح گھوم رہا تھا۔ اس قدر خطرناک ڈرائیونگ کے دوران بھی عمران کی زبان اسی انداز میں چل رہی تھی جیسے وہ کسی خطرناک راستے پر جیپ چلانے کی بجائے کسی ہائی وے پر ڈرائیونگ کر رہا ہو۔ انہیں سفر کرتے ہوئے تقریباً نو گھنٹے گزر چکے تھے۔ درمیان میں تین مرتبہ انہوں نے تھوڑی دیر آرام بھی کیا تھا کیونکہ جیپ مسلسل اچھل رہی تھی اور انہیں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ وہ جیپ کی بجائے مسلسل کھلتے اور بند ہوتے ہوئے کسی طاقتور سپرنگ پر بیٹھے ہوئے ہوں۔

''عمران صاحب۔ آخر یہ راستہ کب ختم ہو گا۔ یہ راستہ تو شیطان کی آنت کی طرح طویل ہوتا جا رہا ہے''...... اچانک صدیقی نے کہا۔

''چلو اسی بہانے ہمیں شیطان کی آنت کی لمبائی کا بھی علم ہو جائے گا کہ آخر یہ کہاں جا کر ختم ہوتی ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو وہ سب بھی مسکرا دیئے۔

''جیپ کی مسلسل اچھل کود نے ہم سب کی ہڈیاں ہلا کر رکھ دی ہیں''...... خاور نے کہا۔

"جیب میں طاقتور اسپرنگ لگے ہوئے ہیں۔ ان سپرنگوں کی وجہ سے ہم محفوظ ہیں ورنہ جس طرح سے جیپ اچھل کود کر رہی ہے اب تک واقعی ہماری ہڈیوں کے نجانے کتنے ٹکڑے ہو چکے ہوتے۔ اس اچھل کود کا کوئی اور فائدہ ہو نہ ہو ایک فائدہ ضرور ہو گا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا فائدہ"...... جولیا نے پوچھا۔

"ہوسکتا ہے اسپرنگوں کی اچھل کود کی وجہ سے ہماری ہڈیوں میں بھی اتنی لچک آ جائے کہ یہ بھی اسپرنگوں کی طرح کام کرنا شروع کر دیں پھر ظاہر ہے ہم بھاگیں گے بھی تو اسپرنگ نما ہڈیاں ہمیں کئی کئی فٹ اونچا اچھال دیں گی پھر ہمیں ٹارگٹ پر پہنچنے میں دیر نہ لگے گی۔ ہم اسپرنگ نما ہڈیوں پر جیپوں اور سپورٹس کاروں سے بھی زیادہ تیز رفتاری سے بھاگ سکیں گے بلکہ اُڑتے ہوئے ٹارگٹ پر پہنچ جائیں گے"...... عمران کی زبان چل پڑی تو وہ سب ہنس پڑے۔

"تو پھر اس طرح ہڈیوں کو اسپرنگ بنانے کی کیا ضرورت ہے۔ اس سے تو بہتر ہے کہ تم کسی ماہر ڈاکٹر سے رجوع کرو تاکہ وہ تمہاری ہڈیوں کی جگہ تمہارے جسم میں اسپرنگ ہی فٹ کر دے"...... جولیا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"مجھ اکیلے نے اپنی ہڈیوں میں اسپرنگ لگوا لئے تو پھر تمہیں بھاگ کر مجھے پکڑنا مشکل ہو جائے گا"...... عمران نے کہا تو وہ سب

سے ایک بار پھر ہنس پڑے جبکہ جولیا اسے تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

"تمہارا کہنے کا مطلب ہے کہ میں تمہارے پیچھے بھاگتی رہتی ہوں جو تم بھاگ کر مجھ سے آگے نکل جاؤ گے"...... جولیا نے کہا۔

"تم میرے پیچھے بھاگو نہ بھاگو لیکن مجھے تو تمہارے آگے بھاگنا ہی پڑتا ہے نا"...... عمران نے کہا تو سب بے اختیار ہنسنا شروع ہو گئے۔

"عمران صاحب۔ یہاں کوئی موجود ہے"...... اچانک سائیڈ پر بیٹھے ہوئے خاور نے کہا تو سب بے اختیار چونک پڑے۔ جیپ اس وقت بلند راستے پر دوڑ رہی تھی اور کچھ دور جا کر انتہائی گہرا نشیب تھا۔ خاور کی بات سن کر عمران نے جیپ کی رفتار آہستہ کر دی۔

"کون ہے۔ کہاں پر ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے کہ نیچے نشیب میں کوئی آدمی موجود ہے"...... خاور نے کہا۔

"آدمی۔ کیا مطلب۔ اس خطرناک علاقے میں بھلا کسی آدمی کی موجودگی کا کیا جواز ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور اس نے جیپ روک دی۔

"تمہیں خواب تو نہیں آنے شروع ہو گئے"...... صدیقی نے

مسکراتے ہوئے کہا۔

''نہیں صدیقی۔ میں سائیڈ سے نیچے دیکھ رہا تھا کہ میں نے ایک آدمی کو تیزی سے دوڑ کر ایک چٹان کے پیچھے سے نکل کر بڑے ماہرانہ انداز میں دوسری بڑی چٹان کے پیچھے چھپتے ہوئے دیکھا ہے۔ فوری طور پر میرے شعور میں یہ بات نہیں آئی تھی کہ جو چیز حرکت کر رہی ہے وہ آدمی ہے لیکن اب میرے شعور میں اس کی تصویر ابھر آئی ہے۔ وہ واقعی کوئی آدمی ہی ہے۔ اس کا رنگ سیاہ ہے اور اس نے چست لباس پہنا ہوا تھا''...... خاور نے انتہائی بااعتماد لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

''میرے خیال میں یہ وہی جگہ ہوسکتی ہے جہاں وہ فیکٹری موجود ہے۔ ہوسکتا ہے کہ یہاں ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کا کوئی گروپ موجود ہو''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ تب پھر بتاؤ کہ اب کیا کرنا ہے۔ اگر ہم براہ راست وہاں گئے تو یہ لوگ ہمیں نقصان بھی پہنچا سکتے ہیں''...... جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''ہاں۔ اس صورت حال میں جیپ کے ذریعے آگے جانا ہمارے لئے نقصان دہ بھی ہوسکتا ہے۔ وہ کسی چٹان کی اوٹ سے جیپ پر میزائل فائر کر سکتے ہیں اس لئے اب ہم جیپ کے ذریعے اس راستے پر آگے نہیں بڑھ سکتے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تو پھر کیا کرنا ہے''...... جولیا نے پوچھا۔

''اب ہمیں جیپ سے اتر کر بکھر کر نیچے جانا ہوگا''...... عمران نے کہا۔

''لیکن عمران صاحب۔ جیسے خاور نے ایک آدمی کی حرکت چیک کی ہے لامحالہ انہوں نے بھی جیپ کو رکتے ہوئے چیک کر لیا ہوگا اور اگر جیپ نیچے نہیں جاتی تو وہ اور زیادہ الرٹ ہو جائیں گے اور نجانے وہ کہاں کہاں چھپے ہوئے ہوں۔ انہوں نے اچانک ہم پر فائرنگ کھول دی تو نقصان ہمارا ہی ہوگا کیونکہ وہ نیچے سے ہمیں آسانی سے چیک کر سکتے ہیں''...... صدیقی نے کہا۔

''تو پھر ایسا ہے کہ تم سب بکھر کر اور چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے کی طرف جاؤ میں انہیں ڈاج دینے کے لئے جیپ لے کر آگے جاتا ہوں''...... عمران نے کہا۔

''لیکن ایسی صورت میں وہ تمہاری جیب کو میزائل سے بھی تو ہٹ کر سکتے ہیں''...... عمران کی بات سن کر جولیا نے انتہائی تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

''اب تنویر تو ہمارے ساتھ ہے نہیں ورنہ میں اسے ہی جیپ سمیت آگے روانہ کر دیتا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا بھی بے اختیار مسکرا دی۔ وہ عمران کا مطلب سمجھ گئی تھی۔

''نہیں۔ ہم سب بغیر جیپ کے نیچے جائیں گے''...... جولیا نے حتمی لہجے میں کہا۔

''لیکن کیسے''...... نعمانی نے کہا۔

''میرے خیال میں عمران صاحب۔ آپ جیپ کو نیچے لے جاتے ہوئے اس انداز میں کسی چٹان کے پیچھے لے جائیں جیسے جیپ خراب ہوگئی ہو یا پھنس گئی ہو۔ اس کے بعد آپ بھی جیپ سے اتر کر نیچے آئیں جبکہ اس دوران ہم کافی نیچے پہنچ چکے ہوں گے اور پھر جو ہوگا دیکھ لیں گے''...... صدیقی نے کہا۔

''یہی درست طریقہ ہے۔ میں جیپ آہستہ آہستہ آگے بڑھاتا ہوں اور کھائی سے ہٹ کر پہاڑی کے ساتھ ساتھ چلتا ہوں تم ایک ایک کر کے نیچے اتر جانا اور سن لو کہ ہم نے ان میں سے کم از کم ایک کو زندہ پکڑنا ہے''...... عمران نے کہا تو سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے جیپ پہاڑی کے ساتھ ساتھ آگے بڑھانا شروع کی تو وہ سب اسلحہ لے کر ایک ایک کر کے جیپ سے اترتے چلے گئے۔ اور پھر جولیا، صدیقی اور نعمانی دائیں طرف کو بڑھنے لگے جبکہ خاور بائیں طرف کو۔

چند لمحوں میں ہی وہ چٹانوں کی اوٹ کی وجہ سے جیپ کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے عمران کی نظروں سے اوجھل ہو گئے لیکن عمران کو معلوم تھا کہ انہیں وہاں تک پہنچنے میں جہاں خاور نے حرکت دیکھی تھی مزید دس منٹ لگ جائیں گے اس لئے وہ آگے بڑھاتا رہا تا کہ نیچے موجود مخالف ایجنٹ جیپ کی طرف متوجہ رہیں اور اس کے ساتھیوں کی نقل و حرکت کو چیک نہ کر سکیں۔

چوٹی پر پہنچ کر جب جیپ نیچے نشیب میں جانے لگی تو باوجود

کوشش کے جیپ کی رفتار خود بخود بڑھ گئی تھی اور پھر ابھی عمران سوچ ہی رہا تھا کہ کس طرح اور کس انداز میں جیپ کو روکے کہ اچانک سائیں کی آواز کے ساتھ کوئی چیز جیپ سے ٹکرائی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کچھ سمجھتا اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر کسی نے تاریک چادر ڈال دی ہو اور آخری احساس اس کے ذہن میں جو ابھرا وہ یہ تھا کہ اس حالت میں بے ہوش ہونے کا مطلب یقینی ہلاکت کے سوا اور کچھ نہیں ہو سکتا تھا۔ پھر جس طرح اندھیرے میں جگنو چمکتا ہے ایسا ہی روشنی کا ایک نقطہ عمران کے دماغ میں ابھرا اور تیزی سے پھیلتا چلا گیا اور پھر عمران نے یکلخت آنکھیں کھول دیں۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو چند لمحوں تک تو اس کا ذہن منجمد سا رہا لیکن پھر یکلخت جس طرح بجلی چمکتی ہے اس طرح اس کے ذہن میں بے ہوش ہونے سے پہلے کے تمام حالات فلمی مناظر کی طرح گھوم گئے اور اس کے ساتھ ہی وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ حیرت سے اپنے آپ کو دیکھنے لگا۔ وہ اس وقت ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا تھا۔ عمران نے نظریں گھمائیں تو اس کے ساتھی بھی اس کی طرح کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے تھے۔ راڈز ان کے جسموں پر اس انداز میں گڑے ہوئے تھے کہ وہ معمولی سی حرکت بھی نہ کر سکتے تھے لیکن جیسے ہی عمران کی نظریں جولیا کے راڈز پر پڑی تو وہ چونک پڑا۔ جولیا جس کرسی پر راڈز سے جکڑی ہوئی تھی

وہ قدرے کھلے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ اس بات پر شاید انہیں راڈز میں جکڑنے والوں نے غور نہ کیا تھا۔ جولیا کے جسم پر موجود راڈز میں قدرے خلا تھا اور اگر وہ ہوش میں آ جاتی تو وہ بڑے اطمینان کے ساتھ خود کو ان راڈز سے باہر نکل سکتی تھی لیکن سب ساتھیوں کی گردنیں اور جسم لٹکے ہوئے تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ بے ہوش تھے۔

عمران اپنے آپ کو صحیح سلامت اور زندہ دیکھ کر حیران تھا اور اس نے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کرنا شروع کر دیا کیونکہ اسے یاد آ گیا تھا کہ جب وہ بے ہوش ہوا تھا تو چلتی ہوئی جیپ کس پوزیشن میں تھی۔ اس کو ابھی تک واقعی یہ بات سمجھ میں نہ آ رہی تھی کہ وہ کیسے اس انداز میں بچ گیا کہ جسم میں ٹوٹ پھوٹ تو ایک طرف اسے کوئی معمولی سی خراش تک نہ آئی تھی۔ کمرہ خالی تھا اور کمرے کا اکلوتا دروازہ بھی بند تھا۔ عمران نے اپنے جسم کو حرکت دی تو یہ دیکھ کر وہ چونک پڑا کہ وہ راڈز میں جکڑا ہوا ضرور تھا لیکن راڈز کو لاکڈ نہ کیا گیا تھا۔ ایسا لگ رہا تھا جیسے ان راڈز میں کوئی ٹیکنیکل فالٹ تھا کہ یہ بند تو ہو گئے تھے لیکن لاکڈ نہیں ہوئے تھے یا پھر جس گروپ نے انہیں پکڑا تھا اس میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کوئی ہمدرد موجود تھا جس نے جان بوجھ کر ان راڈز کو لاکڈ نہ کیا تھا۔ یہ تو ظاہری بات تھی کہ انہیں ہارڈ ماسٹرز گروپ نے ہی پکڑا تھا اور ہارڈ ماسٹرز میں عمران اور اس کے ساتھیوں کا کون

ہمدرد ہو سکتا تھا۔ ریڈ کارٹر سے تو وہ مائیکل بن کر باتیں کرتا تھا اس نے ریڈ کارٹر کو ایسا کوئی اشارہ بھی نہیں دیا تھا کہ وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی مدد کر سکتا ہو۔ پھر یہی ہو سکتا تھا کہ یہ راڈ تکنیکی طور پر ہی لاکڈ نہ ہوئے ہوں۔ عمران کے ذہن میں ایک اور خیال بھی آ رہا تھا کہ ممکن ہے ہارڈ ماسٹرز کے جن ایجنٹوں نے انہیں پکڑا ہو انہیں اس بات پر شک ہو کہ یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں بھی یا نہیں اسی لئے انہوں نے انہیں اب تک زندہ رکھا ہو اور یہ بھی ممکن تھا کہ انہوں نے جان بوجھ کر راڈز لاکڈ نہ کئے ہوں تاکہ وہ یہاں سے نکلنے کی کوشش کر سکیں اور خود کو محفوظ سمجھ کر اس انداز میں بات چیت کرنا شروع کر دیں جس سے ان کا تعلق پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ظاہر ہوتا ہو اور اس کے لئے انہوں نے لازماً یہاں کوئی مائیکروفون یا مانیٹرنگ کے لئے آلات لگائے ہوئے ہوں۔ یہ بات عمران کے ذہن میں چپک سی گئی۔ اسے اسی بات میں وزن محسوس ہو رہا تھا کہ ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹ انہیں جان بوجھ کر ایسا موقع دے رہے ہیں تاکہ وہ کسی طرح سے ان سے حقیقت معلوم کر سکیں۔

راڈز چونکہ لاکڈ نہ تھے اس لئے عمران نے دونوں بازو راڈز سے باہر نکالے اور پھر راڈز پر ہاتھ رکھ کر اس نے اپنے جسم کو اوپر اٹھایا اور دوسرے لمحے قلابازی کھا کر ایک جھٹکے سے کرسی کے سامنے فرش پر آزاد حالت میں کھڑا تھا۔ اس نے اپنی جیبیں ٹٹولیں لیکن جیبیں مکمل طور پر خالی تھیں حتیٰ کہ اس کی کلائی پر موجود گھڑی

بھی غائب تھی۔ وہ مڑ کر دروازے کی طرف بڑھنے ہی لگا تھا کہ اسے باہر سے قدموں کی تیز آوازیں دروازے کی طرف آتی سنائی دیں۔ قدموں کی آوازوں سے صاف محسوس ہو رہا تھا کہ آنے والے دو افراد ہیں۔ وہ تیزی سے آگے بڑھا اور دروازے کے ساتھ دیوار سے پشت لگا کر کھڑا ہو گیا۔ چند لمحوں بعد دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک آدمی اندر داخل ہوا۔ قدموں کی آوازیں بتا رہی تھیں کہ دوسرا آدمی بھی اس کے پیچھے اندر آ رہا تھا۔

”ارے یہ کیا۔ یہ کہاں گیا“...... پہلے اندر آنے والے نے کہا۔ اس کی نظریں ظاہر ہے اس کرسی پر جمی ہوئی تھیں جس پر عمران کو جکڑا گیا تھا اور جو اب اسے خالی نظر آ رہی تھی۔

”کیا ہوا ہارٹن“...... اس کے عقب میں ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ یہ آواز سنتے ہی عمران کے جسم میں جیسے بجلی سی بھر گئی۔ وہ سمجھ گیا کہ آنے والی یقیناً ہارڈ ماسٹر کی ٹاپ برج ایجنٹ مرجینا ہے۔ اسی لمحے عمران حرکت میں آ گیا کیونکہ بہرحال وہ دو تھے اور ظاہر ہے ان کے پاس اسلحہ بھی تھا۔ عمران نے آگے موجود آدمی جسے ہارٹن کہا گیا تھا، کی گردن میں یکلخت ہاتھ ڈالا اور دوسرے لمحے وہ آدمی چیختا ہوا فضا میں قلابازی کھا کر ایک دھماکے سے فرش پر جا گرا جبکہ نوجوان لڑکی جو اس دوران اس کی جگہ پر پہنچ گئی تھی کے سنبھلنے سے پہلے ہی عمران نے یکلخت جھپٹ کر اسے بازو سے پکڑ کر گھما کر اپنے قریب کھینچا۔ عمران نے ایک بازو اس کی گردن

میں ڈال دیا تھا اور دوسرے لمحے اسے دھکیلتے ہوئے آگے کی طرف آ گیا لیکن اس سے پہلے کہ عمران گردن والے بازو کو مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر لڑکی کو بے ہوش کرتا۔ اچانک لڑکی کی دونوں کہنیاں پوری قوت سے عمران کے پہلوؤں پر اس انداز میں پڑیں کہ عمران کی گرفت اس پر ختم ہو گئی اور عمران لڑکھڑاتا ہوا دو قدم پیچھے دیوار سے جا لگا۔

عمران کو ایک لمحے کے لئے یوں محسوس ہوا تھا جیسے اس کا سانس رک گیا ہو اور عمران کے پیچھے ہٹتے ہی اس لڑکی نے بجلی کی سی تیزی سے گھوم کر پوری قوت سے عمران کے سینے پر زوردار مکا مارنے کی کوشش کی لیکن ایک لمحے میں ہی عمران سنبھل چکا تھا۔ وہ یکلخت خالی ہوتی ہوئی ریت کی بوری کی طرح نیچے بیٹھ گیا۔ اس لڑکی نے عمران کو نیچے بیٹھتا دیکھ کر اپنا ہاتھ روکنا چاہا لیکن دوسرے لمحے وہ فضا میں اڑتی ہوا اچھل کر پشت کے بل فرش پر ایک دھماکے سے جا گری۔

عمران نے نیچے بیٹھتے ہی یکلخت اچھل کر اسے دونوں ہاتھوں سے ایک زوردار جھٹکا دے کر پیچھے کی طرف اچھال دیا تھا۔ اسے اچھال کر عمران بجلی کی سی تیزی سے اس کی طرف بڑھا تاکہ اس کے اٹھنے سے پہلے ہی اسے بے کار کر دے لیکن وہ لڑکی بہرحال عمران کی توقع سے کہیں زیادہ تیز، پھرتیلی اور لڑائی کے فن میں ماہر تھی۔ ابھی عمران اس کے قریب پہنچا ہی تھا کہ اس لڑکی کا جسم فضا

میں اچھل کر کسی پھرکی کی طرح گھوما اور عمران کے پہلو پر اس کی گھومتی ہوئی لات اس قدر بھرپور انداز میں پڑی کہ عمران جیسا شخص بھی ضرب کھا کر اڑتا ہوا دیوار سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور عمران کے منہ سے بے اختیار کراہ سی نکل گئی۔ لڑکی نے جو سینڈل پہنی ہوئی تھی اس کی ایڑی خاصی بڑی اور نوکیلی تھی جو عمران کو اپنے پیٹ میں خنجر کی طرح گھستی ہوئی محسوس ہوئی تھی۔

عمران دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا ہی تھا کہ وہ لڑکی انتہائی حیرت انگیز انداز میں قلابازی کھا کر عمران کے قریب فرش پر اس انداز میں اُڑتی ہوئی آ کر گری کہ اس کی دونوں ٹانگیں پوری قوت سے عمران کی ناف پر لگیں اور اس بار پھر عمران کو اس لڑکی کی سینڈل کی ایڑیاں خنجروں کی طرح اپنے پیٹ میں گھستی ہوئی محسوس ہوئیں اور عمران کے منہ سے بے اختیار اوہ کی آواز نکل گئی۔ وہ لڑکی واقعی بے حد ماہر فائٹر معلوم ہو رہی تھی۔

اس لڑکی نے پہلی ضرب لگاتے ہی دونوں ٹانگیں ایک بار پھر اٹھائیں تاکہ دوبارہ ضرب لگا سکے اور اگر دوسری بھرپور ضرب عمران کو لگ جاتی تو عمران یقیناً ناکارہ ہو جاتا لیکن اس طرح دونوں ٹانگیں اٹھا کر عمران کے سینے پر مارنا شاید اس کی اس لڑائی میں پہلی غلطی تھی یا اس کے مقابل عمران تھا جو پہلی بھرپور ضرب کھانے کے باوجود سنبھل گیا تھا۔

اس لڑکی کی پہلی ضرب کھاتے ہی عمران کا اوپر کا جسم اس طرح

اوپر کو اٹھا کہ اس کی دونوں ٹانگیں سیدھی ہو گئیں اور عین اسی وقت اس لڑکی نے ایک بار پھر دونوں ٹانگیں اوپر اٹھا کر عمران کو دوسری ضرب لگانے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے عمران کا جسم بجلی سے بھی زیادہ تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی کمرہ اس لڑکی کے حلق سے نکلنے والی گھٹی گھٹی چیخ اور اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کھسکنے کی آواز سے گونج اٹھا۔ وہ اچھل کر پہلو کے بل فرش پر گری اور پھر پانی سے نکلنے والی مچھلی کی طرح تڑپنا شروع ہو گئی۔

عمران اس کی اوپر کو اٹھتی ہوئی دونوں ٹانگوں کو دھکیلتا ہوا ایک زوردار جھٹکے سے آگے کو جھکتا چلا گیا اور اس سے پہلے کہ وہ لڑکی سنبھلتی عمران نے اس کی دونوں ٹانگیں اس کے سر کے پیچھے فرش پر لگا کر اپنے جسم کا پورا وزن اس کی مڑی ہوئی ٹانگوں پر ڈال کر ایک زوردار جھٹکا دیا تھا اور اسی جھٹکے کا نتیجہ تھا کہ اس کے منہ سے گھٹی گھٹی چیخ بھی نکلی تھی اور اس کے ساتھ ہی اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کھسکنے کی آواز بھی سنائی دی تھی اور یہ آواز سنتے ہی عمران کے جسم نے قلابازی کھائی اور اس کا جسم فضا میں گھومتا ہوا ایک دھماکے سے اس لڑکی کے سر کے پیچھے فرش پر سیدھا جا گرا جبکہ اس لڑکی کی دونوں مڑی ہوئی ٹانگیں واپس فرش پر ایک دھماکے سے گریں۔

وہ لڑکی ایک لمحے کے لئے معمولی سی تڑپی اور پھر ساکت ہو گئی جبکہ عمران فرش پر پشت کے بل پڑا اس انداز میں لمبے لمبے سانس

لے رہا تھا جیسے میلوں دور سے دوڑتا ہوا آیا ہو۔ اس کے پیٹ میں شدید اینٹھن سی ہو رہی تھی اور یہ اس ضرب کا نتیجہ تھا جو اس لڑکی نے اس کی ناف پر دونوں ٹانگوں کی مدد سے لگائی تھی۔ چند لمحوں بعد جب یہ اینٹھن ختم ہو گئی تو عمران کا جسم سمٹا اور پھر وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اب وہ نارمل دکھائی دے رہا تھا۔

اب فرش پر مرد اور لڑکی دونوں ہی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے۔ پہلا آدمی ہارٹن ابھی تک ویسے ہی بے حس و حرکت پڑا ہوا تھا جس حالت میں عمران کی ضرب کھا کر وہ گرا تھا اور عمران جانتا تھا کہ وہ اب تک مر چکا ہو گا کیونکہ عمران نے اسے گردن سے پکڑ کر اس انداز میں اچھالا تھا کہ اس کی گردن میں بل آ گیا تھا اور چونکہ اس کے اس بل کو فوری طور پر درست نہیں کیا گیا تھا اس لئے وہ سانس گھٹ جانے کی وجہ سے اب تک ہلاک ہو چکا تھا۔ عمران اٹھ کر کھڑے ہوتے ہی مڑا اور اس نے جھک کر اس لڑکی جس سے اس کی انتہائی خوفناک فائٹ ہوئی تھی، کے ناک کے پاس ہاتھ رکھ کر اس کا سانس چیک کیا۔

دوسرے لمحے وہ سیدھا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات نمایاں تھے کیونکہ یہ لڑکی صرف بے ہوش تھی۔ عمران نے اس کی نبض چیک کی تو اسے یہ اندازہ بھی ہو گیا کہ لڑکی کو کسی بھی وقت اور جلد ہی ہوش آ سکتا ہے لیکن عمران جانتا تھا کہ ہوش میں آنے کے باوجود یہ لڑکی اس وقت تک حرکت میں نہ آ سکتی تھی

جب تک اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہروں کو ایڈجسٹ نہ کر دیا جائے اور عمران اس کے ہوش میں آنے پر اس سے بات چیت کر سکتا تھا۔

عمران نے ایک بار پھر جھک کر اس لڑکی کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹا اور پھر اس کرسی پر لے جا کر ڈال دیا جہاں پہلے وہ خود بیٹھا ہوا تھا اور پھر مڑ کر وہ دروازے کے ساتھ دیوار میں نصب سوئچ کی طرف بڑھ گیا جہاں سرخ رنگ کے بٹنوں کی ایک قطار بھی موجود تھی۔ عمران نے ان بٹنوں کو چیک کیا تو ان بٹنوں کے نیچے سے گزرنے والے تار ایسی پوزیشن میں تھے جیسے انہیں توڑ کر پھر سے جوڑا گیا ہو اور ان تاروں کو جوڑنے والے نے بے خیالی میں تاروں کو جوڑنے میں کاہلی دکھائی ہو اور جلد بازی میں وہ راڈز لاکڈ کرنے والے تاروں کو غلط جوڑ گیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ بظاہر راڈز بند تو ہو جاتے تھے لیکن پوری طرح سے لاکڈ نہ ہوتے تھے اور یہ کام ظاہر ہے کوئی ایسا ہی آدمی کر سکتا تھا جو الیکٹریشن کا کام نہ جانتا تھا اور اس نے اندازے سے ہی ٹوٹے ہوئے تاروں کے رنگوں کو دیکھ کر ایک دوسرے سے جوڑ کر ان پر ٹیپ لگا دی تھی اور انہیں بٹنوں کے نیچے صحیح طور پر ایڈجسٹ بھی نہ کیا تھا۔ یہی وجہ تھی کہ یہ تار اور ان کے غلط کنکشن جلد ہی عمران کی نظروں میں آ گئے اور یہ عمران کو اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے قدرت کی طرف سے غیبی امداد ہی محسوس ہو رہی تھی ورنہ ان نئے اور ہارڈ راڈز سے خود کو نجات

دلانے کے لئے شاید کوئی بھی طریقہ اس کے ذہن میں نہ آ سکتا تھا۔

عمران نے تیزی سے ٹیپ کھول کر ان تاروں کو اصل پوائنٹس کے ساتھ جوڑا اور پھر انہیں ایڈجسٹ کر کے ان پر دوبارہ سے ٹیپ لپیٹ دیا اور پھر اس نے ایک بٹن پریس کیا تو کھٹاک کی آواز کے ساتھ ہی اس کرسی کے راڈز اس کی پشت کی سیٹ میں غائب ہو گئے جس پر پہلے عمران بیٹھا ہوا تھا اور اب وہ لڑکی پڑی ہوئی تھی جس نے عمران کے ساتھ فائٹ کی تھی۔ عمران مڑا اور پھر کرسی کے قریب جا کر اس نے جھک کر اس آدمی ہارٹن کو بھی اٹھایا اور اسے کرسی پر ڈال کر اس طرح ایڈجسٹ کر دیا کہ وہ راڈز کے بغیر بھی کرسی سے نیچے نہ گر سکے اور پھر واپس جا کر اس نے وہی بٹن دوبارہ آن کر دیا اور اس کے ساتھ ہی راڈز ایک بار پھر نمودار ہو گئے۔ عمران نے راڈز بند کیا تو اس بار راڈز فوراً لاکڈ ہو گئے۔ اس آدمی کو راڈز والی کرسی پر جکڑ کر عمران نے آگے بڑھ کر اس آدمی کو چیک کرنا شروع کر دیا جسے ہارٹن کہہ کر اس لڑکی نے اسے پکارا تھا۔ وہ آدمی واقعی سانس رک جانے کی وجہ سے مر چکا تھا۔ عمران نے اس کی جیبوں کی تلاشی لی تو اس کی ایک جیب سے اسے مشین پسٹل مل گیا۔

عمران نے وہ مشین پسٹل نکالا اور مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اسے محسوس ہو گیا تھا کہ اب تک کسی کے اندر نہ آنے کا

مطلب یہی ہو سکتا تھا کہ یہاں ان دونوں کے علاوہ اور کوئی آدمی موجود نہیں ہے لیکن پھر بھی اس نے چیکنگ کرنا ضروری سمجھا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پوری کوٹھی کا راؤنڈ لگانے کے بعد واپس اس کمرے میں آ گیا جہاں اس کے ساتھی موجود تھے۔ اس کے ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے۔

عمران نے ایک سائیڈ پر موجود الماری کھول کر چیک کی تو اس کے نچلے خانے میں پانی کی بوتلیں موجود تھیں۔ اس نے ایک بوتل اٹھائی اور پھر صدیقی کے قریب آ کر اس نے بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور ایک ہاتھ سے صدیقی کے جبڑے بھینچ کر اس کا منہ کھولا اور بوتل کا دہانہ اس کے کھلے ہوئے منہ میں ڈال کر اس نے بوتل کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر جیسے ہی پانی صدیقی کے حلق سے نیچے اترا چند لمحوں بعد ہی صدیقی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے۔ عمران نے بوتل ہٹائی اور پھر اس کا ڈھکن لگا کر اس نے اسے نیچے فرش پر رکھا اور دروازے کے ساتھ دیوار پر نصب سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد صدیقی نے آنکھیں کھول دیں اور اس کا جسم تن سا گیا۔

''صدیقی ہوش میں آؤ''...... عمران نے اونچی آواز میں کہا تو صدیقی کی کھلی ہوئی آنکھوں میں یکلخت شعور کی چمک ابھر آئی۔

''عمران صاحب۔ یہ کیا ہے''...... صدیقی کے منہ سے بے اختیار نکلا اور اسی لمحے عمران نے راڈز والا بٹن آف کر دیا تو

کٹاک کی آواز کے ساتھ ہی صدیقی کے جسم کے گرد موجود راڈز غائب ہو گئے اور عمران ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی ایک کرسی کی طرف بڑھ گیا جبکہ صدیقی اب اٹھ کر حیرت بھری نظروں سے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔

''پہلے باقی ساتھیوں کو ہوش میں لے آؤ پھر بات ہو گی''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے صدیقی کو بتا دیا کہ سب کے منہ میں پانی ڈال کر انہیں ہوش میں لایا جا سکتا ہے تو صدیقی سر ہلاتا ہوا تیزی سے اس کام میں مصروف ہو گیا جبکہ عمران کرسی پر خاموش بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم میں گو پہلے جیسی اینٹھن تو نہ ہو رہی تھی لیکن بہرحال کچھ نہ کچھ تکلیف ابھی باقی تھی۔

''صدیقی۔ پانی دو''...... عمران نے کہا تو صدیقی جو اب سب سے آخر میں موجود جولیا کے منہ میں پانی ڈالنے لگا تھا ایک جھٹکے سے پانی کی بوتل اٹھائے عمران کی طرف بڑھا۔

عمران نے اس سے پانی لیا اور پھر اس نے بوتل منہ سے لگائی اور پانی پینا شروع ہو گیا۔ کچھ دیر بعد عمران نے بوتل ہٹا دی۔ صدیقی بوتل لے کر واپس جولیا کی طرف بڑھ گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد جب ایک ایک کر کے سب نہ صرف ہوش میں آ گئے بلکہ صدیقی نے عمران کی ہدایات کے مطابق انہیں راڈز سے بھی رہائی دلوا دی تو وہ سب عمران کے گرد اکٹھے ہو گئے۔ صدیقی نے انہیں عمران کی حالت کے بارے میں بتا دیا تھا۔

''ان سب نے ہمیں مارک کر لیا تھا اور پھر انہوں نے ہمارے گرد گیس کیپسول فائر کرنا شروع کر دیئے تھے۔ ہم نے سانس روکنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے اور بے ہوش ہو گئے۔ کیا تم بھی ایسے ہی بے ہوش ہوئے تھے اور یہ کون سی جگہ ہے اور تم راڈز والی کرسی سے آزاد کیسے ہو گئے''...... جولیا نے ایک ہی سانس میں مسلسل بولتے ہوئے کہا تو عمران نے اپنے ہوش میں آنے سے لے کر لڑکی سے فائٹ ہونے اور صدیقی کو ہوش دلانے تک کی پوری تفصیل بتا دی۔

''تمہیں چوٹ تو نہیں لگی''...... ساری تفصیل سن کر جولیا نے تشویش زدہ لہجے میں کہا۔

''نہیں۔ البتہ کافی عرصہ بعد ایک اچھی فائٹر سے فائٹ ہوئی تھی لیکن بے چاری جلد ہی چیں بول گئی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''یہ دونوں کون ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''یہ لڑکی مرجینا ہو سکتی ہے۔ اس کی آواز مجھے جانی پہچانی سی محسوس ہوئی تھی بہرحال یہ کون ہے اس کے بارے میں اب یہ خود ہی بتائے گی''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا یہ اس حالت میں ہے کہ اسے ہوش میں لا کر اس سے پوچھ گچھ کی جا سکے''...... خاور نے پوچھا۔

''ہاں۔ یہ زندہ ہے۔ عورت زاد ہونے کی وجہ سے میں نے

اسے زیادہ چوٹ نہیں پہنچائی صرف اس کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے کھسکائے ہیں تاکہ یہ ناکارہ ہو جائے اور بس۔ جولیا تم کرسی لے کر میرے ساتھ بیٹھ جاؤ۔ باقی ساتھی باہر پہرہ دیں گے۔ ہم ایک قصبے کی رہائش گاہ میں موجود ہیں اور میرے خیال میں یہ کارزا قصبہ ہے۔ یہاں ایک کمرے میں ہمارا سامان بھی موجود ہے اور ہماری جیپ بھی رہائش گاہ کے گیراج میں ہے۔ ہو سکتا ہے کہ یہ وہی مرجینا گروپ ہو اس لئے کسی بھی لمحے کوئی آ سکتا ہے۔ تم سب پوری طرح ہوشیار اور چوکنا رہو''...... عمران نے کہا۔

''یہاں فون بھی تو ہو سکتا ہے۔ اگر کسی کا فون آ گیا اور کسی نے جواب نہ دیا تو''...... صدیقی نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ فون تو یہاں موجود ہے اور میں نے اس لڑکی کی آواز تو سنی ہے لیکن یہ مرجینا ہے یا نہیں یہ کنفرم نہیں ہے بہرحال فون تم یہاں میرے پاس رکھ دو''...... عمران نے کہا تو صدیقی اور باقی ساتھی سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے جبکہ جولیا ایک سائیڈ پر پڑی ہوئی خالی کرسی اٹھا کر لے آئی اور عمران کے قریب لا کر اس نے اسے رکھ دیا۔

''لگتا ہے تمہیں گہری چوٹ لگی ہے۔ تمہارے چہرے کا رنگ بدلا ہوا ہے۔ سچ بتاؤ۔ اب تم پوری طرح ٹھیک ہو نا''...... جولیا نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں ٹھیک ہوں''...... عمران نے کہا۔

''اب کیا کرنا ہے''...... جولیا نے کہا۔

''اسے ہوش میں لاؤ۔ مجھے اس سے بات کرنی ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلایا اور سامنے موجود لڑکی کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے قریب جا کر دونوں ہاتھوں سے اس کی ناک اور منہ بند کر دیا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور صدیقی ایک فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا پھر وہ تیسری خالی کرسی اٹھا لایا اور اسے عمران کی کرسی کی سائیڈ پر رکھ کر اس نے اس پر فون پیس رکھا اور پھر فون کا سلسلہ سائیڈ پر دیوار میں موجود فون ساکٹ کے ساتھ جوڑ کر وہ واپس چلا گیا۔ اس دوران اس لڑکی کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہونا شروع ہو گئے تو جولیا پیچھے ہٹی اور واپس عمران کے پاس آ کر کرسی پر بیٹھ گئی۔

عمران نے ہاتھ بڑھا کر فون کا رسیور اٹھایا اور پھر ٹون چیک کر کے اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اس لڑکی کے منہ سے کراہ نکلی اور اس کے ساتھ ہی اس کے جسم میں تیز حرکت سی پیدا ہوئی لیکن یہ حرکت صرف اوپر والے جسم تک ہی محدود رہی۔ اس کی دونوں ٹانگیں قطعی طور پر بے حس و حرکت رہیں اور اس کے چہرے پر یکلخت شدید تکلیف کے تاثرات ابھر آئے اور اس کے ساتھ ہی وہ مکمل طور پر ہوش میں آ گئی۔

''یہ۔ یہ۔ یہ سب کیا ہے۔ کک کک کون ہو تم۔ تم نے مجھے کیسے بے کار کر دیا۔ مجھے جیسے بڑے سے بڑا لڑاکا آج تک انگلی

نہیں لگا سکا اور تم نے مجھے ناکارہ کر دیا ہے۔ یہ کیسے ہوا۔ کون ہو تم''...... اس لڑکی نے حیرت، نفرت اور غصے کے ملے جلے لہجے میں کہا۔

''تعارف کا درست انداز یہ ہوتا ہے کہ تعارف پوچھنے والا سب سے پہلے اپنا تعارف کراتا ہے اس لئے تم اپنا تعارف کراؤ تو پھر مجھے بھی اپنا تعارف کرانے میں کوئی عار نہ ہو گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کک۔ کک۔ کیا۔ کیا مطلب۔ اوہ۔ اوہ۔ تم عمران ہو۔ لیکن تم تو گیس سے بے ہوش ہوئے تھے اور پھر تم سب کو طویل بے ہوشی کے انجکشن بھی لگائے گئے تھے مگر اس کے باوجود نہ صرف تم ہوش میں آ گئے بلکہ تم ان راڈز کی گرفت سے بھی آزاد ہو گئے۔ میرے اور بارٹن کے تصور میں بھی نہ تھا کہ ایسا ہوسکتا ہے اس لئے ہم اطمینان بھرے انداز میں اندر داخل ہوئے تھے۔ پھر یہ سب کیسے ہوگیا۔ ایسا تو ناممکن ہے۔ قطعی ناممکن''...... اس لڑکی نے اپنے آپ سے باتیں کرنے کے انداز میں کہا۔ وہ خود ہی سوال کر رہی تھی اور خود ہی جواب بھی دے رہی تھی۔

''اس کا مطلب ہے کہ تم مرجینا ہو۔ ہارڈ ماسٹرز کی ماسٹر مائنڈ اور ہارڈ برج۔ ویسے اب میں تمہیں پہچان گیا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ میں مرجینا ہوں لیکن تم نے یہ سب کیسے کیا۔ تم نے

مجھے جس انداز میں بیکار کیا ہے میں سوچ بھی نہیں سکتی تھی۔ تم تو خوفناک ضرب کھا کر بے کار ہو چکے تھے لیکن اس کے باوجود تمہارے جسم نے تیزی سے حرکت کی اور تم نے مجھے سپر کراس لگا کر بے کار کر دیا۔ مجھے تو اس پر یقین ہی نہیں آ رہا''...... مرجینا کا ذہن ابھی تک حیرت کے سمندر میں غوطے کھا رہا تھا اور اس کی واضح وجہ بھی تھی کیونکہ جس انداز میں عمران نے دفاع کیا تھا وہ سوائے عمران کے اور شاید کوئی کر ہی نہ سکتا۔

''میں تو کیا میرا کوئی بھی ساتھی اگر تم سے لڑتا تو شاید مجھ سے زیادہ جلدی تمہیں بے کار کر دیتا''...... عمران نے کہا۔

''میں نے تو تمہاری ناف پر مخصوص ضرب لگائی تھی۔ اس خوفناک ضرب کے بعد تو بڑے سے بڑا فائٹر بھی ختم ہو جاتا ہے''...... مرجینا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ مجھے اعتراف ہے کہ تم نے ایسی ہی ضرب لگائی تھی لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مجھے بچا لیا''...... عمران نے جواب دیا ہی تھا کہ فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران اور جولیا دونوں چونک پڑے۔

''اس کے منہ میں رومال ڈال دو۔ جلدی''...... عمران نے جولیا سے کہا اور جولیا اٹھ کر بجلی کی سی تیزی سے مرجینا کی طرف بڑھ گئی۔ ادھر گھنٹی مسلسل وقفے وقفے سے بج رہی تھی لیکن عمران نے اس وقت تک رسیور نہ اٹھایا جب تک جولیا نے مرجینا کے منہ میں

رومال نہ ڈال دیا۔

"یس"...... عمران نے رسیور اٹھا کر مرجینا کے لہجے میں کہا۔

"مرفی بول رہا ہوں۔ ہیڈ کوارٹر سے"...... دوسری طرف سے ایک مردانہ آواز سنائی دی۔

"میں مرجینا بول رہی ہوں مرفی۔ کیا بات ہے"...... عمران نے مرجینا کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا تو مرجینا کے چہرے پر جیسے زلزلہ سا آ گیا۔ اس کی آنکھیں پھیلتی چلی گئیں اور چہرے کے اعصاب اس طرح لرزنے لگے جیسے ان میں طاقتور بجلی کا کرنٹ دوڑ رہا ہو۔ اس کے شاید تصور میں بھی نہ تھا کہ عمران اس کی آواز اور لہجے کی اس حد تک کامیاب نقل کر لے گا کہ مرفی بھی اسے نہ پہچان سکے گا۔

"مادام۔ آپ سپیشل پوائنٹ پر جاتے ہوئے ٹرانسمیٹر ساتھ نہیں لے گئی تھیں۔ باس جاگوڈا کے پاس ٹرانسمیٹر ہے۔ فون نہیں اس لئے باس جاگوڈا نے مجھے یہاں ہیڈ کوارٹر کال کیا ہے کہ میں آپ سے معلوم کر کے انہیں بتاؤں کہ جس گروپ کو وہ سپیشل پوائنٹ پر چھوڑ کر آئے تھے اس کا کیا ہوا"...... دوسری طرف سے مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"اسے کہہ دو کہ وہ ہلاک کیے جا چکے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"کیا ان کا میک اپ واش ہو گیا تھا۔ کیا وہ پاکیشیائی ایجنٹ تھے یا پھر ایکریمین تھے۔ باس تو بتا رہے تھے کہ انہوں نے بہت

کوشش کی تھی لیکن کسی میک اپ واشر، سپیشل کریموں اور لوشنوں کے استعمال کے باوجود ان کے میک اپ واش نہیں ہو سکے تھے اس لئے آپ کو خود وہاں جانا پڑا تھا"...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران ساری بات سمجھ گیا۔

"ایسی بات نہیں ہے مرفی۔ میں نے ان کے میک اپ میک واش کر دیئے ہیں۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی تھے۔ جاگوڈا سے کہو کہ وہ سپیشل پوائنٹ پر پہنچ جائے"...... عمران نے کہا۔

"کیا وہ اکیلے آئیں یا اپنے گروپ کو لے کر"...... مرفی نے پوچھا۔

"نہیں۔ ابھی اسے گروپ ساتھ لانے کی ضرورت نہیں ہے۔ فی الحال وہ اکیلا ہی آئے لیکن جلدی"...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

"یس مادام"...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

"تم باہر جا کر ساتھیوں کو کہہ دو کہ جاگوڈا آ رہا ہے وہ محتاط رہیں اور اسے بے ہوش کر کے یہاں لے آئیں"...... عمران نے رسیور رکھ کر ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا سر ہلاتی ہوئی اٹھی اور تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر چلی گئی اور عمران نے اٹھ کر سامنے بیٹھی ہوئی مرجینا کے منہ سے رومال کھینچ لیا تو مرجینا نے بے اختیار لمبے لمبے سانس لینے شروع کر دیئے۔

عمران واپس اپنی کرسی پر آ کر بیٹھ گیا تھا۔

''اب تم بتاؤ مرجینا کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے''...... عمران نے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم انتہائی حیرت انگیز آدمی ہو عمران۔ بے حد حیرت انگیز۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ کوئی میری آواز اور لہجے کی اس حد تک کامیاب نقل بھی کر سکتا ہے۔ اگر میں نے خود اپنی آنکھوں سے یہ سب کچھ نہ دیکھا ہوتا اور اپنے کانوں سے نہ سنا ہوتا تو میں مر کر بھی اس بات پر یقین نہ کرتی''...... مرجینا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ سب معمولی سی باتیں ہیں مرجینا۔ جو میں نے پوچھا ہے تم مجھے اس کا جواب دو''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''ٹھیک ہے لیکن پہلے تم بتاؤ کہ تم تو گیس سے بے ہوش تھے اور پھر تمہیں طویل بے ہوشی کا انجکشن بھی لگایا گیا تھا تاکہ تم طویل عرصے تک ہوش میں نہ آ سکو لیکن تم نہ صرف خود بخود ہوش میں آ گئے بلکہ تم نے راڈز کی گرفت سے بھی آزادی حاصل کر لی۔ یہ سب کیسے ہو گیا۔ کیا تم واقعی جادوگر ہو''...... مرجینا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

''کچھ زیادہ جاننے والے کو بھی جادوگر کہا جاتا ہے مادام مرجینا۔ بے ہوش کر دینے والی گیس کی کیمیائی ماہیت سے تم واقف نہیں ہو۔ میں واقف ہوں۔ اس گیس کے اثرات کے دوران اگر

طویل بے ہوشی کا انجکشن لگا دیا جائے تو نہ صرف گیس کے اثرات ختم ہو جاتے ہیں بلکہ طویل بے ہوشی کے انجکشن کا بھی اثر زائل ہو جاتا ہے۔ ایک لحاظ سے یہ انجکشن لگا کر تم نے ہمیں ہوش میں لے آنے کی خود ہی راہ خود ہموار کر دی۔ باقی کام میری ذہنی مشقوں نے کر دیا اور میں اپنے ساتھیوں سے پہلے ہوش میں آ گیا۔ اب رہ گئی بات راڈز سے چھٹکارہ حاصل کرنے کی تو یہ تمہارے کسی آدمی کی غلطی کی وجہ سے ہوا''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ان بٹنوں اور کھلے ہوئے راڈز کے بارے میں اسے ساری تفصیل بتا دی۔

''اوہ۔ تو اس وجہ سے تم راڈز والی کرسی سے آزاد ہو گئے تھے''...... مرجینا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''ہاں اور یہ پوری تفصیل میں نے اس لئے تمہیں بتا دی ہے تاکہ تم میرے سوالوں کے جواب دے سکو''...... عمران نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس کا مطلب ہے کہ تم خوش قسمتی کے سہارے بچ نکلے ہو۔ بہرحال اب میری بات غور سے سن لو۔ میں نے زندگی میں پہلی بار فائٹنگ میں کسی سے شکست کھائی ہے اور شکست بھی اس قسم کی کہ میرا نچلا جسم ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بے کار ہو گیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ تم نے ابھی میرے سامنے مرفی سے جو بات چیت کی ہے اس سے تمہارا خیال ہو گا کہ تم نے جاگوڈا کو احمق بنا لیا ہے لیکن یہ بتا دوں کہ جاگوڈا اتنا احمق نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ لیا

ہے''...... مرجینا نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔

''سنو مرجینا۔ تمہاری ریڑھ کی ہڈی کے مہرے صرف کھسکے ہیں ٹوٹے نہیں اس لئے اگر تم مجھ سے تعاون کرو تو میں تمہیں درست بھی کر سکتا ہوں اور یہ بھی بتا دوں کہ میں چاہوں تو تمہارے لاشعور سے سب کچھ خود ہی معلوم کر سکتا ہوں''...... عمران نے اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا۔

''نہیں۔ تم کچھ بھی کر لو۔ میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی۔ تم سے جو ہو سکتا ہے کر لو۔ یہ میرا آخری اور قطعی فیصلہ ہے''...... مرجینا نے کہا۔

''تو تم میرے ہاتھوں مرنا چاہتی ہو''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ میں تمہاری گرفت میں ہوں۔ تم چاہو تو مجھے مار دو۔ تم نے پہلے ہی میرے منگیتر کو ہلاک کر دیا ہے۔ میں تم سے اس کی ہلاکت کا انتقام لینا چاہتی تھی لیکن میری بدقسمتی کہ ایسا نہیں ہو سکا۔ اب چونکہ میں تمہاری قید میں ہوں اور میرا جسم بے کار ہو چکا ہے اس لئے بہتر ہے کہ تم مجھے گولی مار دو۔ مجھے اب مرنے کا کوئی افسوس نہیں ہے''...... مرجینا نے سپاٹ لہجے میں کہا

''او کے۔ تمہاری مرضی''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ں کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک تیز دھار خنجر نکال لیا۔ یہ خنجر اس نے اسی عمارت کی ایک الماری سے نکالا تھا۔

''میں تمہاری خواہش ضرور پوری کروں گا لیکن پہلے میں تمہارا

ایک ایک ریشہ الگ کروں گا۔ تم اب اپنی مرضی سے مر بھی نہیں سکتی کیونکہ میں نے تمہارے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول نکال کر پھینک دیا ہے''...... عمران نے کہا۔ اس نے واقعی راڈز والی کرسی پر جکڑ کر اس کا منہ کھول کر اس کی داڑھ میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول نکال کر پھینک دیا تھا۔

''تم مجھے ہلاک کرنا چاہتے ہو تو کر دو۔ اب تو میں شکست تسلیم کر ہی چکی ہوں۔ اب تمہارا جو جی چاہے کرو''...... مرجینا نے کہا۔

''میں نے تمہیں ہلاک کرنے کے لئے خنجر نہیں نکالا۔ یہ تم سے پوچھ گچھ میں میری معاونت کرے گا''...... عمران نے کہا۔

''تم جیت گئے۔ میں ہار گئی۔ آج زندگی میں پہلی بار مرجینا شکست کھا گئی ہے اس لئے اب مزید کچھ نہیں ہو سکتا۔ اب تم میرے ٹکڑے کر دو یا مجھے گولی مار کر ہلاک کرو۔ میں مرنے کے لئے تیار ہوں''...... مرجینا نے مرجھائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اس کے چہرے پر بے حد افسردگی تھی اس کا جسم شکست کے احساس سے بری طرح سے کانپ رہا تھا۔ وہ ذہنی طور پر بے حد ڈسٹرب دکھائی دے رہی تھی۔ عمران خنجر لے کر اس کی طرف بڑھا ہی تھا کہ اسی لمحے مرجینا کو جھٹکا لگا اور اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

''ارے۔ اسے کیا ہوا''...... عمران نے بوکھلا کر کہا۔ آگے بڑھ کر اس نے مرجینا کا سانس اور نبض چیک کی تو اس کے چہرے پر اطمینان آ گیا۔ وہ حیرت اور شکست کی ذہنی اذیت کی وجہ سے بے

ہوش ہوگئی تھی۔ اسی لمحے جولیا اندر داخل ہوئی۔

''ارے۔ یہ کیا ہوا اسے''...... جولیا نے چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''شکست برداشت نہیں کرسکی۔ ذہنی اذیت کی وجہ سے یہ بے ہوش ہوگئی ہے۔ یہ تو شکر ہے کہ میں نے اس کے دانتوں میں چھپا ہوا زہریلا کیپسول پہلے ہی نکال دیا تھا ورنہ شکست کے احساس سے یہ اپنے منگیتر فوسٹر کی طرح زہریلا کیپسول چبا کر خودکشی ہی کر لیتی''...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

''جس نے کبھی شکست نہ کھائی ہو اس کے لئے پہلی شکست واقعی ناقابل برداشت ہوتی ہے''...... جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''پھر اب کیا کرنا ہے، کیا میں اسے پھر ہوش میں لاؤں''۔ جولیا نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ پوچھا۔

''نہیں۔ اسے بے ہوش ہی رہنے دو۔ وہ جاگوڈا یہاں جائے۔ اب اس سے معلومات حاصل کرنا پڑیں گی''...... عمران نے جواب دیا۔

''لیکن اگر وہ نہ آیا تو پھر''...... جولیا نے کہا۔

''وہ لازماً آئے گا۔ اسے کیسے معلوم ہوسکتا ہے کہ یہاں کیا ہوا ہے''...... عمران نے جواب دیا۔

''اگر ہمیں ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ چل جاتا تو ہم یہاں جاگوڈا

کا انتظار کرنے کی بجائے وہاں ریڈ کر دیتے تاکہ یہ معاملہ ختم ہو جاتا اور ہم اصل مشن کی طرف توجہ دے سکتے''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ تمہاری بات درست ہے''...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کا رسیور اٹھایا اور انکوائری کے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''انکوائری پلیز''...... ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''چیف پولیس کمشنر آفس سے سارجنٹ بروکلے بول رہا ہوں''۔ عمران نے لہجے کو پولیس والوں جیسا بناتے ہوئے کہا۔

''یس سر۔ حکم سر''...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا گیا۔

''ایک فون نمبر نوٹ کریں اور اس نمبر پر جو آخری کال آئی ہے اسے چیک کر کے بتائیں کہ یہ کال کس نمبر سے کی گئی ہے اور وہ نمبر کہاں نصب ہے اور کس کے نام پر نصب ہے۔ مجھے فوراً اس کی ساری تفصیل چاہئے''...... عمران نے پہلے سے زیادہ سخت لہجے میں کہا۔

''یس سر۔ نمبر بتائیں''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے فون پیس کے اوپر والے حصے پر لکھا ہوا فون نمبر دوہرا دیا۔

''یس سر۔ میں معلوم کر کے بتاتی ہوں''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''سنو۔ یہ سارا کام انتہائی رازداری اور ذمہ داری سے ہونا

چاہئے۔ یہ انتہائی اہم اور ٹاپ سیکرٹ معاملہ ہے اس لئے ذرا سی بھی غلطی برداشت نہیں کی جائے گی''...... عمران نے کہا۔

''یس سر۔ آپ بے فکر رہیں سر۔ میں سمجھتی ہوں سر''...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

''ٹھیک ہے۔ میں ہولڈ کر رہا ہوں''...... عمران نے کہا اور فون پر خاموشی طاری ہوگئی۔ جولیا خاموش بیٹھی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی۔

''ہیلو سر۔ کیا آپ لائن پر ہیں''...... کچھ دیر بعد انکوائری آپریٹر کی مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

''یس''...... عمران نے خالصتاً پولیس والے لہجے میں کہا۔

''سر۔ یہ نمبر کراس لین سٹریٹ نمبر سیون الیون کی رہائش گاہ ریڈ پیلس میں مسٹر ڈینئل براؤن کے نام سے نصب ہے۔ کوٹھی کا فون نمبر نوٹ کر لیں''...... انکوائری آپریٹر نے کہا اور آخر میں اس نے نمبر بھی بتا دیا۔

''کیا تم نے اچھی طرح اور ذمہ داری سے چیک کیا ہے''۔ عمران نے پوچھا۔

''یس سر۔ تین بار چیک کیا ہے''...... دوسری طرف سے مؤدبانہ لہجے میں کہا گیا۔

''او کے۔ اب دوبارہ یہ بتانے کی ضرورت تو نہیں کہ اٹ از ٹاپ اسٹیٹ سیکرٹ''...... عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

''نو سر۔ مجھے احساس ہے سر۔ آپ بے فکر رہیں سر''۔ دوسری

طرف سے کہا گیا تو عمران نے بغیر کوئی جواب دیئے کریڈل دبایا اور انکوائری آپریٹر کے بتائے ہوئے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔

''یس۔ مرفی بول رہا ہوں''...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے آواز سنائی دی تو عمران آواز سنتے ہی پہچان گیا کہ یہ وہی آواز ہے جس نے پہلے یہاں کال کی تھی۔ اس کا مطلب تھا کہ انکوائری آپریٹر نے درست نمبر بتایا تھا۔

''مرجینا بول رہی ہوں''...... عمران نے مرجینا کی آواز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ یس مادام۔ حکم''...... مرفی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''یہ جاگوڈا ابھی تک کیوں نہیں پہنچا یہاں''...... عمران نے کہا۔

''میں نے اسے بتا دیا تھا مادام۔ اگر آپ حکم دیں تو میں اسے دوبارہ ٹرانسمیٹر پر کال کر دوں''...... مرفی نے کہا۔

''ہاں۔ لیکن اسے کہہ دو کہ وہ اب ریڈ پیلس آ جائے۔ میں بھی وہیں آ رہی ہوں''...... عمران نے کہا۔

''یس مادام''...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عمران نے رسیور رکھ دیا۔

''آؤ۔ اب وہیں چلیں تاکہ یہ معاملہ جلد سے جلد ختم ہو سکے''...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تو جولیا بھی سر ہلاتی ہوئی اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اس کا کیا کرنا ہے"...... جولیا نے بے ہوش مرجینا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"اس سے کوئی معلومات نہیں مل سکتی۔ جو ذہنی طور پر شکست قبول کر چکی ہو اور جسے مرنا قبول ہو اس سے بات کرنا فضول ہے"...... عمران نے سپاٹ لہجے میں کہا۔

"تو پھر اسے زندہ رکھنے کی کیا ضرورت ہے"...... جولیا نے کہا۔
اس سے پہلے کہ عمران کچھ کہتا جولیا نے مشین پسٹل نکالا اور پھر کمرہ یکلخت تڑتڑاہٹ کی آوازوں سے گونجا اور بے ہوش مرجینا کے جسم کو جھٹکے سے لگے۔ اس کی آنکھیں ایک لمحے کے لئے کھلیں اور پھر اس نے بے نور ہوتی ہوئی آنکھوں سے جولیا اور عمران کی طرف حسرت بھرے انداز میں دیکھا اور پھر اس کی آنکھیں بے نور ہوتی چلی گئیں۔ عمران مڑا اور تیز تیز چلتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ جولیا بھی اس کے پیچھے چل پڑی اور پھر وہ دونوں اس کمرے سے نکل کر برآمدے میں پہنچ گئے۔ صدیقی وہیں موجود تھا جبکہ نعمانی اور خاور عقبی طرف تھے۔

"صدیقی، نعمانی اور خاور کو بلاؤ۔ اب ہم نے ہیڈ کوارٹر پہنچنا ہے"...... عمران نے صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔

"کیا اس لڑکی نے ہیڈ کوارٹر کا پتہ بتا دیا ہے اور یہ فائرنگ کی آواز کیسی تھی"...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اسے جولیا کی فائرنگ کا بتا دیا۔

"تو پھر ہیڈ کوارٹر کا پتہ کیسے معلوم ہوا"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو عمران نے اسے تفصیل بتا دی۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے"...... صدیقی نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور عقبی طرف بڑھتا چلا گیا۔ وہاں سامنے گیراج میں ان کی جیپ کے ساتھ ساتھ دو اور کاریں بھی موجود تھیں۔ یہ کاریں یقیناً مرجینا اور اس کے ساتھیوں کی تھیں۔

"ہمیں اس جیپ میں ہی سفر کرنا ہو گا تاکہ ہم وہاں سے پھر ہارڈسٹ کالونی والی کوٹھی میں جائیں اور وہاں سے اسلحہ لے کر سیدھے فیکٹری کی طرف روانہ ہو جائیں"...... جولیا نے کہا تو عمران نے بھی اس کی حمایت کر دی اور پھر تھوڑی دیر بعد صدیقی، نعمانی اور خاور عقب سے فرنٹ کی طرف آ گئے۔

"اندر سے اپنا سامان اور اسلحہ وغیرہ لے لو۔ ہیڈ کوارٹر پر آسانی سے قبضہ نہ ہو سکے گا"...... عمران نے کہا تو سوائے جولیا کے باقی سب اندرونی کمروں کی طرف بڑھ گئے جبکہ عمران جولیا سمیت برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر صحن کے آخر میں موجود گیراج کی طرف بڑھتا چلا گیا جہاں جیپ اور کاریں موجود تھیں۔

سرخ رنگ کی کار خاصی تیز رفتاری سے دوڑتی ہوئی اس کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جہاں سپیشل پوائنٹ بنایا گیا تھا۔ کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر جاگوڈا موجود تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جوڈی اور عقبی سیٹ پر جیگر اور راسکر بیٹھے ہوئے تھے۔

"تم نے بے حد کوشش کی تھی جاگوڈا لیکن ان افراد کا میک اپ واش نہیں ہوا تھا۔ پھر مادام مرجینا نے کیسے ان کے میک اپ واش کر لئے"...... عقبی سیٹ پر بیٹھے ہوئے راسکر نے کہا۔

"مرجینا بے حد تجربہ کار ہے جوڈی۔ وہ ایسے لوگوں کو چیک کرنے کے بے شمار طریقے جانتی ہے اور میک اپ واش کرنے میں اس سے بڑھ کر کوئی نہیں ہے"...... جاگوڈا نے قدرے فخریہ لہجے میں کہا اور سب نے اس طرح اثبات میں سر ہلا دیئے جیسے وہ سب اس کی بات کی تائید کر رہے ہوں لیکن اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی ڈیش بورڈ سے تیز سیٹی کی آواز سنائی دینے لگی تو

جاگوڈا نے ایک جھٹکے سے کار کو سائیڈ پر کرنا شروع کر دیا اور پھر اس نے اسے ایک سائیڈ پر لے جا کر روک دیا۔ سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ ڈیش بورڈ کے سامنے چونکہ جوڈی بیٹھا ہوا تھا اس لئے جب تک جاگوڈا کار روکتا، جوڈی نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ٹرانسمیٹر باہر نکال لیا۔

"ٹرانسمیٹر مجھے دو"...... جاگوڈا نے کہا تو جوڈی نے ٹرانسمیٹر اس کی طرف بڑھا دیا۔ جاگوڈا نے ٹرانسمیٹر لے کر اس کا بٹن پریس کر دیا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ مرفی کالنگ۔ اوور"...... مرفی کی آواز سنائی دی تو جاگوڈا چونک پڑا۔ شاید اس کا خیال تھا کہ کال مرجینا کی طرف سے ہو گی۔

"یس۔ جاگوڈا اٹنڈنگ یو مرفی۔ کیا بات ہے۔ کیوں کال کیا ہے۔ اوور"...... جاگوڈا نے کہا۔

"آپ اس وقت کہاں موجود ہیں باس۔ اوور"...... دوسری طرف سے پوچھا گیا تو جاگوڈا نے تفصیل بتا دی۔

"ابھی ابھی مادام کی کال آئی ہے باس۔ لیکن مجھے شک ہے کہ حالات کچھ مشکوک ہیں باس۔ اوور"...... مرفی نے کہا۔

"حالات مشکوک ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب۔ اوور"...... جاگوڈا نے بے اختیار چونک کر پوچھا۔

"باس۔ اس بار مادام نے خود فون کیا ہے اور یہ تو میں نے

چیک کر لیا ہے کہ مادام نے فون سپیشل پوائنٹ سے ہی کیا ہے لیکن مادام نے ایک ایسی جگہ کا نام لیا ہے جس کے بارے میں انہیں معلوم ہی نہیں ہے۔ اوور“...... مرفی نے کہا۔

”کھل کر بات کرو مرفی۔ یہ تم نے کیا سسپنس پھیلا دیا ہے۔ بات بھی مرجینا کر رہی ہے اور بات بھی مشکوک ہے۔ کھل کر بات کرو۔ اوور“...... اس بار جاگوڈا نے غصیلے اور پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

”باس۔ مادام نے مجھے کہا ہے کہ میں آپ کو کہہ دوں کہ آپ ریڈ پیلس آ جائیں جبکہ وہ خود بھی وہیں آ رہی ہیں۔ اوور“...... مرفی نے کہا تو جاگوڈا بے اختیار اچھل پڑا۔

”کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کہہ رہے ہو۔ کیا مرجینا نے ریڈ پیلس کا نام لیا تھا۔ اوور“...... جاگوڈا نے چیختے ہوئے کہا۔

”یس باس۔ اسی بات سے مجھے معاملہ مشکوک لگ رہا ہے۔ آپ نے مادام مرجینا کو اپنے الگ ہیڈ کوارٹر کے بارے میں بتایا ہوا ہے۔ ریڈ پیلس تو آپ کا خاص ٹھکانہ ہے جس کے بارے میں آپ نے مجھے بھی سختی سے منع کیا تھا کہ اس کے بارے میں مادام مرجینا کو کسی صورت میں علم نہیں ہونا چاہئے کیونکہ وہاں ہمارے گودام بھی ہیں جہاں منشیات کے ساتھ ساتھ ہر قسم کا اسلحہ بھی سٹور ہے۔ مجھے یقین ہے کہ ریڈ پیلس کے بارے میں آپ نے بھی مادام مرجینا کو کچھ نہ بتایا ہو گا اس کے باوجود اس کال میں مادام

نے بڑے مطمئن سے لہجے میں ریڈ پیلس کا نام لیا ہے اور اسی بات نے مجھے مشکوک کر دیا ہے۔ اوور“...... مرفی نے کہا۔

”کیا بات کرنے والی واقعی مرجینا ہی تھی۔ اوور“...... جاگوڈا نے کہا۔

”یس باس۔ اگر مادام کو ریڈ پیلس کا علم نہیں ہے تو پھر وہ کون ہو سکتی ہے جبکہ آواز مادام کی ہی تھی اس لئے یہ بات کنفرم ہونی چاہئے۔ میں نے اس لئے آپ کو کال کیا ہے کہ آپ وہاں داخل ہونے سے پہلے کنفرم کر لیں۔ اوور“...... مرفی نے کہا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ تم نے اچھا کیا کہ مجھے اطلاع دے دی۔ اب میں خود سب کچھ معلوم کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل“...... جاگوڈا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر آف کر کے اس نے اسے ساتھ بیٹھے راسکر کی طرف بڑھا دیا۔

”یہ سب کیا ہے جاگوڈا“...... جوڈی نے پوچھا۔

”معاملات واقعی مشکوک ہیں۔ ریڈ پیلس کے بارے میں تو فوسٹر کو بھی معلوم نہ تھا پھر مرجینا اس کا نام کیسے جان سکتی ہے۔ اب ہمیں ہر حال میں پہلے وہاں چیکنگ کرنی ہو گی۔ مرجینا کو اگر ریڈ پیلس کا پتہ ہے تو پھر مجھے فوری طور پر اس کا کوئی انتظام کرنا پڑے گا۔ وہاں اگر ایک بھی چیز اس کے ہاتھ لگ گئی تو پھر مجھے ساری زندگی اس کے پیروں کے نیچے رہ کر گزارنی ہو گی اور میں ایسا کسی صورت میں نہیں ہونے دوں گا“...... جاگوڈا نے غراتے ہوئے کہا

اور اس کے ساتھ ہی اس نے کار اس کالونی کی طرف موڑ دی جہاں سپیشل پوائنٹ تھا۔ تھوڑی دور جا کر اس نے کار روک دی۔

''جوڈی۔ سائیڈ سیٹ کے نیچے سے بے ہوش کر دینے والی گیس کا پسٹل اٹھاؤ اور جا کر سپیشل پوائنٹ میں چار پانچ کیپسول فائر کر دو۔ جلدی کرو''...... جاگوڈا نے کہا۔

''مگر کیوں۔ وہاں تو مادام مرجینا موجود ہے''...... جوڈی نے حیران ہو کر کہا۔

''جو میں کہہ رہا ہوں وہ کرو۔ مرجینا کو میں خود سمجھا لوں گی لیکن شک دور کرنا بے حد ضروری ہے''...... جاگوڈا نے کہا تو جوڈی دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے سیٹ اٹھا کر نیچے موجود باکس میں سے گیس پسٹل اٹھایا اور سیٹ بند کر کے اس نے کار کا دروازہ بھی بند کر دیا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا وہ اس کوٹھی کی طرف بڑھتا چلا گیا جسے سپیشل پوائنٹ کہا جاتا تھا۔ اس نے سائیڈ گلی میں جا کر پسٹل کا رخ اندر کی طرف کیا اور مسلسل ٹریگر دباتا چلا گیا۔ پسٹل کے اندر موجود کیپسول اڑتے ہوئے اندر گرتے رہے۔ چار کیپسول فائر کرنے کے بعد اس نے ٹریگر سے انگلی ہٹائی اور واپس کار کی طرف بڑھ گیا۔

''کیا ہوا''...... جاگوڈا نے اس کے قریب آنے پر پوچھا۔

''اندر چار ہیوی کیپسول فائر کر دیئے ہیں''...... جوڈی نے جواب دیا۔

''ٹھیک ہے۔ اب کچھ دیر بعد ہم اندر جائیں گے''...... جاگوڈا نے کہا۔ باقی سب خاموش بیٹھے رہے۔ ان سب کے چہروں پر الجھن نمایاں تھی۔ انہیں اس لئے الجھن ہو رہی تھی کہ اپنے ہی اڈے پر وہ خود کارروائی کر رہے تھے۔ دس منٹ بعد جاگوڈا نے کار سٹارٹ کی اور وہ اسے کوٹھی کی طرف لے گیا۔ کار اس نے بڑے گیٹ کے سامنے روک دی۔

''جیگر۔ تم اوپر چڑھ کر اندر سے پھاٹک کھولو''...... جاگوڈا نے کہا تو جیگر سر ہلاتا ہوا کار سے نیچے اترا وہ چونکہ ایسے کاموں میں بے حد ماہر تھا اس لئے جاگوڈا نے یہ کام اسے سونپا تھا۔

جیگر واقعی کسی پھرتیلے بندر کی طرح پلک جھپکانے میں پھاٹک پر چڑھ کر دوسری طرف اندر کود گیا تھا۔ چند لمحوں بعد بڑا پھاٹک کھل گیا تو جاگوڈا کار اندر لے گیا لیکن کار اندر لے جاتے ہی وہ بری طرح چونک پڑا کیونکہ گیراج کے قریب ہی دو مرد فرش پر ٹیڑھے میڑھے انداز میں پڑے ہوئے تھے۔

''یہ کیا مطلب۔ یہ تو وہی لوگ ہیں جنہیں ہم یہاں پہنچا گئے تھے''...... جاگوڈا نے بجلی کی سی تیزی سے کار سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ یہ تو وہی ہیں''...... راسکر نے بھی کہا اور پھر جاگوڈا مڑا اور تیزی سے دوڑتا ہوا اندر کی طرف بڑھ گیا۔ چند لمحوں بعد وہ ان کی نظروں سے غائب ہو گیا اور پھر وہ جاگوڈا کے حلق سے نکلنے

والی چیخیں سن کر بے تحاشہ اندر کی طرف دوڑ پڑے اور پھر ایک کمرے میں داخل ہوتے ہی ان تینوں کے منہ سے بھی بے اختیار چیخیں نکل گئیں کیونکہ اس کمرے کے فرش پر ہارٹن کی لاش پڑی ہوئی تھی۔ اس کی گردن پر ایسا بل واضح نظر آ رہا تھا جس سے اس کا دم گھٹ گیا اور وہ ہلاک ہو گیا جبکہ سامنے ایک کرسی پر مرجینا لاش کی صورت میں موجود تھا جس کا جسم گولیوں سے چھلنی تھا۔ مرجینا کی لاش دیکھ کر جاگوڈا دہل کر رہ گیا اور اس کے پیر لڑکھڑا گئے اس سے پہلے کہ وہ لہرا کر گر جاتا۔ جوڈی نے جلدی سے آگے بڑھ کر اسے سنبھال لیا۔

''حوصلہ کرو جاگوڈا۔ حوصلہ۔ ابھی ہم نے مادام کا انتقام بھی لینا ہے''...... جوڈی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی باقی افراد نے بھی جاگوڈا کو حوصلہ دینا شروع کر دیا۔ جاگوڈا کا چہرہ مرجینا کی لاش دیکھ کر جیسے پتھرا کر رہ گیا تھا پھر اچانک اسے جیسے کوئی خیال آیا۔ وہ یکلخت سیدھا ہو گیا۔

''باہر۔ باہر جاؤ۔ جلدی۔ ایک لڑکی اور ایک مرد وہاں جیپ کے پاس بے ہوش پڑے ہیں۔ باقی افراد کو بھی چیک کرو۔ وہ بھی بے ہوش ہیں۔ انہیں جلدی لاؤ یہاں''...... جاگوڈا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا تو وہ سب تیزی سے مڑ کر کمرے سے باہر چلے گئے۔ جاگوڈا ہونٹ بھینچے خاموش کھڑا تھا۔ تھوڑی دیر بعد راسکر اور جوڈی کمرے میں داخل ہوئے۔

''اندر ایک کمرے میں بھی تین مرد بے ہوش پڑے ہوئے ہیں''...... جوڈی نے کہا۔

''تم تینوں مل کر ان سب کو یہاں لے آؤ اور ان کو یہاں پر راڈز میں جکڑ دو۔ اب مجھے چیف سے بات کرنی ہو گی اس کے بعد میں ان سے ایسا انتقام لوں گا کہ مرجینا کی روح کو سکون مل جائے گا''...... جاگوڈا نے کہا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے کمرے سے باہر چلے گئے۔ ان کے باہر جانے کے بعد جاگوڈا نے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے۔ وہ مسلسل نمبر پریس کر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

''یس''...... کچھ دیر بعد ایک آواز سنائی دی۔

''منگراٹ سے جاگوڈا بول رہا ہوں چیف''...... جاگوڈا نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''کیا ہوا۔ مرجینا کہاں ہے''...... دوسری طرف سے ہارڈ ماسٹرز کے چیف نے چونک کر کہا۔

''مرجینا ہلاک ہو چکی ہے چیف۔ اسے پاکیشیائی ایجنٹوں نے گولیاں مار کر ہلاک کر دیا ہے''...... جاگوڈا نے کہا اور پھر اس نے پہاڑیوں سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو بے ہوش کر کے سپیشل پوائنٹ پر لے آنے اور پھر مرجینا کے یہاں آنے اور پھر اپنے یہاں دوبارہ واپس پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

''مرجینا بھی ہلاک ہو گئی۔ سیڈ۔ ریئلی سیڈ۔ یہ عمران اور اس

کے ساتھی تو واقعی ہارڈ ماسٹرز کی جان کو آ گئے ہیں۔ اب کہاں ہیں وہ اور کیا ہوا ہے ان کا''...... ہارڈ ماسٹر نے انتہائی سرد لہجے میں پوچھا۔

''ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں چیف۔ مجھے چونکہ شک پڑ گیا تھا اس لئے میں نے سپیشل پوائنٹ میں داخل ہونے سے پہلے وہاں بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کر دی اور پھر میں نے انہیں بے ہوشی کے عالم میں ہی گولیوں سے اڑا دیا ہے اور اب ان کی لاشیں میرے سامنے پڑی ہیں۔ اگر میں یہ ساری کارروائی نہ کرتا تو یہ لوگ نہ صرف ہمارے عارضی ہیڈکوارٹر پر قبضہ کر لیتے بلکہ فیکٹری بھی تباہ کر دیتے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ تم نے واقعی کام کیا ہے جاگوڈا۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''چیف۔ آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں پاکیشیائی ایجنٹوں کو ان کے انجام تک پہنچا دوں گا تو آپ مجھے ہارڈ ماسٹرز میں لے لیں گے۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ میں نے کام کیا ہے تو پھر مجھے مرجینا کی جگہ دے دیں۔ آپ یقین رکھیں کہ میں اس سے بھی بڑھ کر کارکردگی کا مظاہرہ کروں گا۔ مرجینا کا یہاں کوئی گروپ نہ تھا۔ اس کے گروپ میں میرے ہی آدمی تھے اور مرجینا کی وجہ سے میرے کئی ساتھی مارے گئے ہیں۔ مجھے رے فیکٹری کا بھی علم ہے۔ میں یہیں رہوں گا اور ہر حال میں اس فیکٹری کی حفاظت کروں گا۔

ہو سکتا ہے کہ ان کا کوئی اور گروپ بھی یہاں ہو۔ مجھ میں اتنی صلاحیتیں ہیں کہ میں دوسرے گروپ کو بھی تلاش کر سکوں اور پھر انہیں بھی ہلاک کر سکوں''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوکے جاگوڈا۔ میرا خیال بھی یہی ہے کہ مرجینا یا فوسٹر کی جگہ صرف تم ہی لے سکتے ہو۔ اوکے۔ تمہارا تعلق اب ہارڈ ماسٹرز سے ہے۔ تم اسی طرح سے اپنے گروپ کے ساتھ کارزا میں ہی رہو۔ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کوئی دوسرا گروپ آیا تو لامحالہ اس فیکٹری کی تباہی کے لئے وہ یہیں آئے گا اس لئے تمہیں اس گروپ کا بھی خاتمہ کرنا ہے۔ ان کے علاوہ کوئی اور بھی اس فیکٹری کی تباہی کے لئے آئے تو تم نے اسے بھی زندہ نہیں چھوڑنا۔ اب میں فیکٹری کی حفاظت تمہارے سپرد کر رہا ہوں''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا تو جاگوڈا کا دل بلیوں اچھلنے لگا۔ اس کی آنکھوں میں تیز چمک ابھر آئی تھی۔

''شکریہ چیف۔ میں ہمیشہ آپ کی فرمانبردار رہوں گا۔ آپ میرے ٹاپ ایجنٹ کا سرکلر جاری کر دیں اور مین آفس انچارج مارج کو فون کر کے میرے بارے میں احکامات دے دیں تا کہ وہ باقی گروپ تک آپ کے احکامات فوری طور پر پہنچا دے اور میں مکمل طور پر ٹاپ ایجنٹ کے طور پر کام کر سکوں''...... جاگوڈا نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اوکے''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔ لیکن اب ان پاکیشیائی ایجنٹوں

کی لاشوں کا کیا کرو گے تم''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''جیسے آپ حکم دیں چیف۔ مجھے تو آپ کے احکامات کی تعمیل کرنی ہے''...... جاگوڈا نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔تم ان کی لاشوں کو ابھی وہیں رکھو۔ میں تمہیں بعد میں فون کروں گا اور پھر بتاؤں گا کہ تمہیں کیا کرنا ہے''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''یس چیف۔لیکن چیف۔ یہ لوگ ایکریمین میک اپ میں ہیں اور میں نے اور مرجینا نے بھی بے حد کوشش کی تھی لیکن ہم ان کے میک اپ واش نہیں کر سکے۔ بہرحال ہیں یہ پاکیشیائی ایجنٹ ہی''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ پھر تو ان کی شناخت بڑا مسئلہ بن جائے گا۔ یہ کیسے کنفرم ہو گا کہ یہ واقعی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''چیف میرے ذہن میں ایک تجویز ہے''...... جاگوڈا نے کہا۔

''کیسی تجویز''...... ہارڈ ماسٹر نے پوچھا۔

''میں ان کی لاشوں کو یہاں برقی بھٹی میں ڈلوا کر راکھ کر دیتا ہوں۔ آپ پاکیشیا سے معلومات حاصل کرا لیں۔ لامحالہ وہاں ان لوگوں کے اچانک غائب ہونے پر وہ لوگ پریشان ہوں گے اور اس طرح آپ کنفرم کر سکتے ہیں اور تو کوئی صورت نہیں ہے ان کی شناخت کی''...... جاگوڈا نے کہا۔

''اوہ۔ ہاں۔ اب یہی ایک طریقہ ہے۔ اوکے۔تم انہیں برقی

بھٹی میں ڈلوا دو۔ میں پاکیشیا سے خود ہی کنفرم کرا لوں گا''...... ہارڈ ماسٹر نے کہا۔

''اوکے چیف''...... جاگوڈا نے کہا۔

''تم اب کہاں سے بول رہے ہو''...... ہارڈ ماسٹر نے پوچھا۔

''میں سپیشل پوائنٹ سے بول رہا ہوں چیف۔ آپ مارج سے کہہ دیں کہ وہ یہاں مجھ سے بات کر لے۔ میں اس دوران ان کی لاشوں کو بھی ٹھکانے لگا لوں گا اور آپ میرا نمبر بھی نوٹ کر لیں''...... جاگوڈا نے کہا۔ اس نے جان بوجھ کر یہ بات کی تھی تاکہ ہارڈ ماسٹر کہیں مارج کو اس کے باس بننے کے احکامات دینے نہ بھول جائے۔ ساتھ ہی اس نے نمبر نوٹ کرا دیا۔

''اوکے''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا تو جاگوڈا نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔ اس دوران اس کی ساتھیوں نے چار مردوں اور ایک عورت کو کرسیوں پر بٹھا کر راڈز میں جکڑ دیا تھا۔ وہ سب ابھی تک بے ہوش تھے۔

''مبارک ہو تم سب کو''...... اچانک جاگوڈا نے کہا تو وہ سب چونک کر اس طرح جاگوڈا کو دیکھنے لگے جیسے اس کا دماغی توازن خراب ہو گیا ہو کیونکہ ابھی تھوڑی دیر پہلے وہ مرجینا کی لاش دیکھ کر پاگل سا ہو رہا تھا اور ابھی مرجینا کی لاش وہیں پڑی تھی اور وہ انتہائی مسرت بھرے لہجے میں سب کو مبارک باد دے رہا ہے۔

"کیا ہوا۔ کیسی مبارک باد"...... جوڈی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو جاگوڈا نے اسے ہارڈ ماسٹرز ایجنسی کا ایجنٹ بننے کے بارے میں تفصیل بتا دی۔

"اوہ اوہ۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ یہ تو واقعی بہت بڑی خوشخبری ہے"...... سب نے انتہائی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اب انہیں گولیاں مار کر ہلاک کرو اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈلوا دو"...... جیگر نے کہا۔

"نہیں۔ میں ان کو آسان موت نہیں دوں گا۔ ان سب کی موت انتہائی عبرتناک ہو گی۔ اب بہرحال انہیں مرنا تو ہے ہی اس لئے اب پہلے میں اس سورما کو دیکھنا چاہتا ہوں جس نے مرجینا کو ہلاک کیا ہے"...... جاگوڈا نے غراہٹ بھرے لہجے میں کہا اور پھر اس سے پہلے کہ مزید کوئی بات ہوتی پاس پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی تو جاگوڈا نے اس انداز میں سر ہلاتے ہوئے رسیور اٹھایا جیسے اسے معلوم ہوا کہ یہ کس کی کال ہو سکتی ہے۔

"جاگوڈا بول رہا ہوں"...... جاگوڈا نے کہا۔

"صرف جاگوڈا نہیں بلکہ ہارڈ ماسٹر کا ٹاپ ایجنٹ جاگوڈا۔ میری طرف سے مبارک باد قبول کرو جاگوڈا البتہ مجھے مرجینا کی موت کا سن کر بے حد صدمہ پہنچا ہے"...... دوسری طرف سے مارج نے کہا۔

"ہاں۔ اور مرجینا کی موت کا میں نے ان ایجنٹوں سے بھرپور

انداز میں انتقام لے لیا ہے اس لئے اس کی روح کو سکون مل گیا ہو گا۔ تم بتاؤ کہ تم نے گروپس کے تمام افراد کو میرے بارے میں اطلاع دے دی ہے"...... جاگوڈا نے کہا۔

"ہاں۔ اور سب تمہارے ہارڈ ماسٹرز کے ٹاپ ایجنٹ بننے پر بے حد خوش ہیں۔ گریٹ ایجنٹ بن کر تم اب مجھ سے بھی دو قدم بڑھ گئے ہو اور ہارڈ ماسٹرز کے سب ایجنٹ اور ان کے گروپس تمہاری ماتحتی میں آ گئے ہیں۔ ہارڈ ماسٹر نے یہ احکامات خصوصی طور پر جاری کئے ہیں"...... مارج نے کہا۔

"گڈ شو۔ ہارڈ ماسٹر واقعی قدر دان ہے۔ اس نے مجھے ٹاپ ایجنٹ بنا کر میری دیرینہ خواہش پوری کی ہے اور اس نے مجھ سے جو امیدیں وابستہ کی ہیں ان میں سے کوئی ایک امید بھی ایسی نہ ہو گی جو میں پوری نہ کروں۔ اب تم ایک کام کرو کہ سب ایجنٹوں کو وہاں ہیڈ کوارٹر کال کر لو۔ میں بھی ایک گھنٹے میں وہاں پہنچ جاؤں گا اور پھر ہم سب ایک ضروری میٹنگ کریں گے"...... جاگوڈا نے کہا۔

"یس ٹاپ ایجنٹ جاگوڈا۔ حکم کی تعمیل ہو گی"...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"اوکے"...... جاگوڈا نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ اسی لمحے اس نے ایک آدمی کی کراہنے کی آواز سنی تو وہ چونک پڑا۔ سامنے راڈز والی کرسیوں میں جکڑے ہوئے افراد میں سے ایک آدمی کو ہوش آ رہا تھا۔

"گڈ۔ لگتا ہے اس پر سے گیس کا اثر ختم ہو رہا ہے اور اسے خود ہی ہوش آ رہا ہے۔ آنے دو اسے ہوش۔ اب دیکھنا میں اس کا کیا حشر کرتا ہوں"...... جاگوڈا نے اس آدمی کو ہوش میں آتا دیکھ کر مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ اسی لمحے اس آدمی نے آنکھیں کھول دیں اور پھر وہ الوؤں کی طرح آنکھیں پٹپٹاتا ہوا ان کی طرف دیکھنا شروع ہو گیا۔

عمران کی آنکھیں کھلیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ وہ اس وقت اسی کمرے میں تھا جہاں پہلے اسے راڈز میں جکڑا گیا تھا اور اس وقت بھی وہ ایک کرسی پر راڈز میں جکڑا ہوا موجود تھا لیکن اس بار راڈز ڈھیلے نہ تھے بلکہ خاصے ٹائٹ تھے اور ان راڈز کے فنکشن کو ظاہر ہے عمران نے خود ہی ٹھیک کیا تھا۔

اس نے نظریں گھمائیں تو وہ مرجینا کی لاش کرسی پر اسی حالت میں دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔ اس کے ساتھ ساتھ اس کے باقی ساتھی بھی کرسیوں پر راڈز میں جکڑے ہوئے تھے اور باری باری سب ہی ہوش میں آنے کی کیفیت سے گزر رہے تھے۔ اس بار بھی سب سے آخری کرسی پر جولیا جکڑی ہوئی تھی۔

سامنے کرسی پر لمبے قد اور ورزشی جسم کا مالک نوجوان بیٹھا تھا جو نہ صرف خاصا وجیہہ تھا بلکہ اس کے مخصوص خدوخال، گہرے سیاہ بالوں اور نیلی آنکھوں کی وجہ سے وہ قدیم یونانی دیو مالائی کردار

دکھائی دیتا تھا سے دیکھتے ہی عمران نے اسے پہچان لیا وہ جاگوڈا تھا۔ جس سے اس کا پہلے بھی ٹکراؤ ہو چکا تھا۔ جاگوڈا کے ساتھ ہی تین اور طاقتور آدمی جو شکل وصورت سے ہی ماہر لڑاکا دکھائی دے رہے تھے کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ اسے یاد آ گیا تھا کہ وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ سپیشل پوائنٹ سے نکلنے کی تیاری کر رہا تھا کہ اچانک اسے سٹک سٹک کی آوازیں سنائی دیں اور پھر اس سے پہلے کہ وہ کچھ سمجھتا اس کا ذہن یکلخت تاریک ہو گیا تھا اور اس کے بعد اسے اب ہوش آیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ جاگوڈا کو یہاں ہونے والی گڑبڑ کا علم ہو گیا تھا اور اس نے ریڈ پیلس جانے کی بجائے یہاں آنا مناسب سمجھا تھا اور یہاں اس نے اندر آنے کی بجائے بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیئے تھے۔ چونکہ عمران کو ایسی کسی کارروائی کا تصور تک نہ تھا اس لئے وہ مار کھا گیا تھا اور اچانک فائر ہونے والی گیس کے باعث بے ہوش ہو گیا تھا جس کے نتیجے میں وہ اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر بے ہوش ہو کر ان راڈز والی کرسیوں پر بندھا ہوا تھا۔

''تم سب باری باری اپنے نام بتاؤ''...... جاگوڈا نے ان کی طرف باری باری دیکھتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

''نام لیکن اسکولوں میں نام تو نہیں رول نمبر ہوتے ہیں ماسٹر جی۔ آپ رول نمبر بتائیں ہم باری باری لیس سر کہیں گے''۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ تو تم ہی عمران ہو''...... جاگوڈا نے غور سے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

''کون عمران۔ میں عمران نہیں ہوں۔ اگر تم میرا نام جاننا چاہتے ہو تو پہلے تم اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤ۔ پھر میں اپنا اور اپنے ساتھیوں کا تعارف کراؤں گا۔ پھر تو یہ مذاکرات آگے بڑھ سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''یو شٹ اپ نانسنس۔ تم لوگوں کو اس لئے ہوش میں نہیں لایا گیا کہ میں تم سے مذاکرات کرتا پھروں۔ تمہیں انتہائی عبرتناک موت مارنے کے لئے تمہیں ہوش میں لایا گیا ہے۔ میں اس عبرتناک موت کی تمہیں تفصیل بتا دوں تاکہ تم اپنے انجام کے لئے تیار ہو جاؤ۔ میرا نام جاگوڈا ہے۔ پہلے میرا اپنا گروپ تھا لیکن اب میں ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ ایجنٹ ہوں''...... جاگوڈا نے غراتے ہوئے کہا۔

''تم پہلے ہمیں یہ بتاؤ کہ تمہیں مرفی نے یہاں پہنچنے کا کہا تھا اور تم آ گئے لیکن تم نے اندر آنے سے پہلے بے ہوش کر دینے والی گیس کیوں فائر کی۔ تمہیں کیا شک ہوا تھا''...... عمران نے بھی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

''پہلے تم میری بات کا جواب دو۔ کیا تم نے مرجینا کی آواز اور لہجے میں مرفی سے بات کی تھی''...... جاگوڈا نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ اب اس اعتراف میں کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ بہرحال ابھی ہم نے عبرتناک موت مرجانا ہے اور میں چاہتا ہوں کہ مرنے سے پہلے کم از کم تمام حالات ایک دوسرے کے سامنے لے آئیں اور سچ ہی کہیں تاکہ جھوٹ بول کر ہم جہنم میں نہ جائیں''...... عمران نے جواب دیا۔

''حیرت ہے کہ تم نے اس حد تک مرجینا کی آواز اور لہجے کی نقل کی کہ مرفی بھی نہ پہچان سکا''...... جاگوڈا نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

''یہ میرے لئے معمولی بات ہے مگر تمہیں شک کیوں پڑا ہے''...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''تم نے مرفی سے مرجینا کی آواز اور لہجے میں بات کرتے ہوئے ایک لفظ ایسا بول دیا تھا جس کے بارے میں مرجینا کو علم تک نہ تھا''...... جاگوڈا نے کہا۔

''کون سا لفظ''...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ریڈ پیلس۔ ریڈ پیلس کے نام سے مرجینا آگاہ نہ تھی۔ ریڈ پیلس میرا خاص اڈہ ہے جس کے بارے میں میرے گروپ کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔ اسی بات پر مرفی چونک پڑا اور اس نے مجھے ٹرانسمیٹر پر اطلاع دی۔ چنانچہ میں نے ہر قسم کے رسک سے بچنے کے لئے پہلے اندر بے ہوش کر دینے والی گیس فائر کروائی اور پھر ہم اندر آئے''...... جاگوڈا نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو یہ بات ہے۔ لیکن تم تو کرمنل ہو پھر تم سرکاری ایجنسی ہارڈ ماسٹرز کے ٹاپ ایجنٹ کیسے بن گئے کیا یہاں کرمنلز کو ٹاپ ایجنٹ بنایا جاتا ہے''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''میں پہلے بھی ٹاپ ایجنٹ تھا۔ حالات نے مجھے کرمنل بننے پر مجبور کیا تھا لیکن اس کے باوجود میں نے کبھی اپنے ملک کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ میری فوسٹر اور مرجینا سے دوستی تھی اور ان کے ساتھ میں بھی اس ملک کے دشمنوں کے لئے بھی کام کرتا تھا۔ ہارڈ ماسٹرز کا چیف بھی میری صلاحیتوں کا معترف تھا۔ اس نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ اگر میں مرجینا کے ساتھ مل کر تم پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دوں تو وہ مجھے ہارڈ ماسٹرز میں شامل کر لے گا اور مجھے ٹاپ ایجنٹ بنا دے گا۔

چونکہ فوسٹر پہلے ہی ہلاک ہو چکا ہے اور تم لوگوں نے یہاں مرجینا کو بھی ہلاک کر دیا تھا اس لئے ہارڈ ماسٹرز میں ٹاپ برج ایجنٹوں کا خلاء ہو گیا تھا اسی لئے جب میں نے ہارڈ ماسٹر کو تمہاری موت کی خبر دی تو اس نے فوری طور پر مجھے ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ برج بلک ٹاپ ایجنٹ بنا دیا اور اب میں کرمنل نہیں۔ ہارڈ ماسٹرز کا ٹاپ ایجنٹ ہوں''...... جاگوڈا نے کہا۔

''ہم ابھی تک زندہ ہیں اور تم نے ہارڈ ماسٹرز کے چیف تک ہماری موت کی خبر بھی پہنچا دی۔ مطلب تم نے چیف سے جھوٹ بولا ہے''...... عمران نے کہا۔

”ہاں۔ لیکن ابھی کچھ ہی دیر میں یہ خبر سچ ہو جائے گی۔ میں تم میں سے کسی کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔ میرے ساتھی خنجر لے کر تم پر پل پڑیں گے اور تمہارا ریشہ ریشہ الگ کر دیں گے۔ تمہاری بوٹیاں اُڑائی جائیں گی اور پھر تمہاری ایک ایک ہڈی کو توڑ دیا جائے گا۔ جب تم تڑپ تڑپ کر ہلاک ہو جاؤ گے تو میرے ساتھی تم سب کی لاشیں برقی بھٹی میں ڈال کر جلا کر راکھ بنا دیں گے۔ اٹھو ساتھیو اور خنجروں سے ان سب کی بوٹیاں اُڑانا شروع کر دو“...... جاگوڈا نے نے بات کرتے کرتے یکلخت ساتھ بیٹھے ہوئے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا جنہوں نے جاگوڈا کی بات سنتے ہی جیبوں سے تیز دھار والے خنجر نکال کر ہاتھوں میں لے لئے تھے۔

”ارے ارے۔ تمہیں کیا جلدی ہے۔ ہم بندھے ہوئے ہیں۔ ایسی حالت میں بھلا ہم کہاں بھاگ سکتے ہیں۔ ہم تو تمہاری طرف انگلی بھی نہیں اٹھا سکتے اور اب جبکہ ہم نے مرنا ہی ہے تو تھوڑے سانس اور لینے دو اور چند باتیں اگر ہو جائیں تو اس میں کیا حرج ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دراصل زیادہ سے زیادہ وقت حاصل کرنا چاہتا تھا۔ گو اس نے اس دوران راڈز سے نجات حاصل کرنے کے لئے بہت سوچا تھا لیکن ابھی تک وہ کوئی ایسی ترکیب نہ سوچ سکا تھا جس سے وہ راڈز سے نجات حاصل کر سکتا۔

”اوہ نہیں۔ ایسا نہیں ہو سکتا۔ میں جلد سے جلد تم سے فوسٹر اور

مرجینا کی موت کا انتقام لینا چاہتا ہوں۔ بلکہ میں سوچ رہا ہوں کہ تم سب کی اپنے ساتھیوں کے ہاتھوں بوٹیاں اُڑا کر یہاں کتے لا کر چھوڑ دوں تاکہ وہ آج تمہاری لاشیں کھا کر اپنی بھوک مٹائیں اور میرے پاس زیادہ وقت نہیں ہے۔ مجھے ہارڈ ماسٹرز کے ہیڈ کوارٹر جانا ہے۔ میں نے ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کو کال کیا ہے۔ وہاں میری پورے گروپ سے پہلی میٹنگ ہے اور میں نہیں چاہتا کہ وہ میرا انتظار کر کے خود یہاں پہنچ جائیں کیونکہ میں نے سب سے یہی کہا ہے کہ تمہیں ہلاک کر دیا گیا ہے اس لئے اگر انہوں نے تمہیں زندہ دیکھ لیا تو یہ بات میرے لئے تباہ کن بھی ہو سکتی ہے۔ چلو ساتھیو۔ شروع ہو جاؤ“...... جاگوڈا نے پہلے عمران سے ور پھر آخر میں اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر انتہائی کرخت لہجے میں کہا تو اس کے ساتھی اٹھے اور خنجر لے کر بڑے جارحانہ اور سفاکانہ انداز میں ان کی طرف بڑھنا شروع ہو گئے۔ اسی لمحے جولیا کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

”رک جاؤ“...... جولیا نے حلق کے بل چیخ کر کہا اور اس کی آواز سنتے ہی عمران سمیت سب کی نظریں جولیا کی طرف اٹھ گئیں جو آخری کرسی پر موجود تھی۔ اس کا پورا جسم راڈز میں جکڑا ہوا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا یکلخت کسی ماہر بازی گر کی طرح اس کا جسم بجلی کی سی تیزی سے اوپر کو اٹھ کر آگے کی طرف جھکتا چلا گیا اور دوسرے لمحے وہ قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہو رہی

تھی کہ جاگوڈا اور جوڈی دونوں حرکت میں آ گئے۔

جاگوڈا نے بجلی کی سی تیزی سے جیب سے مشین پسٹل نکال لیا تھا جبکہ جوڈی نے جو جاگوڈا کی نسبت جولیا کی کرسی کے زیادہ قریب تھا اور اس کے ہاتھ میں تیز دھار خنجر تھا جولیا کے قلابازی کھا کر سیدھی کھڑی ہوتے ہی اس نے انتہائی پھرتی سے بازو کو حرکت دی اور خنجر اس کے ہاتھ سے نکل کر بجلی کی سی تیزی سے سیدھا جولیا کی طرف بڑھ گیا لیکن دوسرے لمحے ان سب کے چہروں پر یکلخت انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے جب انہوں نے خنجر کو جولیا کے پیر کی ٹھوکر کھا کر فضا میں بلند ہوتے اور پھر دوسرے لمحے جولیا کے ہاتھ میں آتے دیکھا۔

یہ واقعی جولیا کی بے پناہ مہارت تھی اس نے اچھل کر مخصوص انداز میں اپنی طرف آتے ہوئے خنجر کو اس انداز میں جوتی کی ٹھوکر ماری تھی کہ خنجر ہوا میں اچھلا اور گھومتا ہوا جیسے ہی نیچے آیا جولیا نے اچھل کر فوراً اس کا دستہ تھام لیا۔ یہ دیکھ کر عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی تھی کیونکہ اسے معلوم تھا کہ جولیا نے اس فن میں باقاعدہ مہارت حاصل کی ہوئی ہے اور پھر اس سے پہلے کہ کوئی حرکت میں آتا جولیا کا بازو گھوما اور دوسرے لمحے کمرہ یکلخت جاگوڈا کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ جولیا کے ہاتھ سے نکلنے والا خنجر جاگوڈا کے اس ہاتھ پر پڑا تھا جس میں اس نے مشین پسٹل سنبھالا ہوا تھا اور خنجر لگتے ہی مشین پسٹل جاگوڈا کے ہاتھ سے نکل

کر دور جا گرا تھا۔

اسی لمحے جولیا اچھل کر سائیڈ پر ہو گئی اور ایک خنجر ٹھیک اس کے قریب سے گزرتا چلا گیا۔ یہ خنجر راسکر نے پھینکا گیا تھا۔ جیسے ہی جاگوڈا کے حلق سے چیخ نکلی راسکر بجلی کی سی تیزی سے مڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جولیا پر خنجر کھینچ مارا۔ جولیا نے خنجر سے بچنے کے لئے چھلانگ لگائی تھی۔ جولیا سائیڈ میں ہوئی ہی تھی کہ تیسرے آدمی نے بھی بڑے ماہرانہ انداز میں اس پر خنجر مار دیا۔ جولیا نے اپنا جسم پلٹایا لیکن اس بار خنجر جولیا کے کاندھے سے رگڑ کھاتا ہوا گزرا اور جولیا جس نے اچھل کر بچنے کی کوشش کی تھی یکلخت اچھل کر سائیڈ پر جا گری۔ اس کے منہ سے ہلکی سی سسکاری نکل گئی۔ اس کے کاندھے سے خون کی دھار نکلی لیکن جولیا نیچے گرتے ہی یکلخت کسی سپرنگ کی طرح اچھلی اور اس سے پہلے کہ کوئی اور کچھ کرتا جولیا کسی کھلتے ہوئے طاقتور سپرنگ کی مانند جوڈی سے ٹکرائی اور وہ چیختا ہوا نیچے گر گیا۔

جولیا بھی اس سے ٹکرا کر نیچے گری لیکن اس کے جسم میں تو شاید بجلی سی بھر گئی تھی۔ وہ اس طرح اچھل کر کھڑی ہو گئی تھی جیسے فرش ربڑ کا بنا ہو اور اس ربڑ کے فرش نے پوری قوت سے اسے اوپر کی طرف دھکیل دیا ہو لیکن اسی لمحے جیگر نے بھاری بھرکم مکے کا بھرپور وار جولیا کی گردن پر کیا۔

اگر یہ وار درست طور پر پڑ جاتا تو یقیناً جولیا کی گردن کی ہڈی

ٹوٹ جاتی لیکن جولیا کے یکلخت اچھلنے کی وجہ سے جیگر کا وار اس کی گردن کی بجائے اس کے بازو پر پڑا اور جولیا کو ایک لمحے کے لئے تو یوں محسوس ہوا جیسے اس کے بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو لیکن دوسرے لمحے جیگر چیختا ہوا فضا میں بلند ہوا اور مشین پسٹل کی طرف دوڑتے ہوئے جاگوڈا سے ایک دھماکے سے جا ٹکرایا اور وہ دونوں بری طرح سے چیختے ہوئے ایک ساتھ نیچے گرے ہی تھے کہ اسی لمحے راسکر اور جوڈی دونوں نے بیک وقت مخالف سمتوں سے دوڑتے ہوئے اچانک جولیا پر پوری قوت سے چھلانگیں لگا دیں لیکن جولیا اب سنبھل چکی تھی اس لئے وہ بجلی کی سی تیزی سے اچھل کر ایک طرف ہٹ گئی اور وہ دونوں جو مخالف سمتوں سے جولیا پر چھلانگ لگا رہے تھے یکلخت پوری قوت کے ساتھ ایک دوسرے سے ٹکرا گئے اور ان دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے کمرے کی فضا گونج اٹھی۔

جولیا جس طرف ہٹ کر آئی تھی اس طرف راسکر کے ہاتھ سے نکل جانے والا خنجر پڑا تھا اور پھر اس سے پہلے کہ وہ چاروں سنبھلتے جولیا نے جمپ لگائی اور نیچے گرتے ہی اس نے یکلخت خنجر اٹھایا اور جمناسٹک کا بہترین مظاہرہ کرتی ہوئی اٹھ کر کھڑی ہو گئی اور پھر کمرے میں ان چاروں کے حلق سے نکلنے والی چیخیں گونجنے لگیں۔ گو وہ چاروں تیز، پھرتیلے اور مارشل آرٹ میں ماہر تھے لیکن جولیا کے جسم میں بھی پارہ دوڑنے لگ گیا تھا اور پھر چند لمحوں میں ہی وہ

چاروں فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے دکھائی دے رہے تھے۔ جولیا نے ان پر جس تیزی پھرتی اور مہارت سے خنجروں کے وار کئے تھے۔ ان کے لباس پھٹ گئے تھے اور ان کے جسموں سے خون نکل رہا تھا۔ جولیا نے خنجر ایک طرف پھینکا اور دوڑ کر اس نے جاگوڈا کے ہاتھ سے نکل جانے والا مشین پسٹل جھپٹ لیا۔ اس سے پہلے کہ عمران اسے روکتا یکلخت کمرہ مشین پسٹل کی فائرنگ سے گونج اٹھا اور دیکھتے ہی دیکھتے وہ چاروں افراد بے ہوشی کے عالم میں ہی ہلاک ہو گئے۔

”اوہ۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ تمہیں انہیں ہلاک نہیں کرنا چاہئے تھا جولیا“...... عمران نے تاسف بھرے لہجے میں کہا۔

”سوری عمران۔ یہ بہت خطرناک تھے۔ ان کا خاتمہ ضروری تھا“...... جولیا نے ٹریگر سے انگلی ہٹا کر زور زور سے سانس لیتے ہوئے کہا۔

”مس جولیا درست کہہ رہی ہیں عمران صاحب ۔ اگر یہ ہوش میں آ جاتے تو ایک بار پھر مسئلہ بن جاتا“...... صدیقی نے جولیا کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

”تم کہتے ہو تو مان لیتا ہوں بھائی۔ اب میں اور کہہ بھی کیا سکتا ہوں۔ تم نے واقعی ہمت کی ہے جولیا۔ ویل ڈن۔ ریئلی ویل ڈن“...... عمران نے کہا تو اپنی تعریف سن کر جولیا کا چہرہ فرط و انبساط سے کھلتا چلا گیا۔

''اب تو مجھے واقعی کسی لڑکی سے سوچ سمجھ کر ہی شادی کرنی پڑے گی۔ کیونکہ تم نے جس طرح سے ان چاروں کو چاروں بلکہ آٹھوں شانے چت کیا ہے میں تو تمہارا ایک ہاتھ بھی برداشت نہیں کر سکوں گا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو سب کے چہروں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔

دروازے پر دستک کی آواز سن کر ہارڈ ماسٹرز کا چیف کرنل ڈارسن چونک کر سیدھا ہوا کیونکہ اس طرح بغیر کسی اطلاع کے کسی کا بھی اس کے دفتر میں آنا خلاف معمول بات تھی۔

''یس۔ کم اِن''...... کرنل ڈارسن نے اونچی آواز میں کہا۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔ اس نوجوان کا چہرہ دیکھ کر کرنل ڈارسن چونک پڑا کیونکہ اس کے چہرے پر خوف اور الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اور اس کا چہرہ لٹکا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

''کیا بات ہے اسٹارک۔ تمہارا منہ کیوں اترا ہوا ہے''...... کرنل ڈارسن نے چونکتے ہوئے کہا۔

''چیف۔ مرجینا کی طرح جاگوڈا بھی ہلاک ہو گیا ہے''۔ نوجوان جو اس کا نائب اسٹارک تھا نے بڑے افسردہ سے لہجے میں کہا تو کرنل ڈارسن بری طرح سے اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو"...... کرنل ڈراسن نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ جاگوڈا بھی ہلاک ہو چکا ہے"...... اسٹارک نے کہا۔

"لیکن کیسے۔ اس نے تو کہا تھا کہ اس نے پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ان کی لاشیں برقی بھٹی میں جلوا رہا ہے پھر اسے کس نے ہلاک کیا اور کیوں"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"اسے ہلاک کرنے والے وہی پاکیشیائی ایجنٹ ہیں چیف۔ وہ اپنے ہی سپیشل پوائنٹ پر ہلاک ہوا ہے۔ جب آپ نے اسے ٹاپ ایجنٹ بنایا تو اس نے مارج کو کال کر کے تمام ایجنٹوں کی میٹنگ بلائی تھی۔ مارج نے اس کے کہنے پر ایجنٹوں کو کال کر کے میٹنگ روم میں بلا لیا۔ سب وہاں پہنچ گئے لیکن کافی دیر گزرنے کے باوجود جاگوڈا وہاں نہ پہنچا تو مارج نے اسے پھر کال کیا لیکن جاگوڈا کی طرف سے کوئی جواب نہ ملا۔ مارج نے کچھ دیر اور انتظار کیا پھر اس نے ڈیوڈ اور شمرون کو جاگوڈا کے سپیشل پوائنٹ پر بھیج دیا تاکہ وہاں کے حالات معلوم ہو سکیں۔ ڈیوڈ اور شمرون وہاں پہنچے تو انہیں وہاں مرجینا، جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں ملیں۔ مرجینا کی ریڑھ کی ہڈی کے مہرے ٹوٹے ہوئے تھے جیسے کسی نے اس سے فائٹ کر کے باقاعدہ اس کی کمر کی ہڈی توڑ دی ہو۔ جبکہ جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کا بھی وہاں مقابلہ ہوا تھا اور انہیں خنجروں سے

مارا گیا تھا اور پھر شاید ان کی لاشوں پر گولیاں برسائی گئی تھیں۔ ڈیوڈ نے جب مجھے اطلاع دی تو میں خود بھی سپیشل پوائنٹ پر پہنچ گیا اور پھر سب کی لاشیں میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ وہاں کیا ہوا تھا کیسے ہوا تھا۔ مرجینا، جاگوڈا اور اس کے ساتھی کیسے ہلاک ہوئے تھے اس کے بارے میں مجھے کوئی سراغ نہ مل رہا تھا پھر مجھے اچانک مرجینا کے جسم میں لگی ہوئی اس ڈیوائس کا خیال آیا جو اس کے ہلاک ہوتے ہی آف ہو گئی تھی لیکن چیف اس ڈیوائس میں یہ خصوصیت تھی کہ وہ صرف اس انسان کی زندگی ختم ہونے پر ہی آف ہوتی ہے اور آف ہونے کے بعد اس کا مانیٹرنگ سسٹم آن ہو جاتا ہے اور پھر اس ڈیوائس سے نہ صرف مخصوص سرچنگ ریز نکلنا شروع ہو جاتی ہیں بلکہ مخصوص دائرے میں ہونے والے واقعات کی آٹو میٹک ریکارڈنگ بھی شروع ہو جاتی ہے۔ اگر وہ چپ ہمیں مل جائے تو ہم اسے ڈسپلے مشین پر ڈال کر وہاں ہونے والی ریکارڈنگ چیک کر سکتے ہیں چنانچہ میں فوری طور پر مرجینا کی لاش ہیڈ کوارٹر لے آیا اور پھر میں نے اس کا آپریشن کر کے اس کے کاندھے میں چھپی ہوئی ڈیوائس نکال لی۔ اس چپ کو میں نے ڈسپلے مشین میں ڈال کر چیک کیا تو ڈیوائس آن تھی اور اس نے مرجینا کے ہلاک ہونے کے بعد آٹو ریکارڈنگ بھی کی تھی۔ اس ریکارڈنگ سے مجھے ساری حقیقت کا پتہ چل گیا کہ جاگوڈا اپنے ساتھیوں کے ساتھ سپیشل پوائنٹ پر کیسے آیا تھا اور پھر وہاں کیا ہوا تھا"...... اسٹارک

نے کہا اور پھر اس نے سپیشل پوائنٹ پر جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ راڈز والی کرسیوں پر جکڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے درمیان ہونے والی بات چیت اور سوئس نژاد لڑکی سے ہونے والی فائٹ اور پھر جاگوڈا اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی ساری تفصیل بتا دی۔ جسے سن کر کرنل ڈارسن کا منہ حیرت سے کھلے کا کھلا رہ گیا۔

"اس اکیلی لڑکی نے جاگوڈا اور اس کے تین طاقتور ساتھیوں سے فائٹ کر کے انہیں ہلاک کیا ہے۔ سیڈ۔ رئیلی سیڈ۔ کیا جاگوڈا اور اس کے ساتھی اتنے ہی کمزور تھے جو ایک لڑکی کا مقابلہ بھی نہ کر سکے اور اس جاگوڈا نے مجھے غلط رپورٹ دی تھی کہ اس نے مرجینا کی ہلاکت کا بدلہ لے لیا ہے اور پاکیشیائی ایجنٹوں کو ہلاک کر دیا ہے۔ اس نے جھوٹ بول کر مجھ سے ٹاپ ایجنٹ کا عہدہ حاصل کیا تھا۔ یہ تو دھوکہ ہے سراسر دھوکہ"...... کرنل ڈارسن نے ساری تفصیل سن کر انتہائی غصیلے لہجے میں کہا۔

"یس چیف۔ وہ ایک کرمنل مائنڈ انسان تھا۔ میں آپ کو اسے ٹاپ ایجنٹ بنانے سے روکنا چاہتا تھا لیکن چونکہ آپ فیصلہ کر چکے تھے اس لئے مجھ میں اتنی ہمت نہ تھی کہ میں آپ کے فیصلے کے خلاف کوئی بات کرتا"...... اسٹارک نے کہا۔

"مجھ سے غلطی ہوئی جو میں جاگوڈا کی باتوں کو سچ مان بیٹھا اور اب اس کی وجہ سے پاکیشیائی ایجنٹ وہاں سے نکلنے میں کامیاب ہو

گئے ہیں۔ اب نجانے وہ کہاں ہوں۔ وہ اسی طرح سے آزاد رہے تو پھر وہ تو آسانی سے فیکٹری میں پہنچ جائیں گے۔ اب ان سے فیکٹری کو تباہی سے کون بچائے گا۔ کیسے بچائے گا"...... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے فوری طور پر مسلح ایجنٹوں کا گروپ فیکٹری کے گرد پھیلا دیا ہے۔ اس وقت اس علاقے میں ہر طرف ہمارے آدمی پھیلے ہوئے ہیں۔ میں نے انہیں حکم دے دیا ہے کہ اس طرف جو بھی آئے اسے بغیر کوئی وارننگ دیئے ہلاک کر دیا جائے۔ وہ پاکیشیائی ایجنٹ ہیں یا کوئی اور اس کا فیصلہ بعد میں انکوائری کر کے کیا جائے گا"...... اسٹارک نے کہا۔

"یہ تم نے بہت اچھا کیا ہے جو ایجنٹوں کو فیکٹری کی حفاظت کے لئے بھیج دیا ہے لیکن اس کے باوجود میں متفکر ہوں۔ عمران واقعی دنیا کا خطرناک ترین انسان ہے۔ ایسا نہ ہو کہ وہ ہمارے ایجنٹوں کا خاتمہ کر دے اور فیکٹری میں داخل ہو جائے"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"نو چیف۔ اس کا امکان نہیں ہے۔ عمران اور اس کے ساتھیوں نے جو میک اپ کئے ہیں۔ ڈیوائس میں ان کے چہرے بھی ریکارڈ ہو چکے ہیں۔ میں نے باقی ایجنٹوں کو پورے منگرات اور کارزا میں پھیلا دیا ہے۔ جلد ہی وہ ان تک پہنچ جائیں گے اور انہیں دیکھتے ہی گولیاں مار کر ہلاک کر دیا جائے گا۔ اس بار ان کا زندہ بچنا ناممکن

ہے چیف"...... اسٹارک نے کہا۔

"ایسا ہی دعویٰ مرجینا اور جاگوڈا نے بھی کیا تھا لیکن ان کا انجام کیا ہوا۔ مجھے اب کسی پر بھروسہ نہیں ہے۔ اب مجھے خود عمران کے خاتمے کے لئے میدان میں آنا پڑے گا۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے چیف اگر آپ اجازت دیں تو"...... اسٹارک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

"کیا تجویز ہے۔ بولو"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"چیف۔ اگر آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ فیکٹری میں چلے جائیں۔ فیکٹری کے ایک حصے میں فیکٹری کی حفاظت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی مشینری موجود ہے۔ اگر فیکٹری کی ان مشینوں کو کنٹرول کیا جائے تو وہاں بیٹھ کر بیس میل کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کو ایک لمحے میں فنا کیا جا سکتا ہے"...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈراسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"گڈ آئیڈیا۔ یہ زیادہ مناسب ہے البتہ پھر ان لوگوں کو اس ایریے میں آنے کی کھلی چھوٹ دینی پڑے گی تاکہ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں ہم اندر بیٹھ کر خصوصی مشینری کے ذریعے ان کا خاتمہ کر سکیں۔ اس کے لئے مجھے فیکٹری کے ساتھ ملحقہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رے مورگن سے بھی بات کرنی پڑے گی کیونکہ

میرے کہنے پر انہوں نے لیبارٹری اور فیکٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر رکھا ہے۔ جب تک میں ان سے بات نہ کروں گا وہ کوئی بھی وے اوپن نہیں کریں گے۔ وہاں جانے کے لئے مجھے ان سے کہہ کر تھرڈ وے کھلوانا پڑے گا جو اس پہاڑی علاقے سے تیس کلو میٹر دور ہے اور ڈائریکٹ سرنگ کے ذریعے اندر تک جاتا ہے"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"تو پھر آپ یہیں سے ڈاکٹر رے مورگن سے بات کر لیں اور ان سے تھرڈ وے کھلوا لیں اور وہاں پہنچ جائیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو مجھے بھی ساتھ لے لیں کیونکہ میں حفاظتی سسٹم کی مشینوں کو آپریٹ کرنا جانتا ہوں۔ میں ان مشینوں کے ذریعے ہر طرف سرچنگ بھی کروں گا اور عمران اور اس کے ساتھی یا کوئی بھی مجھے وہاں دکھائی دیا تو میں اسے آسانی سے ہٹ بھی کر دوں گا۔ ویسے بھی تھرڈ وے اس علاقے سے ہٹ کر بہت دور ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھی نہیں پہنچ سکتے"...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے سامنے پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ وہ لیبارٹری اور فیکٹری کے انچارج ڈاکٹر رے مورگن سے بات کرنا چاہتا تھا۔

ہے چیف''...... اسٹارک نے کہا۔

''ایسا ہی دعویٰ مرجینا اور جاگوڈا نے بھی کیا تھا لیکن ان کا انجام کیا ہوا۔ مجھے اب کسی پر بھروسہ نہیں ہے۔ اب مجھے خود عمران کے خاتمے کے لئے میدان میں آنا پڑے گا۔ اس کے سوا کوئی صورت نہیں ہے''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''میرے ذہن میں ایک اور تجویز ہے چیف اگر آپ اجازت دیں تو''...... اسٹارک نے ڈرتے ڈرتے کہا۔

''کیا تجویز ہے۔ بولو''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''چیف۔ اگر آپ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنا چاہتے ہیں تو پھر آپ فیکٹری میں چلے جائیں۔ فیکٹری کے ایک حصے میں فیکٹری کی حفاظت کے تحفظ کے لئے ہر قسم کی مشینری موجود ہے۔ اگر فیکٹری کی ان مشینوں کو کنٹرول کیا جائے تو وہاں بیٹھ کر بیس میل کے دائرے میں آنے والی ہر چیز کو ایک لمحے میں فنا کیا جا سکتا ہے''...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈراسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''گڈ آئیڈیا۔ یہ زیادہ مناسب ہے البتہ پھر ان لوگوں کو اس ایریے میں آنے کی کھلی چھوٹ دینی پڑے گی تاکہ جیسے ہی وہ وہاں پہنچیں ہم اندر بیٹھ کر خصوصی مشینری کے ذریعے ان کا خاتمہ کر سکیں۔ اس کے لئے مجھے فیکٹری کے ساتھ ملحقہ لیبارٹری کے انچارج ڈاکٹر رے مورگن سے بھی بات کرنی پڑے گی کیونکہ

میرے کہنے پر انہوں نے لیبارٹری اور فیکٹری کو مکمل طور پر سیلڈ کر رکھا ہے۔ جب تک میں ان سے بات نہ کروں گا وہ کوئی بھی دے اوپن نہیں کریں گے۔ وہاں جانے کے لئے مجھے ان سے کہہ کر تھرڈ وے کھلوانا پڑے گا جو اس پہاڑی علاقے سے تیس کلو میٹر دور ہے اور ڈائریکٹ سرنگ کے ذریعے اندر تک جاتا ہے''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''تو پھر آپ یہیں سے ڈاکٹر رے مورگن سے بات کر لیں اور ان سے تھرڈ وے کھلوا لیں اور وہاں پہنچ جائیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو مجھے بھی ساتھ لے لیں کیونکہ میں حفاظتی سسٹم کی مشینوں کو آپریٹ کرنا جانتا ہوں۔ میں ان مشینوں کے ذریعے ہر طرف سرچنگ بھی کروں گا اور عمران اور اس کے ساتھی یا کوئی بھی مجھے وہاں دکھائی دیا تو میں اسے آسانی سے ہٹ بھی کر دوں گا۔ ویسے بھی تھرڈ وے اس علاقے سے ہٹ کر بہت دور ہے جہاں عمران اور اس کے ساتھی نہیں پہنچ سکتے''...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا پھر اس نے سامنے پڑے فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر پریس کرنے لگا۔ وہ لیبارٹری اور فیکٹری کے انچارج ڈاکٹر رے مورگن سے بات کرنا چاہتا تھا۔

عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس وقت زاٹان کے شہر لوکا سا کے ایک پوش علاقے کی ایک رہائش گاہ میں موجود تھا۔ اس رہائش گاہ میں چند ملازمین اور چند مسلح افراد بے ہوش پڑے ہوئے تھے اور عمران کے ساتھی ان سب کو اٹھا کر ایک کمرے میں ڈال کر باندھ رہے تھے۔

اس رہائش گاہ میں انہیں ایک نوجوان لڑکی بھی ملی تھی جسے عمران کے کہنے کے مطابق انہوں نے ایک الگ کمرے میں ایک کرسی پر رسیوں سے مضبوطی کے ساتھ باندھ دیا تھا۔ لڑکی کا سر ڈھلکا ہوا تھا اور وہ بے ہوش تھی۔ عمران اور جولیا اس بے ہوش ہونے والی لڑکی کے سامنے کرسیوں پر بیٹھے اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہے ہو۔

وہ کارزا سے نکل کر اس پہاڑی علاقے کی طرف گئے تھے جہاں ریے فیکٹری موجود تھی لیکن وہاں پہنچتے ہی انہیں ہر طرف مسلح

افراد کی فوج دکھائی دی۔ ان افراد کی تعداد بہت زیادہ تو نہیں تھی لیکن عمران جانتا تھا کہ اس نے اور اس کے ساتھیوں نے اگر اس غار جس کے راستے فیکٹری میں شراب سپلائی کی جاتی ہے میں جانے کی کوشش کی تو اس کے لئے اور اس کے ساتھیوں کے لئے بے حد مشکلات پیدا ہو سکتی ہیں۔ اس کے خیال کے مطابق اول تو فیکٹری کے اس راستے کو سیلڈ کر دیا ہو گا۔ دوسرا مسئلہ یہ بھی ہو سکتا تھا کہ اس غار کے راستے میں ٹریپ بچھا دیئے گئے ہوں۔ وہاں ایسے بم بھی لگائے جا سکتے تھے جو ریموٹ کنٹرولڈ ہوں اور اس غار پر فیکٹری سے نظر رکھی جا رہی ہو اور جیسے ہی وہ اس غار میں داخل ہوں اس غار کو ریموٹ کنٹرول بموں سے اڑا دیا جائے۔ ایسی صورت میں ظاہر ہے وہ ہمیشہ کے لئے اس غار کے ملبے میں دفن ہو جاتے۔ فیکٹری تک پہنچنے کا یہی ایک راستہ تھا جس کے بارے میں عمران کو علم تھا۔ اس راسے میں خطرہ زیادہ تھا اس لئے عمران نے سوچا تھا کہ بجائے اس راستے کے فیکٹری میں داخل ہونے کے وہ کوئی اور راستہ اپنائے اور کوئی ایسی پلاننگ کرے کہ وہ بغیر کسی چیکنگ کے فیکٹری پہنچ جائے۔ اس نے کارزا میں ایک بار پھر ریڈ کارٹر سے مائیکل بن کر بات کی تھی اور اسے مزید دولت کا لالچ دیا تھا۔ ریڈ کارٹر دولت کے لالچ میں آ گیا تھا۔ عمران نے جب ریے میزائل کے موجد ڈاکٹر ریے مورگن کے بارے میں پوچھا تو ریڈ کارٹر نے اس بات کا اقرار کر لیا تھا کہ ڈاکٹر ریے مورگن ہی اس

فساد کی جڑ ہے اور اسی نے ان پہاڑیوں میں خفیہ فیکٹری اور لیبارٹری بنائی ہوئی ہے اور وہی اس لیبارٹری اور فیکٹری کا انچارج ہے۔ ریڈ کارٹر کی معلومات کے مطابق ڈاکٹر رے مورگن کا زیادہ وقت اسی لیبارٹری اور فیکٹری میں ہی گزرتا تھا اور وہ کئی کئی ماہ بعد وہاں سے نکلتا تھا۔ عمران نے جب اس سے ڈاکٹر رے مورگن کے بارے میں تفصیلات حاصل کیں تو اس نے اسے بتایا کہ ڈاکٹر رے مورگن کی بیوی ایک روڈ ایکسیڈنٹ میں ہلاک ہو چکی ہے البتہ اس کی ایک بیٹی ہے جو شادی شدہ ہے اور وہ اپنے شوہر کے ساتھ لوکاسا کے ایک پوش علاقے میں رہتی ہے۔ اس کا نام لوسیا ہے اور وہ رہائش گاہ میں اپنے ملازمین کے ساتھ رہتی ہے کیونکہ اس کا شوہر عموماً بزنس ٹورز پر رہتا ہے۔ عمران کے پوچھنے پر ریڈ کارٹر نے اسے لوسیا کی رہائش گاہ کا ایڈریس بھی بتا دیا تھا اور اسے یہ بھی بتا دیا تھا کہ ان دنوں لوسیا اپنی رہائش گاہ میں چند ملازمین کے ساتھ اکیلی ہے اور اس کا شوہر ایک بزنس ٹور پر ایکریمیا گیا ہوا ہے۔

ریڈ کارٹر نے عمران کو یہ بھی بتایا تھا کہ لوسیا ہی ایک ایسی لڑکی ہے جو اپنے باپ سے ملنے کے لئے اس کی لیبارٹری میں آ جا سکتی ہے۔ وہ منگرات والے راستے سے نہیں بلکہ لوکاسا میں موجود کسی دوسرے راستے سے لیبارٹری میں جاتی ہے اور کئی کئی روز ڈاکٹر رے مورگن کے ساتھ رہتی ہے اور پھر وہ واپس آ جاتی ہے۔ ریڈ کارٹر لاکھ کوششوں کے باوجود لوکاسا میں موجود خفیہ لیبارٹری اور

فیکٹری کے راستے کے بارے میں پتہ نہ لگا سکا تھا اس لئے عمران کے بے پناہ دولت کا لالچ دینے کے باوجود اس نے لوکاسا کے اس خفیہ راستے کے بارے میں نہ بتایا تھا جو ڈائریکٹ لیبارٹری اور فیکٹری تک جاتا ہے۔

عمران نے جولیا اور اپنے دوسرے ساتھیوں سے صلاح مشورے کئے تھے۔ ان کے خیال کے مطابق بھی منگرات کی غار کا راستہ ایسا نہ تھا جسے کھولا یا پھر اس کے ذریعے فیکٹری اور لیبارٹری تک پہنچا جا سکتا ہو۔ ان سب کے خیال کے مطابق اس راستے کو قطعی طور پر سیلڈ کر دیا گیا ہو گا جسے اوپن کرنا مشکل ثابت ہو سکتا ہے۔ کئی گھنٹے ڈسکس کرنے کے بعد عمران اور اس کے ساتھی اس نتیجے پر پہنچے تھے کہ انہیں ڈاکٹر رے مورگن تک پہنچنے کے لئے اس کی بیٹی لوسیا کی ہی مدد لینی ہو گی اور اس سے اس راستے کے بارے میں پوچھنا ہو گا جو لوکاسا سے ڈائریکٹ فیکٹری اور لیبارٹری تک جاتا ہے۔ ظاہر ہے ہارڈ ماسٹرز کے ایجنٹوں کا سارا دھیان منگرات کی طرف ہو گا اس لئے وہ انہیں ڈاج دے کر لوکاسا کے خفیہ راستے سے لیبارٹری اور فیکٹری تک پہنچ سکتے تھے اور اس میں رسک بھی کم تھا اس لئے عمران نے اپنے ساتھیوں کو لیا اور نئے میک اپ کر کے کارزا سے نکل کر لوکاسا پہنچ گیا۔ ریڈ کارٹر کے بتائے ہوئے پتے پر پہنچنے میں انہیں زیادہ تگ و دو نہ کرنی پڑی تھی۔ وہ ایکریمین سیاحوں کے روپ میں گھومتے گھماتے اس رہائش گاہ تک پہنچے اور

پھر انہوں نے رات کے وقت اس رہائش گاہ کے عقب میں پہنچ کر رہائش گاہ میں پانچ بے ہوش کر دینے والی گیس کے کیپسول فائر کر دیئے جس کے نتیجے میں رہائش گاہ کے اندر موجود تمام افراد بے ہوش ہو گئے۔ عمران اور اس کے ساتھی پندرہ منٹ باہر رکنے کے بعد جب گیس کا اثر زائل ہو گیا تو عقبی دیوار کے ساتھ موجود ایک درخت پر چڑھ کر رہائش گاہ کے اندر پہنچ گئے۔

انہوں نے رہائش گاہ کا جائزہ لیا۔ رہائش گاہ میں لوسیا نامی لڑکی کے ساتھ دس ملازمین اور چار گارڈز بھی موجود تھے۔ وہ سب ہی گیس کے اثر سے بے ہوش ہو گئے تھے۔ لوسیا کو الگ کمرے میں کرسی پر بندھوا کر عمران نے باقی سب کو دوسرے کمرے میں بندھوا کر وہ کمرہ بند کر دیا تھا۔ رہائش گاہ کے باہر ایک گارڈ موجود تھا جو بے ہوش ہونے والی گیس کے اثر سے بچ گیا تھا لیکن اسے خاور باہر جا کر بے ہوش کر کے اندر لے آیا تھا اور اسے بھی باقی افراد کے ساتھ باندھ کر کمرے میں بند کر دیا گیا تھا۔ اب عمران اور جولیا، لوسیا کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

''کیا بات ہے۔ تم اسے ابھی تک ہوش میں کیوں نہیں لا رہے ہو''...... جولیا جو اتنی دیر سے خاموش بیٹھی ہوئی تھی نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اتنی بھی کیا جلدی ہے۔ گیس کا اثر آدھے گھنٹے سے زیادہ کا نہیں ہے۔ ابھی کچھ ہی دیر میں اسے خود ہی ہوش آ جائے گا''......

عمران نے کہا۔ اسی لمحے خاور اندر داخل ہوا۔

''کیا ہوا''...... عمران نے پوچھا۔

''ہم نے سب کو رسیوں سے باندھ کر ایک کمرے میں بند کر دیا ہے اور آپ کے کہنے پر ان سب کو طویل مدت تک بے ہوش رہنے کے انجکشن بھی لگا دیئے ہیں۔ اب دس سے بارہ گھنٹے پہلے ان میں سے کسی کو ہوش نہیں آئے گا''...... خاور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ نعمانی اور صدیقی کہاں ہیں''...... عمران نے پوچھا۔

''وہ چھت پر ہیں اور سڑک کی نگرانی کر رہے ہیں تاکہ اگر اس طرف کوئی آئے تو اسے کور کیا جا سکے''...... خاور نے کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تم بھی جا کر باہر گھومو پھرو۔ ابھی اس محترمہ کو ہوش نہیں آیا۔ جب ہوش آئے گا تب ہم اس سے بات کریں گے اور پھر دیکھتے ہیں کہ یہ ہمیں فیکٹری اور لیبارٹری تک جانے کا راستہ بتاتی ہے یا نہیں''...... عمران نے کہا تو خاور نے اثبات میں سر ہلایا اور مڑ کر واپس چلا گیا۔

''تم یہاں بیٹھی کیا کر رہی ہو۔ یہ رہائش گاہ ہے۔ یہاں یقیناً کچن بھی ہو گا۔ کچن میں ریفریجریٹر بھی ہو گا جس میں دودھ مل سکتا ہے۔ اس کے علاوہ کچن میں چینی اور کافی بھی ہو گی''۔ عمران نے کہا۔

''تو صاف بولو کہ تم کافی پینا چاہتے ہو۔ بات اس طرح

گھمانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر میں بغیر گھمائے کہتا تو تم نے کڑوی چائے بنا لانی تھی جسے پی کر ظاہر ہے میں نے بھی تمہاری طرح ایسے ہی منہ بناتا جیسے تم بنا رہی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

''تم واقعی نہیں سدھر سکتے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''اپنے بھائی کو منا لو تو ہو سکتا ہے سدھر ہی جاؤں''...... عمران نے کہا۔

''بھائی کو منا لوں۔ کیا مطلب۔ کس بھائی کی بات کر رہے ہو۔ میرے تو بہت سے بھائی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''باقی سب بھائی تو پہلے ہی مانے ہوئے ہیں ایک ہی بھائی ہے جو مانے نہیں مانتا اور خواہ مخواہ کا ہمارے درمیان کباب کی ہڈی بنا رہتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو تم تنویر کی بات کر رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اچھی بہن ہو۔ کم از کم اپنے سب بھائیوں کے نام تو جانتی ہو''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''اس کے ماننے نہ ماننے سے تمہارے سدھرنے کا کیا تعلق ہے''...... جولیا نے جیسے اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بیویاں ایسی ہوتی ہیں جو خود ہی شوہروں کو سدھار لیتی

ہیں اور کچھ بیویاں شوہر کو راہ راست پر لانے یا اپنے حکم کا غلام بنانے کے لئے اپنے شیر جوان بھائیوں کا سہارا لیتی ہیں جن کے سامنے شوہر بے چارہ دم بھی نہیں مار سکتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو سدھار لیتا ہے۔ ایسی بیویاں اپنے شوہروں کو ڈرانے والے بھائیوں کا رعب دیتی ہیں اور شوہر بے چارے بندہ مار قسم کے بھائیوں کا نام سنتے ہی سدھر بھی جاتے ہیں اور کبھی کبھی دنیا سے بھی سدھار جاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تمہیں سدھارنے کے لئے تو واقعی ایسے ہی بھائی ہونے چاہئیں یا تو وہ تمہیں سدھار لیں گے یا پھر تم دنیا سے ہی سدھار جاؤ گے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ جولیا نے بڑی کاٹ دار بات کی تھی۔ جولیا مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کافی کے دو کپ بنا لائی۔ اس نے ایک کپ عمران کو دیا اور دوسرا کپ لے کر دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر وہ کافی کے سپ لینے لگی۔

''باقی ساتھیوں کو بھی کافی بنا دیتی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پانچ کپ بنائے تھے۔ انہیں بھی دے آئی ہوں''۔ جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کافی سپ کرنے لگا۔ پھر اس نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر کپ سامنے میز پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے لوسیا کے منہ سے کراہ کی آواز سنائی دی تو وہ

گھمانے کی کیا ضرورت ہے''...... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اگر میں بغیر گھمائے کہتا تو تم نے کڑوی چائے بنا لانی تھی جسے پی کر ظاہر ہے میں نے بھی تمہاری طرح ایسے ہی منہ بناتا جیسے تم بنا رہی ہو''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو جولیا نہ چاہتے ہوئے بھی مسکرا دی۔

''تم واقعی نہیں سدھر سکتے''...... جولیا نے ایک طویل سانس لے کر اٹھتے ہوئے کہا۔

''اپنے بھائی کو منا لو تو ہو سکتا ہے سدھر ہی جاؤں''...... عمران نے کہا۔

''بھائی کو منا لوں۔ کیا مطلب۔ کس بھائی کی بات کر رہے ہو۔ میرے تو بہت سے بھائی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''باقی سب بھائی تو پہلے ہی مانے ہوئے ہیں ایک ہی بھائی ہے جو مانے نہیں مانتا اور خواہ مخواہ کا ہمارے درمیان کباب کی ہڈی بنا رہتا ہے''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔

''تو تم تنویر کی بات کر رہے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''اچھی بہن ہو۔ کم از کم اپنے سب بھائیوں کے نام تو جانتی ہو''...... عمران نے کہا تو جولیا ایک بار پھر ہنس پڑی۔

''اس کے ماننے نہ ماننے سے تمہارے سدھرنے کا کیا تعلق ہے''...... جولیا نے جیسے اس کی باتوں میں دلچسپی لیتے ہوئے کہا۔

''کچھ بیویاں ایسی ہوتی ہیں جو خود ہی شوہروں کو سدھار لیتی

ہیں اور کچھ بیویاں شوہر کو راہ راست پر لانے یا اپنے حکم کا غلام بنانے کے لئے اپنے شیر جوان بھائیوں کا سہارا لیتی ہیں جن کے سامنے شوہر بے چارہ دم بھی نہیں مار سکتا ہے اور نہ چاہتے ہوئے بھی خود کو سدھار لیتا ہے۔ ایسی بیویاں اپنے شوہروں کو ڈرانے والے بھائیوں کا رعب دیتی ہیں اور شوہر بے چارے بندہ مار قسم کے بھائیوں کا نام سنتے ہی سدھر بھی جاتے ہیں اور کبھی کبھی دنیا سے بھی سدھار جاتے ہیں''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''تمہیں سدھارنے کے لئے تو واقعی ایسے ہی بھائی ہونے چاہئیں یا تو وہ تمہیں سدھار لیں گے یا پھر تم دنیا سے ہی سدھار جاؤ گے''...... جولیا نے کہا تو عمران بے اختیار اپنے سر پر ہاتھ پھیر کر رہ گیا۔ جولیا نے بڑی کاٹ دار بات کی تھی۔ جولیا مسکراتی ہوئی کمرے سے نکل گئی۔ تھوڑی دیر کے بعد وہ کافی کے دو کپ بنا لائی۔ اس نے ایک کپ عمران کو دیا اور دوسرا کپ لے کر دوسری کرسی پر بیٹھ گئی اور پھر وہ کافی کے سپ لینے لگی۔

''باقی ساتھیوں کو بھی کافی بنا دیتی''...... عمران نے کہا۔

''میں نے پانچ کپ بنائے تھے۔ انہیں بھی دے آئی ہوں''۔ جولیا نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور کافی سپ کرنے لگا۔ پھر اس نے کافی کا آخری گھونٹ لے کر کپ سامنے میز پر رکھا ہی تھا کہ اسی لمحے لوسیا کے منہ سے کراہ کی آواز سنائی دی تو وہ

چونک کر اس کی طرف دیکھنے لگا۔

لوسیا کے جسم میں حرکت ہو رہی تھی وہ ہوش میں آنے کے عمل سے گزر رہی تھی۔ کچھ ہی دیر میں اس کی آنکھیں کھل گئیں۔ ہوش میں آتے ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن دوسرے لمحے اسے معلوم ہو گیا کہ وہ کرسی پر بندھی ہوئی ہے۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ مجھے کس نے باندھا ہے اور تم۔ کون ہو تم اور یہاں کیا کر رہے ہو۔ یہ۔ یہ۔ یہ تو میرا گھر ہے''...... لوسیا نے ہوش میں آتے ہی عمران اور جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

''یس مادام لوسیا۔ یہ تمہارا ہی گھر ہے اور ہم ہی تمہارے گھر میں بن بلائے مہمانوں کی طرح آئے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تم میرا نام کیسے جانتے ہو۔ کون ہو تم۔ ریمنڈ، جیری، کلایا، روجر کہاں ہو تم سب''...... لوسیا نے پہلے عمران سے کہا اور پھر اس نے چیخ چیخ کر اپنے ملازمین کو آوازیں دینا شروع کر دی۔

''یہ اگر تمہارے ملازمین اور اس رہائش گاہ کے گارڈز کے نام ہیں تو ان میں سے کوئی تمہاری آواز نہیں سنے گا''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں سنے گا۔ میری آواز نہیں سنے گا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔ وہ بہرے تو نہیں ہیں جو میری آواز نہیں سنیں گے۔

جیری، کلایا''...... اس نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور ایک بار پھر اپنے ملازمین کو آوازیں دینے لگی۔

''وہ سب ہلاک ہو چکے ہیں''...... عمران نے اس کی طرف دیکھ کر سپاٹ لہجے میں کہا تو لوسیا بری طرح سے چونک پڑی۔ اس کی آنکھیں پھیل گئیں اور اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات نمودار ہو گئے۔

''سب ہلاک ہو گئے ہیں۔ یہ۔ یہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ کیسے ہلاک ہو گئے ہیں وہ سب۔ کس نے کیا ہے انہیں ہلاک اور کیوں کیا ہے انہیں ہلاک''...... لوسیا نے پھٹ پڑنے والے لہجے میں کہا۔

''ہمیں یہاں کھلا اور خوشگوار ماحول چاہئے تھا تاکہ ہم آزادی سے تم سے بات کر سکتے اس لئے ہم نے انہیں ہلاک کیا ہے اور ان کی لاشیں تمہاری رہائش گاہ کے عقبی باغ میں دفن بھی کر دی گئی ہیں''...... عمران نے اسی انداز میں کہا تو لوسیا کا رنگ زرد پڑ گیا اور وہ ان کی طرف خوف بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔

''نن نن۔ نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔ تم دونوں۔ تم دونوں انہیں کیسے ہلاک کر سکتے ہو''...... لوسیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

''ہم دونوں نے نہیں ہمارے ساتھیوں نے انہیں ہلاک کیا ہے۔ ہمارے بہت سے ساتھی باہر موجود ہیں''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ لیکن تم نے ایسا کیوں کیا ہے۔ میرے ملازموں اور گارڈز کو تم نے کیوں ہلاک کیا ہے۔ کیا تم ڈاکو ہو اور مجھے لوٹنے

آئے ہو''...... لوسیا نے عام سادہ لوح عورت کی طرح خوف بھرے لہجے میں کہا۔

''دیکھو۔ لوسیا میرے پاس لمبی چوڑی گفتگو کے لئے قطعی وقت نہیں ہے۔ اس لئے میں تمہیں مختصر سا پس منظر بتا دیتا ہوں۔ اس کے بعد تمہیں میرے سوالوں کے جواب دینے ہوں گے''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''پس منظر۔ کیسا پس منظر۔ میری سمجھ میں تمہاری کوئی بات نہیں آ رہی ہے''...... لوسیا نے کہا۔

''سنو۔ تم لارڈ ایمرے کی بیوی ہو اور تمہارے باپ کا نام رے مورگن ہے۔ ڈاکٹر رے مورگن''...... عمران نے کہا۔

''ہاں۔ مگر تم یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہو''...... لوسیا نے کہا۔

''ہمارے پاس ثبوت ہیں کہ تم اپنے شوہر کی غیر موجودگی میں اپنے باپ سے ملنے اس کی رے فیکٹری میں جاتی ہو اور وہ بھی اعلیٰ حکام کی اجازت کے بغیر''...... عمران نے اسی انداز میں کہا۔

''اعلیٰ حکام کی اجازت کے بغیر۔ نہیں۔ یہ جھوٹ ہے۔ میں کبھی اجازت کے بغیر نہیں گئی۔ ڈیڈی جب تک مجھے لیبارٹری آنے کی اجازت نہ لے دیں اور مجھے سپیشل کارڈ نہ پہنچایا جائے اس وقت تک میں لیبارٹری نہیں جا سکتی۔ سپیشل کارڈ ملنے کے بعد بھی سرکاری گاڑیاں آتی ہیں جو مجھے لیبارٹری لے جاتی ہیں۔ میں کبھی بنا اجازت کے وہاں نہیں گئی''...... لوسیا نے خوف بھرے لہجے میں کہا۔

وہ شاید سمجھ رہی تھی کہ حکومتی اہلکار اس سے انکوائری کرنے کے لئے آئے ہیں۔

''کون سی اتھارٹی تمہیں پاس جاری کرتی ہے۔ ہمیں ساری تفصیل بتاؤ کیونکہ اس وقت ڈاکٹر رے مورگن کی زندگی خطرے میں ہے اور تمہاری وجہ سے لوکاسا کا وہ خفیہ راستہ اوپن ہو گیا ہے۔ یہاں پاکیشیائی ایجنٹ آئے ہوئے ہیں جو تمہارے لئے کھلنے والے راستے کے ذریعے لیبارٹری اور فیکٹری میں داخل ہونے کی کوشش کر رہے تھے۔ اگر بروقت کارروائی نہ کی جاتی اور انہیں فوراً ہلاک نہ کر دیا جاتا تو وہ لیبارٹری تک پہنچ چکے ہوتے اور اگر وہ وہاں پہنچ جاتے تو وہ تمہارے باپ سمیت لیبارٹری اور فیکٹری دونوں کو ہی تباہ کر دیتے''...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

''مم۔ مم۔ میری وجہ سے۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ میری وجہ سے پاکیشیائی ایجنٹوں کو تھرڈ وے کا کیسے پتہ چل سکتا ہے۔ مجھے تو یہ بھی معلوم نہیں ہے کہ تھرڈ وے لوکاسا میں ہے یا نہیں اور۔ جب بھی مجھے گاڑی لینے کے لئے آتی تو سب سے پہلے مجھے ایک خاص انجکشن لگایا جاتا ہے اور جب میں بے ہوش ہو جاتی تو مجھے اٹھا کر کسی گاڑی میں ڈال کر تھرڈ وے لے جایا جاتا ہے اور پھر مجھے ڈیڈی ہی اینٹی انجکشن لگا کر ہوش میں لاتے ہیں تب تک میں ان کے پاس پہنچی ہوئی ہوتی ہوں''...... لوسیا نے کہا۔

''اگر تمہیں اس دوران ہوش نہیں ہوتا تو تم کیسے کہہ رہی ہو کہ

وہ تھرڈ وے ہے جہاں سے تمہیں لیبارٹری تک لے جایا جاتا ہے"...... عمران نے اس کی طرف غور سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

"ایک روز میری طبیعت ٹھیک نہیں تھی اس لئے مجھے بے ہوشی کے انجکشن کی بے حد کم ڈوز دی گئی تھی۔ مجھ پر غنودگی ضرور طاری ہوئی تھی لیکن میں بے ہوش نہیں ہوئی تھی۔ جب میں سرنگ میں پہنچی تو مجھے اس وقت تک کافی حد تک ہوش آ چکا تھا۔ میں ایک جیپ میں تھی اور میرے ساتھ چار مسلح فوجی تھے۔ وہی تھرڈ وے کے بارے میں باتیں کر رہے تھے۔ تب مجھے پتہ چلا کہ مجھے کسی تھرڈ وے سے ہی لیبارٹری میں لے جایا جاتا ہے"...... لوسیا نے کہا۔

"تو تم یہ نہیں جانتی کہ تھرڈ وے کہاں ہے"...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ میں نہیں جانتی"...... لوسیا نے کہا۔ اس کا لہجہ سن کر عمران سمجھ گیا کہ وہ اس سے کچھ چھپانے کی کوشش کر رہی ہے۔

"جولیا۔ تمہارے پاس ریوالور ہے۔ اسے نکالو۔ لگتا ہے لوسیا کو اپنی زندگی سے پیار نہیں ہے۔ یہ مرنا چاہتی ہے"...... عمران نے انتہائی خوفناک لہجے میں ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا سے مخاطب ہو کر کہا تو جولیا نے اپنے ہینڈ بیگ سے بھاری دستے والا ریوالور نکال کر عمران کو دے دیا۔ ریوالور دیکھ کر لوسیا کا رنگ اُڑ گیا اور اس کے جسم میں تھرتھراہٹ دوڑ گئی۔

"نہیں نہیں۔ مجھے مت مارو۔ میں سچ بول رہی ہوں۔ آخر میں

نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"...... لوسیا نے گھگھیائے ہوئے لہجے میں کہا۔ اسے عمران کی آنکھوں میں بے پناہ سفاکی دکھائی دے رہی تھی جسے دیکھ کر اس کا رواں رواں بے اختیار کانپ اٹھا تھا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر رے میزائل فیکٹری اور لیبارٹری کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دو"...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

"اوہ نہیں۔ مجھے نہیں معلوم۔ مجھے کچھ بھی نہیں معلوم ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔ مت مارو مجھے۔ مجھے زندہ رہنا ہے"...... لوسیا نے بری طرح سے چیختے ہوئے کہا۔

"اگر تم زندہ رہنا چاہتی ہو تو پھر جو میں پوچھ رہا ہوں بتاؤ ورنہ تمہارے جسم میں اس ریوالور کی ساری گولیاں اتر جائیں گی اور جو تمہاری لاش دیکھے گا وہ بھی تم سے نفرت کرے گا۔ تمہارا چہرہ بتا رہا ہے کہ تم بہت کچھ جانتی ہو اور جان بوجھ کر نہیں بتا رہی ہو"...... عمران نے کہا۔

"مم مم۔ میں کچھ نہیں جانتی۔ میں۔ میں"...... لوسیا نے اسی طرح سے ہکلاتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تب پھر تمہارا زندہ رہنا ہمارے لئے بے کار ہے"...... عمران نے کہا اور پھر اس نے ریوالور کے ٹریگر پر دباؤ ڈالنا شروع کر دیا۔

"رر۔ ررر۔ رک جاؤ۔ فار گاڈ سیک گولی نہ چلانا"...... لوسیا نے چیختی ہوئی آواز میں کہا تو عمران نے ٹریگر پر دباؤ کم کر دیا۔

"تو پھر بولو۔ بولو گی تو زندہ رہو گی ورنہ......" عمران نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم۔تم علی عمران ہو۔ پاکیشیا کے علی عمران"...... لوسیا کے منہ سے بے اختیار نکلا پھر اس نے جلدی سے اپنا منہ بند کر لیا جیسے اسے غلطی کا احساس ہو گیا ہو کہ اس نے بے خیالی میں کیا کہہ دیا ہے۔ اس کے منہ سے اپنا نام سن کر عمران سمیت جولیا بھی چونک پڑی۔

"تمہارا مطلب ہے تم علی عمران کے بارے میں جانتی ہو۔ وری گڈ پھر تو تم واقعی بہت کچھ جانتی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو لوسیا نے اور زیادہ ہونٹ بھینچ لئے۔

"اس کا مطلب ہے کہ تم تھرڈ وے کے بارے میں اور لیبارٹری اور فیکٹری کے بارے میں بھی سب کچھ جانتی ہو۔ تمہارے لئے اب یہی بہتر ہو گا لوسیا کہ اپنی زبان کھول دو ورنہ......" عمران نے اور زیادہ سرد لہجے میں کہا۔

"نہیں۔ مجھے یقین ہے کہ تم علی عمران ہو اور تم رے فیکٹری اور رے لیبارٹری کو یہاں تباہ کرنے کے لئے آئے ہو۔ تم میری بوٹیاں اڑا دو۔ مجھے گولی مار دو لیکن میں تمہیں کچھ نہیں بتاؤں گی"...... لوسیا نے یکلخت انتہائی مضبوط لہجے میں کہا۔

"تمہاری یہ جرأت حرافہ کہ تم میرے سامنے انکار کرو"...... خاموش بیٹھی ہوئی جولیا یکلخت غصے سے بپھری چیختی ہوئی اٹھی اور تیز

تیز چلتی ہوئی لوسیا کے قریب آئی اور دوسرے لمحے لوسیا کے حلق سے چیخ نکل گئی۔ جولیا نے پوری قوت سے لوسیا کے منہ پر تھپڑ مار دیا تھا۔ پھر جولیا پر جیسے جنون سا سوار ہو گیا اور وہ مسلسل لوسیا کو تھپڑ مارنا شروع ہو گئی اور لوسیا کی چیخیں کمرے کی چھت اڑانے لگی۔ اسے یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کے گال پھٹتے چلے جا رہے ہوں اس کے ذہن میں دھماکے ہو رہے تھے اور اس کے جسم میں درد کی تیز اور ناقابل برداشت لہریں سی دوڑنے لگی تھیں۔ لیکن اس کے منہ سے تھپڑ کھانے کے باوجود نہیں نہیں نکل رہا تھا۔

"میں تمہاری گردن کاٹ دوں گی بدبخت عورت۔ جلدی بتاؤ۔ ورنہ تمہارا بھیانک حشر کروں گی"...... جولیا نے اس کی گردن پکڑ کر زور سے دباتے ہوئے کہا۔

"نہیں بتاؤں گی۔ کچھ نہیں بتاؤں گی۔ مار دو۔ مار دو مجھے مگر میں اپنے باپ اور اپنے ملک سے غداری نہیں کروں گی۔ مار دو مجھے"...... لوسیا نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا۔

"پیچھے ہٹ جاؤ جولیا۔ یہ ایسے نہیں بتائے گی"...... عمران نے اٹھ کر آگے بڑھتے ہوئے جولیا کو زبردستی کھینچ کر پیچھے کرتے ہوئے کہا جس کا چہرہ لوسیا کی نہ نہ سن کر غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔

"میں اس کی ہڈیاں توڑ دوں گی۔ اس کا خون پی جاؤں گی"۔ جولیا نے غصے سے چیختے ہوئے کہا۔

"تم عورت ضرور ہو لیکن عورت کی نفسیات سے واقف نہیں ہو

لوسیا۔ ابھی دیکھنا کس طرح تمہاری اس نہ کو میں ہاں میں بدلتا ہوں اور تم پنجرے میں قید مینا کی طرح بولنا شروع کر دو گی“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر اس نے جیب سے ایک ڈبیا نکالی اور اسے لا کر لوسیا کی آنکھوں کے سامنے کھول دیا۔ لوسیا جس نے درد کی وجہ سے آنکھیں بند کر لی تھیں اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں ڈبیہ پر پڑیں اس کے جسم کو ایک زور دار جھٹکا لگا اور اس کے چہرے پر یکلخت بے پناہ خوف کی لہریں دوڑنے لگیں۔ اس کے چہرے پر انتہائی کراہیت کے تاثرات نمودار ہوئے کیونکہ ڈبیہ میں سیاہ اور زرد لکیروں والا لمبا سا کراہیت ناک کیڑا تھا جس کی بے شمار ٹانگیں تھیں اور وہ انتہائی کریہہ دکھائی دے رہا تھا۔

”دد۔ دد۔ دور۔ کرو۔ دور کرو اسے میری نظروں سے۔ میرا جی متلا رہا ہے۔ فار گاڈ سیک اسے دور کرو“...... لوسیا نے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

”یہ زہریلی ٹانگوں والا کیڑا ہے۔ اس کی ٹانگیں نوکیلے کانٹوں جیسی ہیں۔ ابھی یہ تمہارے جسم پر چلے گا تب تمہیں پتہ چلے گا کہ کراہیت کسے کہتے ہیں“...... عمران نے کہا اور اس نے ڈبیا کے ایک کونے میں چٹکی بھری اور اپنا ہاتھ اوپر اٹھایا تو اس نے سیاہ رنگ کا باریک سا دھاگہ پکڑا ہوا تھا۔ دھاگے سے وہ انتہائی غلیظ کیڑا لٹکا ہوا تڑپ رہا تھا۔ عمران نے جیسے ہی وہ کیڑا لوسیا کی

آنکھوں کے سامنے کیا تو لوسیا کو یکلخت ابکائیاں سی آنے لگیں۔ اس کے جسم میں پھریریاں اور ذہن میں دھماکے ہونے لگے اور وہ تھر تھر کانپنا شروع ہو گئی۔ اس کے چہرہ اس قدر متوحش ہو گیا تھا جیسے خوف سے وہ بے ہوش ہی ہو جائے گی۔

”ہٹاؤ۔ ہٹاؤ۔ اسے ہٹاؤ۔ فار گاڈ سیک اسے میری نظروں سے ہٹا لو ورنہ میرا دل بند ہو جائے گا“...... لوسیا نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

”میں جانتا تھا کہ ڈاکٹر ربے مورگن کی بیٹی اتنی آسانی سے کچھ نہ بتائے گی اس لئے میں یہ انتظام کر کے ہی آیا تھا۔ جولیا۔ آگے آؤ اور یہ کیڑا لوسیا کے جسم پر ڈال دو“...... عمران نے بات کرتے کرتے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔ جولیا جو اس کیڑے کو دیکھ کر منہ دوسری طرف کئے کھڑی تھی عمران کی بات سن کر بوکھلا گئی۔

”تت۔ تت۔ تم خود ڈال دو اس کے جسم پر“...... جولیا نے منہ بنا کر کہا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

”اب شروع ہو جاؤ لوسیا۔ ورنہ......“ عمران نے لوسیا سے مخاطب ہو کر کہا اور دھاگے سے لٹکا ہوا کیڑا اس کی گردن کے پاس لے آیا۔

”رر۔ رر۔ رکو۔ بتاتی ہوں۔ ہٹاؤ اسے۔ اس غلیظ اور مکروہ کیڑے کو ہٹاؤ“...... لوسیا نے یکلخت حلق کے بل چیخ کر کہا۔ اسے ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے اس کا ذہن اس کیڑے کے خوف اور

کراہیت کی وجہ سے دھماکے سے پھٹ جائے گا۔

''او کے۔ تو پھر بولنا شروع کر دو۔ جیسے ہی تم خاموش ہوئی یہ کیڑا تمہارے جسم پر رینگنا شروع ہو جائے گا اور تم اسے ہٹا نہ سکو گی''...... عمران نے ایک بار پھر سرد لہجے میں کہا اور کیڑا ذرا سا پیچھے کر لیا۔ لوسیا نے فوراً آنکھیں بند کر لیں اس کے جسم میں بدستور لرزش تھی۔ دوسرے لمحے اسے یوں محسوس ہوا جیسے سب کچھ اس کے ذہن سے نکل کر خود بخود اس کی زبان پر آ کر باہر پھسلنا شروع ہو گیا ہو۔ وہ تیزی سے بول رہی تھی اور ایسے بول رہی تھی کہ اسے خود بھی نہ معلوم ہو کہ وہ کیا بول رہی ہے اور کیسے بولتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے دل و دماغ میں بدستور وہ کیڑا چپکا ہوا تھا جس کے زہریلے پنجے اسے اپنے دماغ میں چبھتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے اور وہ بولتی چلی جا رہی تھی۔

''ویل ڈن لوسیا۔ ریئلی ویل ڈن۔ تم نے ساری تفصیل بتا دی ہے۔ یہ لو میں اس کیڑے کو تمہارے سامنے جوتے سے کچل دیتا ہوں''...... عمران نے مطمئن لہجے میں کہا اور پیچھے ہٹ کر اس نے کیڑے کو زمین پر ڈالا اور اسے بوٹ تلے کچل دیا۔ اسے کیڑے کو کچلتے دیکھ کر لوسیا کے چہرے پر موجود خوف زائل ہو گیا اور اس کی آنکھوں میں چمک سی آ گئی۔

''اوہ مائی گاڈ۔ یہ کس قدر بھیانک اور مکروہ کیڑا تھا''...... لوسیا نے کہا تو عمران مسکرا دیا۔

''تم۔ تم کبھی فیکٹری میں داخل نہیں ہو سکتے۔ وہ ہر صورت میں تمہیں ہلاک کر دیں گے۔ ہر صورت میں''...... لوسیا نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔ وہ اب خود پر لعن طعن کر رہی تھی کہ اس نے کیوں اس عمران کو اپنے باپ کی لیبارٹری اور فیکٹری کے بارے میں بتایا ہے۔

''تمہیں فکر کرنے کی ضرورت نہیں ہے لوسیا۔ ہم تمہیں اپنے ساتھ لے جائیں گے تاکہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ سکو کہ تمہارا باپ جو مسلمانوں کا دشمن ہے اور مسلمانوں کو یہودیوں کی طرح پوری دنیا سے صفحہ ہستی سے مٹا دینا چاہتا ہے میں اس کا کیا انجام کرتا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ جولیا کو اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کر کے کمرے کے دروازے کی طرف مڑنے ہی لگا تھا کہ یکلخت اس کا گھومتا ہوا ہاتھ پوری قوت سے لوسیا کی کنپٹی پر پڑا اور لوسیا کو یوں محسوس ہوا جیسے یکلخت اس کا سر پھٹ کر دو حصوں میں تقسیم ہو گیا ہو۔ اس کے دماغ میں یکلخت آتش فشاں سا پھوٹ پڑا اور دوسرے لمحے اس کا سر ڈھلکتا چلا گیا۔

فون کی گھنٹی بجتے ہی آرام کرسی پر بیٹھا ہوا کرنل ڈارسن چونک پڑا۔ اس کی آنکھیں بند تھیں۔ اس نے آنکھیں کھولیں اور پھر قریب پڑے ہوئے فون کا رسیور اٹھا لیا۔

"کرنل ڈارسن بول رہا ہوں"...... کرنل ڈارسن نے کرخت لہجے میں کہا۔ اس نے ڈاکٹر رے مورگن سے بات کر لی تھی اور سیکورٹی ریزن کا بتا کر وہ تھرڈ دے کھلوا کر رے فیکٹری کے خفیہ حفاظتی سسٹم کے کنٹرول روم میں آ گیا تھا۔ اس کے ساتھ اسٹارک بھی تھا۔ اسٹارک نے فوراً حفاظتی سسٹم کا سارا چارج اپنے ہاتھوں میں لے لیا تھا۔ کرنل ڈارسن نے خود اس سارے حفاظتی سسٹم کو چیک کیا تھا اور پھر فیکٹری اور لیبارٹری کے حفاظتی انتظامات دیکھ کر وہ پوری طرح سے مطمئن ہو گیا تھا۔ سارا نظام جدید اور انتہائی فول پروف تھا۔ یہاں ایک مانیٹرنگ روم بھی بنایا گیا تھا جہاں مشینوں کے ساتھ بڑی بڑی اسکرینیں بھی نصب تھیں اور ان اسکرینوں پر پہاڑی

علاقوں کے ساتھ ساتھ دوسرے راستوں کو بھی آسانی سے چیک کیا جا سکتا تھا۔ حتیٰ کہ شمالی پہاڑیوں کی دوسری طرف موجود سمندر میں بھی دور تک نظر رکھی جا سکتی تھی۔ سمندر میں موجود کسی لانچ، موٹر بوٹ، وہاں سے گزرنے والے ہر قسم کے شپ کے ساتھ ساتھ سمندر کی گہرائی میں گزرنے والی آبدوزوں کی آمد و رفت کو بھی باقاعدہ مانیٹر کرنے کے انتظامات کئے گئے تھے۔ یہی نہیں ان تمام راستوں پر مخصوص پوائنٹس پر ایسے جدید اور کنٹرولڈ اسلحے فکسڈ کر دیئے گئے تھے جہاں کسی انسان کے جانے کی ضرورت ہی نہ پڑتی تھی۔ اس تمام جدید ہتھیاروں کو آپریشن روم سے ہی کنٹرول کیا جا سکتا تھا۔ پہاڑیوں پر کئی جگہ میزائل لانچر لگا دیئے گئے تھے تاکہ اگر اس پوائنٹ کی طرف کوئی دشمن فائٹر طیارہ بھی آ جائے تو اسے ایک لمحے میں مار گرایا جا سکتا تھا اور سمندر میں آنے والے بڑے سے بڑے جہاز کو بھی راستے میں ہی تباہ کیا جا سکتا تھا۔ یہ سارے انتظامات دیکھ کر کرنل ڈارسن کو یہ ضرورت محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ ان راستوں پر مسلح افراد کو تعینات کیا جائے۔ آپریشن روم میں ایک آدمی بھی بیٹھ جائے تو باہر آنے والی بڑی سے بڑی فوج کا بھی وہ آسانی سے مقابلہ کر سکتا تھا اس لئے کرنل ڈارسن سوچ رہا تھا کہ اسے یہاں زیادہ وقت گزارنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اسٹارک کو تمام سسٹم کی سمجھ تھی۔ اگر اسے یہاں چھوڑ دیا جائے تو وہ اکیلا ہی سب کچھ سنبھال سکتا تھا لیکن وہ ابھی کچھ وقت یہاں گزارنا چاہتا تھا

اسی لئے وہ ایک الگ کیبن میں رکا ہوا تھا۔ اس سے فون پر صرف اسٹارک ہی بات کر سکتا تھا اس لئے اس نے خود کو ہارڈ ماسٹر کہنے کی بجائے کرنل ڈارسن ہی کہا تھا۔

''اسٹارک بول رہا ہوں''...... دوسری طرف سے اسٹارک کی آواز سنائی دی۔

''یس۔ کیا رپورٹ ہے''...... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

''جناب آپ مانیٹرنگ روم میں آ جائیں وہ گروپ ہماری رینج میں داخل ہونے ہی والا ہے''...... دوسری طرف سے اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن بے اختیار اچھل پڑا۔

''اوہ اچھا۔ میں آ رہا ہوں''...... کرنل ڈارسن نے کہا اور رسیور رکھ کر ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور پھر وہ تقریباً دوڑتا ہوا کیبن سے نکلا اور مختلف راہداریوں سے ہوتا ہوا چند ہی لمحوں میں مانیٹرنگ روم میں پہنچ گیا۔ سامنے شیشے کا بڑا سا کیبن تھا جہاں اسٹارک بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل ڈارسن اس کمرے میں داخل ہوا تو اس کی نظریں سامنے دیوار پر موجود بڑی اسکرین پر پڑیں تو وہ بے اختیار چونک پڑا۔ اسکرین پر سمندر کی لہریں اچھلتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں۔ یہ منظر شمالی پہاڑیوں کے عقب میں موجود سمندری ساحل کا تھا۔ سمندر میں دور ایک بڑی سی لانچ دکھائی دے رہی تھی جو تیزی سے ساحل کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ لانچ پر چار مرد اور ایک عورت موجود تھی اور ان پانچوں نے غوطہ خوری کے لباس پہنے

ہوئے تھے۔

''چیف۔ یہ لانچ ابھی ہماری رینج سے دور ہے لیکن یہ جس رفتار سے آگے بڑھ رہی ہے ٹھیک بارہ منٹ بعد یہ ہماری رینج میں داخل ہو جائے گی''...... اسٹارک نے کہا۔

''تو کیا تم نے ان پر اٹیک کرنے کا انتظام کر لیا ہے''...... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

''یس چیف۔ میں نے سی ون میزائل کو ٹارگٹ پر ایڈجسٹ کر دیا ہے۔ جیسے ہی یہ رینج میں داخل ہوں گے۔ میزائل فائر کر دیا جائے گا اور ایک لمحے میں ان سب کا ہمیشہ کے لئے خاتمہ ہو جائے گا''...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔

''گڈ شو۔ میں انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔ لانچ اسی رفتار سے آگے بڑھی چلی آ رہی تھی اور کرنل ڈارسن اور اسٹارک کی نظریں اس لانچ پر جیسے جم کر رہ گئی تھیں۔

''کیا تم ان کے چہرے کلوز اپ کر سکتے ہو۔ میں ان کی شکلیں دیکھنا چاہتا ہوں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''یس چیف''...... اسٹارک نے اثبات میں سر ہلا کر کہا اور پھر اس نے مشین پر موجود ایک ناب کو بائیں طرف گھمانا شروع کر دیا۔ ناب گھومتے ہی اسکرین پر نظر آنے والا منظر کلوز ہوتا چلا گیا

اور پھر اسکرین پر صرف لانچ ہی دکھائی دینے لگی۔ اسٹارک بدستور ناب گھما رہا تھا اور پھر جب اس نے ناب سے ہاتھ ہٹایا تو اسکرین پر لانچ کی بجائے ان چاروں مردوں اور ایک عورت کا چہرہ واضح دکھائی دینے لگا۔ یہ چاروں مرد ایشیائی تھے جبکہ عورت سوئس نژاد تھی۔

''چیف۔ یہ میک اپ میں ہیں لیکن سپیشل مشین سسٹم کے تحت ہم ان کے اصل چہرے دیکھ سکتے ہیں''...... اسٹارک نے کہا۔

''ہونہہ۔ اس عمران نے ہارڈ ماسٹرز کو چیلنج کر کے اپنی اور اپنے پورے گروپ کی قسمت پر موت کی مہر لگا دی ہے''...... کرنل ڈارسن نے بڑے نفرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یہ ہے عمران جو بائیں طرف کونے میں کھڑا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''میں نے پہچان لیا ہے اسے۔ یہ واقعی شیطان ہے۔ لیکن یہ منگراٹ کی بجائے اس طرف کیسے آ گئے۔ کیا انہیں معلوم ہو گیا ہے کہ لیبارٹری اور فیکٹری کا سپیشل تھرڈ وے لوکاسا کی طرف سے ہے''...... کرنل ڈارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ میں بھی انہیں اس طرف سے آتے دیکھ کر چونک پڑا تھا جبکہ میں انہیں پہاڑیوں میں تلاش کر رہا تھا لیکن یہ اس طرف نہیں آئے۔ یہ شاید وہاں سے نکل گئے تھے اور اب یہ سمندر میں اچانک مجھے اس لانچ میں دکھائی دے گئے۔ یہی دکھانے کے

لئے میں نے آپ کو یہاں بلایا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''لیکن انہیں تھرڈ وے کے بارے میں کس نے بتایا۔ اس راستے کے بارے میں بہت کم لوگ جانتے ہیں اور جو جانتے ہیں وہ انڈر گراؤنڈ ہیں پھر عمران کو کیسے معلوم ہو گیا''...... کرنل ڈارسن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن اس کی بات کا جواب بھلا اسٹارک کیسے دے سکتا تھا۔

''بہرحال جو بھی ہے۔ اب یہ جس راستے سے بھی آئیں ان کے مقدر میں سوائے موت کے اور کچھ نہیں ہے''...... کرنل ڈارسن نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

''یس چیف''...... اسٹارک نے کہا۔

''بہرحال مجھے خوشی ہے کہ آخر کار یہ ہماری نظروں میں آ گئے ہیں۔ اب منظر ری بیک کر دو''...... کرنل ڈارسن نے کہا تو اسٹارک نے تیزی سے ناب الٹی گھمانی شروع کر دی۔ منظر تیزی سے پیچھے ہٹتا چلا گیا۔ یہاں تک کہ اب دور سمندر میں یہ لانچ دکھائی دینے لگی تو اسٹارک نے ناب سے ہاتھ ہٹا لیا۔ اب دوبارہ لانچ سمندر کی لہروں پر دوڑتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔

''کتنا وقت ہے انہیں رینج میں آنے میں''...... کرنل ڈارسن نے پوچھا۔

''صرف تین منٹ چیف۔ اگلے تین منٹ میں یہ ہماری رینج میں ہوں گے اور میں ایک لمحے میں ان پر میزائل فائر کر دوں

گا“...... اسٹارک نے کہا۔

”ایک منٹ۔ تم انہیں لانچ پر ہلاک نہ کرو“...... اچانک کرنل ڈارسن نے کہا تو اسٹارک چونک پڑا۔

”کیوں چیف“...... ڈارسن نے چونک کر کہا۔

”یہ شیطان ہیں۔ ان کے بارے میں سنا ہے کہ یہ مر کر بھی زندہ ہو جاتے ہیں۔ اگر ہم نے ان کا سمندر میں شکار کھیلا تو ان کی لاشیں سمندر میں غائب ہو جائیں گی اور ہمیں اس بات کا پتہ نہیں چل سکے گا کہ یہ ہلاک ہوئے بھی ہیں یا نہیں۔ ہو سکتا ہے یہ ہلاک ہونے سے بچ جائیں اور پھر یہ پانی کے اندر ہی اندر سے تیرتے ہوئے تھرڈ دے تک پہنچ جائیں“...... کرنل ڈارسن نے سوچتے ہوئے کہا۔

”تو کیا ہوا چیف۔ اگر یہ پانی میں تیر کر آئے تو بھی ہم انہیں دیکھ سکتے ہیں“...... اسٹارک نے کہا۔

”نہیں۔ ان کے پاس ایسے سائنسی آلات ہو سکتے ہیں جن کی مدد سے یہ پانی میں خود کو ہماری نظروں میں آنے سے چھپا سکیں اس لئے میں اس بار کوئی رسک نہیں لینا چاہتا۔ میں انہیں ہر صورت میں مرتا ہوا دیکھنا چاہتا ہوں“...... کرنل ڈارسن نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

”تو پھر بتائیں کیا کروں میں چیف“...... اسٹارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

”ان کا ساحل پر آنے اور ساحل پر اترنے کا انتظار کرو“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”ساحل پر“...... اسٹارک نے کہا۔

”ہاں۔ یہ لوگ جیسے ہی ساحل پر آئیں تم ان پر ٹرائم ریز فائر کر دینا۔ ٹرائم ریز ایک لمحے میں ان کے جسموں سے ان کی روحیں کھینچ لے گی اور یہ کسی بھی صورت میں زندہ نہ بچ سکیں گے۔ ٹرائم ریز سے دل کی دھڑکن، خون کی گردش اور جسم کے تمام نظام حرکت کرنا چھوڑ دیتے ہیں۔ اس ریز کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور اس ریز کی وجہ سے یہ کسی بھی صورت میں سانس نہیں لے سکیں گے۔ ایک گھنٹے تک تو کیا کسی انسان کا چند منٹ کے لئے بھی دل دھڑکنا رک جائے تو وہ ہلاک ہو جاتا ہے۔ یہ کچھ بھی کر لیں جب تک ان پر سے ریز کا اثر ختم نہیں ہو گا یہ کچھ نہیں کر سکیں گے اور انہیں ہر صورت میں ہلاک ہونا ہی پڑے گا“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”یس باس۔ ٹرائم ریز حقیقتاً انہیں ہلاک کر سکتی ہے۔ اس ریز کے اثر سے بچنے کے لئے ان کے پاس کوئی چارہ نہ ہو گا۔ یہ سانس روک لیں کچھ بھی کر لیں ان کا زندہ بچ جانا ناممکن ہو گا“...... اسٹارک نے کہا۔

”بس تو پھر انتظار کرو۔ جیسے ہی یہ ساحل پر آئیں تم ان پر ٹرائم ریز فائر کر دینا۔ ٹرائم ریز سرکل کی شکل میں ایک ساتھ ان پر پڑے

گی تو یہ کسی بھی صورت میں اس سے نہ بچ سکیں گے''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''اوکے باس۔ میں ان کے ساحل تک آنے کا انتظار کرتا ہوں۔ انہیں ٹارگٹ کرنے کے لئے ٹرائم ریز گن کا رخ ساحل کی طرف کر کے ان پر ٹارگٹ کے لئے ایڈجسٹ کر لیتا ہوں''...... اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر اسٹارک تیزی سے ایک مشین کی طرف بڑھا اور اس نے مشین آن کی اور پھر اسے آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد اس نے مشین کی اسکرین آن کی تو اس پر ساحل کا منظر دکھائی دینے لگا۔

''اب ٹھیک ہے۔ میں نے رینج ایڈجسٹ کر دی ہے۔ یہ جیسے ہی ساحل پر آئیں گے میں ان پر ٹرائم سرکل ریز کا فائر کر دوں گا۔ پھر یہ جو مرضی کر لیں میرے ہاتھوں مرنے سے نہ بچ سکیں گے''...... اسٹارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا۔

''ایسا نہ ہو کہ یہ لوگ لانچ سمندر میں روک لیں اور تیراکی کے لباس پہن کر سمندر میں تیرتے ہوئے آ جائیں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''آپ فکر نہ کریں چیف۔ میں نے سمندر میں مخصوص حد تک طاقتور برقی رو پھیلا دی ہے۔ اس برقی رو سے یہ لوگ نہیں بچ سکیں گے۔ وہ دیکھیں ساحل کے پاس بے شمار مچھلیاں اور سمندر

جانوروں کی لاشیں دکھائی دے رہی ہیں۔ یہ سب اس برقی رو ہی ہلاک ہوئے ہیں۔ ہر طرف سمندری جانوروں کی لاشیں دیکھ کر وہ سمجھ جائیں گے کہ سمندر کا یہ حصہ طاقتور برقی رو سے بھرا ہوا ہے اس لئے یہ پانی میں اترنے کی غلطی نہیں کریں گے۔ انہیں لانچ کنارے تک لانی ہی پڑے گی اور یہ پانی کی بجائے خشکی پر چھلانگیں لگا کر اتریں گے اور میرے ہاتھوں ٹرائم ریز کا شکار بن جائیں گے''...... اسٹارک نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو کرنل ڈارسن نے بھی اطمینان بھرے انداز میں سر ہلا دیا۔ اسکرین پر واقعی سمندر کا کنارہ دکھائی دے رہا تھا جہاں ہر طرف چھوٹی بڑی مچھلیوں اور بہت سے عجیب و غریب سمندری جانوروں کی لاشیں تیرتی ہوئی دکھائی دے رہی تھیں اور یہ سب لاشیں جیسے جل کر سیاہ ہو چکی تھیں۔ وہ لانچ کی طرف دیکھ رہے تھے جس میں موجود افراد آنکھوں سے دوربینیں لگائے اسی طرف دیکھ رہے تھے۔ ان کے چہروں پر سمندری جانوروں کی لاشیں دیکھ کر پریشانی لہرا رہی تھی۔

''گڈ شو۔ انہیں سمندر میں یہ لاشیں دکھائی دے گئی ہیں۔ اب یہ واقعی سمندر میں اترنے کی غلطی نہیں کریں گے''...... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''ارے یہ کیا۔ یہ لانچ تو رک رہی ہے''...... اسٹارک نے بات کرتے کرتے اچانک چونک کر کہا تو کرنل ڈارسن بھی چونک پڑا کیونکہ لانچ واقعی آہستہ آہستہ ہوتے ہوتے رک گئی تھی اور وہ پانچوں

افراد اب رنگ کے پاس آ گئے تھے۔ ان کے چہرے متوحش دکھائی دے رہے تھے۔

"یہ سمندر میں جانوروں کی لاشیں دیکھ کر پریشان ہو رہے ہیں"...... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"وہ دیکھیں چیف۔ ان کے پاس ڈیک پر غوطہ خوری کے لباس بھی پڑے ہوئے ہیں۔ شاید کاان کا بھی پروگرام تھا کہ یہ غوطہ خوری کے لباس پہن کر اس طرف آئیں گے"...... اسٹارک نے کہا۔

"اب یہ ایسا نہیں کرسکیں گے۔ یہ خصوصی غوطہ خوری کے لباس ہی کیوں نہ پہن لیں۔ برقی پاور سے بچنا ان کے لئے ناممکن ہو گا"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"لیں باس"...... اسٹارک نے کہا۔ کچھ دیر تک لانچ میں موجود افراد سمندر میں ہر طرف تیرتی ہوئی سمندری جانوروں کی لاشوں کو دیکھتے رہے پھر وہ واپس مڑ گئے اور آپس میں صلاح مشورے کرنے لگے اور پھر وہ لانچ کے کیبن میں چلے گئے۔ کچھ دیر بعد وہ کیبن سے نکل کر باہر آ گئے اور پھر کچھ دیر بعد کرنل ڈارسن اور اسٹارک نے ایک بار پھر لانچ کو آگے بڑھتے دیکھا۔ لانچ کو آگے آتا دیکھ کر ان کی آنکھوں میں چمک آ گئی۔

"وہ لانچ میں ہی آگے بڑھ رہے ہیں"...... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"لیں باس۔ اب وہ ساحل پر آئیں گے"...... اسٹارک نے کہا۔ لانچ آہستہ آہستہ ساحل کی طرف بڑھی آ رہی تھی۔ تھوڑی ہی دیر بعد انہوں نے ان افراد کو لانچ ساحل پر لاتے دیکھا۔ لانچ کو وہ اس حد تک آگے بڑھا لائے تھے کہ لانچ کا اگلا حصہ خشکی پر آ گیا تھا۔ کرنل ڈارسن اور اسٹارک مسلسل انہیں دیکھ رہے تھے۔ پھر انہوں نے پانچوں افراد کو بڑے بڑے تھیلے لے کر خشکی پر کود کر نیچے آتے دیکھا۔

"وہ آ گئے ہیں۔ ٹرائم سرکل ریز گن تیار رکھو۔ جیسے ہی یہ سب رینج میں آئیں ان پر فائر کر دینا"...... کرنل ڈارسن نے کہا تو اسٹارک نے اثبات میں سر ہلایا اور مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے لگا۔ وہ ساحل پر اتر آئے تھے اور پھر وہ ساحل پر آتے ہی ایک ساتھ کھڑے ہو کر ادھر ادھر دیکھنے لگے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین پسٹل دکھائی دے رہے تھے جیسے وہ ہر خطرے سے نپٹنے کے لئے تیار ہوں۔

"جلدی کرو۔ نانسنس"...... کرنل ڈراسن نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں تیار ہوں چیف۔ ان میں سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ ان کی موت یقینی ہے۔ میں نے بٹن پریس کر دیا ہے جیسے ہی یہ رینج لائن میں داخل ہوں گے۔ ٹرائم ریز گن سے موت کی شعاعیں آٹو فائر ہو جائیں گی اور یہ نہ بچ سکیں گے۔ شعاعیں پھیل کر ان پر اٹیک کریں گی اور انہیں بھاگنے کا بھی کوئی موقع نہ مل سکے گا"......

اسٹارک نے جواب دیا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ چند لمحے وہ پانچوں ایک جگہ کھڑے رہے اور پھر وہ مشین پسٹل لئے آگے بڑھنا شروع ہو گئے۔ وہ بے حد محتاط دکھائی دے رہے تھے۔

''آ گئے۔ وہ رینج کے قریب آ گئے ہیں چیف۔ بس چند لمحے ان کی زندگیوں کے باقی رہ گئے ہیں۔ اس کے بعد یہ سب کے سب ایک ساتھ ختم ہو جائیں گے''...... اسٹارک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور کرنل ڈارسن کے چہرے پر سختی اور سفاکی کے تاثرات نمودار ہو گئے۔ اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور آنکھیں سکڑ گئی تھیں کیونکہ اس کے خیال کے مطابق اس کی زندگی کا سب سے پرتجسس لمحہ تھا۔ اگر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہٹ کرنے میں کامیاب ہو جاتا تو پھر قیامت تک وہ پوری دنیا کا ہیرو بن جاتا۔ اس کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھی جس پر نظر آنے والے وہ پانچوں افراد آگے بڑھے چلے آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد یکلخت مشین پر سرخ رنگ کا ایک بلب سا روشن ہوا اور فوراً بجھ گیا۔

''ریز فائر ہو گئی ہیں چیف''...... اسٹارک نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کرنل ڈارسن نے سرخ رنگ کی ایک لہر سی بجلی سے بھی تیزی سے ساحل پر پھیلتے دیکھی۔ اسی لمحے تیز جھماکا ہوا اور یہ دیکھ کر کرنل ڈارسن کے حلق سے مسرت بھری چیخ نکل گئی کہ پانچوں افراد اچھل اچھل کر نیچے گرے اور ان کے جسم تیزی سے اکڑتے چلے گئے۔ جیسے وہ بے جان ہو گئے ہوں۔

''چیف فتح مبارک ہو۔ ہم نے انہیں ہٹ کر دیا ہے۔ ہرا ہرا۔ ہم کامیاب ہو گئے ہیں۔ وہ ہٹ ہو گئے ہیں۔ ہرا ہرا''...... اسکارٹ نے یکلخت چیختے ہوئے کہا تو کرنل ڈارسن کا چہرہ بھی پکے ہوئے انار کی طرح سرخ ہوتا چلا گیا۔

''ویل ڈن اسٹارک۔ یہ کارنامہ تم نے سرانجام دیا ہے۔ اس کامیابی اور مبارک باد کے تم مستحق ہو۔ ویل ڈن''...... کرنل ڈارسن نے اس سے نہایت گرم جوشی سے مصافحہ کرتے ہوئے کہا تو اسٹارک کی آنکھوں میں مسرت کی چمک ابھر آئی۔

''یس چیف۔ یہ سب آپ کی سرپرستی میں ہوا ہے۔ آپ ساتھ نہ ہوتے تو میں یہ سب نہیں کر سکتا تھا''...... اسٹارک نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہاں۔ ان سب کی موت ہمارے ہاتھوں سے ہونا تھی۔ اب یہ ہلاک ہو چکے ہیں۔ ان کی لاشیں اسی طرح ساحل پر گل سڑ جائیں گی بلکہ گوشت خور جانور اگر اس طرف آئے تو وہ خود ہی ان کی لاشیں کھا جائیں گے۔ ویل ڈن''...... کرنل ڈارسن نے پیچھے ہٹتے ہوئے کہا۔ اس کی نظریں دوبارہ اسکرین پر پڑیں تو یہ دیکھ کر اس کے چہرے کی رونق اور بڑھ گئی کہ عمران اور اس کے ساتھی بے حس و حرکت پڑے ہوئے تھے بے جان لاشوں کی طرح۔

''چیف۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں اپنے آدمیوں کو بھیج کر ان کی لاشیں یہاں منگوا لوں تاکہ ہم ان کی لاشوں کی باقاعدہ

تصویریں بنا کر انٹرنیٹ پر اپ لوڈ کر دیں اور دنیا کو بتا سکیں کہ ان بڑے اور خوفناک ایجنٹوں کو ہارڈ ماسٹرز نے ہلاک کیا ہے۔ ان کی لاشیں ہمارے پاس بطور ثبوت ہوں گی ورنہ دنیا کو کسی طرح یقین نہ آئے گا کہ ہم نے ہی انہیں ٹارگٹ کیا ہے''...... اسٹارک نے کہا۔

''اوہ ہاں۔ یہ ہمارا چھوٹا موٹا کارنامہ نہیں ہے۔ جن افراد کو ہلاک کرنے کے لئے پوری دنیا ترس رہی ہے انہیں ہم نے ختم کیا ہے۔ اگر ہم یہ ثبوت دنیا کے سامنے رکھ دیں تو پوری دنیا میں ہارڈ ماسٹرز کا شہرہ ہو جائے گا۔ ویری گڈ آئیڈیا''...... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

''تو منگواؤں ان کی لاشیں''...... اسٹارک نے کہا۔

''پہلے یہ چیک کر لو کہ یہ واقعی ہلاک ہوئے ہیں یا نہیں''۔ کرنل ڈارسن نے کہا۔

''چیف۔ آپ ان کی حالت دیکھ رہے ہیں۔ یہ لاشوں کی صورت میں پڑے ہیں۔ ان میں ذرا سی بھی جان ہوتی تو یہ اس طرح بے حس و حرکت نہ پڑے ہوتے''...... اسٹارک نے کہا۔

''نہیں۔ نجانے کیوں مجھے دھڑکا سا لگا ہوا ہے۔ اس سب کے باوجود ان کی موت کی تصدیق ہونا ضروری ہے۔ تم ایسا کرو ان کی لاشیں اٹھوا کر لا کر یہاں ڈارک روم میں رکھوا دو اور پھر وہاں کمپیوٹرائزڈ مشین سے ان کی چیکنگ کرو۔ اگر کمپیوٹرائزڈ مشین ان

کی موت کی تصدیق کر دے تو پھر انہیں اوپر لایا جائے گا''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں دیکھنے کے باوجود ایک عجیب اور نامعلوم سا خوف اس کے دل میں موجود تھا اس لئے وہ ہر صورت میں ان کی موت کی کمپیوٹرائزڈ تصدیق کرانا چاہتا تھا۔

''او کے چیف۔ میں ایسا ہی کرتا ہوں''...... اسٹارک نے کہا اور پھر وہ شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال کی دائیں طرف والی دیوار میں نصب ایک بڑی سی مشین کی جانب بڑھ گیا۔ اس نے اس مشین کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ مشین کے آپریٹ ہوتے ہی شفاف شیشے کے کمرے میں میز پر موجود مشین کے دوسرے کونے پر رنگ برنگے چھوٹے چھوٹے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔ اور اس کے ساتھ ہی اوپر دیوار پر موجود سکرین پر منظر ختم ہو کر آڑھی ترچھی لکیریں سی ادھر ادھر دوڑتی ہوئی دکھائی دینے لگی۔ کرنل ڈارسن خاموش بیٹھا رہا۔ چند لمحوں بعد اسٹارک واپس اس شیشے والے کمرے میں آیا اور اس نے مشین کے اس حصے کو آپریٹ کرنا شروع کر دیا۔ جس پر ہال والی مشین کے آپریٹ ہوتے ہی رنگ برنگے بلب اسپارکنگ کرنے لگے تھے۔ اس کے ساتھ ہی اسکرین پر ایک بار پھر ساحل کا منظر ابھر آیا۔ جہاں لاشیں بدستور بے حس و حرکت پڑی تھیں۔ اسی لمحے ہال میں موجود مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز نکلنے لگی۔ سیٹی کی آواز سن کر اسٹارک نے مشین کے ساتھ

لگا ہوا ایک مائیک ہاتھ میں لے لیا۔ اس نے ایک بٹن پریس کیا۔

''ہیلو ہیلو۔ آپریشن روم سے اسٹارک بول رہا ہوں۔ راڈرک اپنے ساتھیوں کو لے کر ساحل پر چلے جاؤ۔ وہاں پانچ لاشیں پڑی ہوئی ہیں۔ ان سب کو چیک کرو۔ اگر وہ لوگ مر چکے ہوں تو ان کی لاشیں اٹھا کر ڈارک روم میں لے جا کر رکھوا دو''...... اسٹارک نے تیز تیز بولتے ہوئے کہا اور پھر اس نے مائیک کو مشین کے ساتھ لگے ہوئے ہک میں لٹکا دیا۔ کچھ دیر بعد انہوں نے ایک چٹان کو کسی صندوق کے ڈھکن کی طرح کھلتے دیکھا اور پھر اس چٹان میں بنے ہوئے ہول سے دس افراد باہر نکل آئے۔ ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں وہ مشین گنیں لئے تیزی سے ساحل کی طرف بڑھنے لگے۔ ساحل پر پہنچ کر وہ ان پانچوں افراد کی لاشوں کے پاس رک گئے۔ پھر پانچ افراد آگے بڑھے اور وہ ان افراد کی لاشیں چیک کرنے لگے۔ پھر ان پانچوں نے اپنے ہاتھ اٹھائے اور دو انگلیاں کھول کر وی کا نشان بنایا۔ یہ وکٹری کا مخصوص نشان تھا جس کا مطلب تھا کہ وہ جن افراد کو چیک کر رہے ہیں وہ ہلاک ہو چکے ہیں۔

''گڈ شو۔ اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ واقعی مر چکے ہیں۔ گڈ شو۔ ریئلی گڈ شو''...... کرنل ڈارسن جو اس منظر کو غور سے دیکھ رہا تھا اپنے ساتھیوں کو وکٹری کا نشان بناتے دیکھ کر اطمینان اور مسرت بھرے لہجے میں کہا۔ ان افراد نے آگے بڑھ کر پانچوں لاشیں

اٹھائیں اور پھر وہ تیزی سے اس چٹان کی طرف بڑھتے چلے گئے جہاں سے نکل کر وہ آئے تھے اور پھر وہ لاشیں لے کر کھلی ہوئی چٹان میں اتر گئے۔ ان کے اندر جاتے ہی چٹان تیزی سے بند ہوتی چلی گئی۔

''لاشیں بلیک روم میں پہنچ چکی ہیں چیف''...... چند لمحوں کے بعد اسٹارک نے کہا تو کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اس کے چہرے پر فتح و مسرت کی عجیب اور انوکھی سی جگمگاہٹ موجود تھی۔ اسٹارک نے مشین کے ایک اور حصے کے بٹنوں کو پریس کرنا شروع کر دیا۔ اس بار دیوار پر موجود اسکرین آف ہو گئی اور اس کی بجائے مشین کے اندر ہی ایک چھوٹی سی اسکرین روشن ہوئی۔ اسکرین پر سبز رنگ کا ایک نقطہ سا جل بجھ رہا تھا۔ اسٹارک خاموش بیٹھا اس نقطے کو دیکھ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد ہی اسکرین پر اسپارکنگ کرنے والا نقطہ یکلخت سرخ رنگ کا ہو گیا اور اس کے ساتھ ہی اسکرین پر فائیو کا ہندسہ ابھر آیا اور اس کے آگے حرف ڈی تیزی سے اسپارکنگ کرنے لگا۔

''چیف۔ کمپیوٹرائزڈ مشین نے ان پانچوں کی ہلاکت کی تصدیق کر دی ہے۔ آپ خود چیک کر لیں''...... اسٹارک نے کہا اور کرنل ڈارسن نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اوکے۔ اب میری تسلی ہو گئی ہے۔ یہ شیطان واقعی موت کے گھاٹ اتر گئے ہیں۔ آخر کار ہارڈ ماسٹرز جیت گئی۔ ویل ڈن

استارک۔ ریئلی گڈ شو۔ اب تم ایسا کرو کہ ان کی لاشیں بلیک روم سے نکال کر فرسٹ ہال میں پہنچا دو۔ میں پوری دنیا کے ٹی وی چینلز پر ان کی لاشیں دکھانا چاہتا ہوں تاکہ دنیا بھر میں ہارڈ ماسٹرز کا نام ہو جائے گا''...... کرنل ڈارسن نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اٹھ کر اس شیشے والے کیبن سے نکل کر ہال کے بیرونی دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا۔ فتح و کامیابی کے نشے سے اس کے قدم اس طرح سے اٹھ رہے تھے جیسے اس نے ایک ساتھ بے شمار شراب کی بوتلیں پی لی ہوں۔ وہ واقعی خود کو ہواؤں میں اڑتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

''میرا خیال ہے اب ہمیں اپنے میک اپ بدل لینے چاہئیں''۔ جولیا نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''کیوں۔ میں نے تو پرنس جیسا میک اپ کیا ہے تاکہ تم مجھے اس روپ میں پسند کر سکو اور تم میرا یہ حسین روپ ختم کرانا چاہتی ہوں۔ کیوں''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''اس کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ تم اتنے بھی بدصورت نہیں ہو کہ تمہیں خود کو حسین بنانے کے لئے ایسا میک اپ کرنا پڑے''۔ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ وہ دونوں ابھی لوسیا کی رہائش گاہ میں ہی موجود تھے۔

''اب میں تم سے کیا کہوں۔ خوبصورتی اور بدصورتی تو دیکھنے والوں کی آنکھوں میں ہوتی ہے اور تنویر ہمیشہ کہتا ہے کہ وہ مجھ سے زیادہ خوبصورت ہے''...... عمران نے مسکرا کر کہا تو جولیا بے اختیار ہنس پڑی۔ اسی لمحے صدیقی، خاور اور نعمانی اندر داخل ہوئے۔

عمران نے ہی انہیں یہاں بلایا تھا۔

''کیا ہوا۔ اس لوسیا نے کچھ بتایا ہے یا نہیں''...... صدیقی نے اندر داخل ہوتے ہی پوچھا۔

''بہت کچھ بتایا ہے۔ اب بس ہمیں عمل کرنا ہے اس کے بعد سارا کھیل ختم''...... عمران نے کہا اور پھر اس نے انہیں وہ ساری تفصیل بتا دی جو لوسیا نے بتائی تھی۔

''تو کیا ہم لوسیا کو ساتھ لے جائیں گے''...... چوہان نے پوچھا۔

''ضروری نہیں ہے۔ اسے میں نے ڈرانے کے لئے ایسا کہا تھا تاکہ اگر اس نے کوئی جھوٹ بولا ہو تو وہ سچ بتا سکے''...... عمران نے کہا۔

''لیکن جو تفصیل لوسیا نے بتائی ہے اس سے تو پتہ چلتا ہے کہ تھرڈ وے بے حد خطرناک ہے اور وہاں لیبارٹری اور فیکٹری کی حفاظت کے لئے زبردست سائنسی انتظامات کئے گئے ہیں۔ ہم ان حفاظتی انتظامات کو کیسے ختم کریں گے''...... نعمانی نے کہا۔

''اسی کے لئے میں نے ریڈ کارٹر سے بات کی ہے اور اس سے کچھ مخصوص سامان منگوایا ہے۔ میں اسی کے فون کا انتظار کر رہا ہوں۔ اس کا فون آتے ہی ہم یہاں سے روانہ ہو جائیں گے اور پھر رکے بغیر اپنے ٹارگٹ کو ہٹ کرنے کے لئے نکل کھڑے ہوں گے۔ اس بار ہم تیزی سے مشن مکمل کریں گے''...... عمران نے

سنجیدگی سے کہا۔

''ہاں واقعی۔ اب کافی دیر ہو گئی ہے ہمیں جلد سے جلد لیبارٹری اور فیکٹری کو تباہ کر دینا چاہئے''...... صدیقی نے کہا۔

''مس جولیا۔ جاگوڈا نے ہم سب کے ساتھ آپ کو بھی راڈز والی کرسی میں جکڑا تھا اور عمران صاحب نے ان بٹنوں کو درست بھی کر دیا تھا جس سے راڈز لاکڈ ہوتے تھے۔ اس بار تو ہمارا ان راڈز سے نکلنا مشکل نظر آ رہا تھا پھر آپ نے خود کو کیسے ان راڈز سے آزاد کرا لیا''...... یاد آنے پر نعمانی نے جولیا سے مخاطب ہو کر کہا۔

''عمران نے شاید سارے بٹنوں کو ٹھیک نہیں کیا تھا۔ اس نے ان بٹنوں کو ہی درست کیا تھا جس پر پہلے یہ اور ہم سب جکڑے ہوئے تھے۔ اس بار اتفاق سے مجھے آخری کرسی پر جکڑا گیا تھا۔ اس کرسی کے راڈز اسی طرح سے اوپن تھے۔ بند ضرور تھے لیکن لاکڈ نہیں تھے۔ جب عمران جاگوڈا سے بات کر رہا تھا تو میں نے جسم اور ہاتھوں کو حرکت دے کر اس بات کو محسوس کر لیا تھا کہ راڈز لاکڈ نہیں ہیں بس پھر میں نے کچھ توقف کیا اور جب حالات خراب ہونے لگے تو میں ایکشن میں آ گئی''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''بہرحال آپ نے واقعی زبردست ایکشن کیا تھا۔ آپ نے ایک ساتھ چار چار افراد کا وہ بھی خنجروں اور مشین پسٹلز سے لیس

افراد کا مقابلہ کیا ہے۔ اگر ان میں سے کسی ایک کا بھی داؤ چل جاتا تو حالات مختلف ہوتے''...... خاور نے جولیا کی تعریف کرتے ہوئے کہا۔

''ہاں واقعی پھر حالات مختلف ہی ہونے تھے اور میں بن بیاہا مرد بے زوجہ بن جاتا''...... عمران نے منہ بنا کر کہا۔

''مرد بے زوجہ۔ کیا مطلب۔ یہ مرد بے زوجہ کیا ہے''۔ صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔ باقی سب بھی حیرت سے عمران کی طرف دیکھنے لگے جیسے انہیں اس لفظ کی سمجھ نہ آئی ہو۔

''جس طرح شوہر مر جائے تو بیوی بے چاری بیوہ ہو جاتی ہے اسی طرح اگر شوہر کی جگہ اس کی بیوی مر جائے جو بہت کم شوہروں کا نصیب ہوتا ہے تو وہ بے چارہ رانڈ یا پھر مرد بے زوجہ کہلاتا ہے کیونکہ پہلا لفظ مناسب نہیں لگ رہا تھا اس لئے میں نے اس کا ترجمہ کیا تھا مرد بے زوجہ اور چونکہ میری شادی نہیں ہوئی ہے اس لئے میں نے بن بیاہا مرد بے زوجہ کہا تھا''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار ہنس پڑے۔

''تم سچ میں جب بھی بولتے ہو کفن پھاڑ کر ہی بولتے ہو اور ایک دن ایسا ہی ہو گا کہ تم واقعی بن بیاہے مرد بے زوجہ ہی کہلاؤ گے''...... جولیا نے منہ بنا کر کہا۔

''ارے ارے۔ ایسی بددعا تو نہ دو۔ ابھی تو میں نے دنیا میں رہ کر بہت کچھ کرنا ہے۔ میرے بہت سے بچے ہوں گے جو مجھے

پہلے ڈیڈی اور پھر جب ان کے بچے ہوں گے تو وہ مجھے دادا جان کہیں گے''...... عمران نے کہا تو وہ سب بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑے۔

''یہ سب کرنے کے لئے آپ کو پہلے شادی کرنی ہو گی عمران صاحب''...... خاور نے ہنستے ہوئے کہا۔

''کروں گا پہلے دلہن کو تو منا لو۔ بنا دلہن کے تو شادی بھی نہیں ہوتی ہے''...... عمران نے جولیا کی طرف کن انکھیوں سے دیکھتے ہوئے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''میں نے تمہیں میک اپ بدلنے کا کہا تھا اور تم بات ہی بدل گئے ہو''...... جولیا نے کہا۔

''میک اپ۔ وہ کیوں مس جولیا''...... صدیقی نے کہا۔

''دراصل اس کا کہنا ہے کہ ہم سب بغیر میک اپ میں زیادہ حسین ہیں۔ اس لئے اصل شکل میں سوئمبر جیت جائیں گے۔ میں نے کہا تھا کہ آزما کر دیکھ لو لیکن اب تو واقعی جدید دور ہے۔ پہلے گلے میں پھولوں کی مالائیں ڈال کر سوئمبر جیتا جاتا تھا اب گولی ماری جاتی ہے۔ میں تو باز آیا ایسے سوئمبر سے''...... عمران نے کہا تو وہ سب ایک بار پھر ہنس پڑے۔

''سوئمبر تو تب ہو گا جب تم اصل شکل میں آ جاؤ گے''...... جولیا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''لیکن وہ گولی۔ میرا جسم سچ مچ کمزور ہے۔ آسانی سے گولی

اندر گھس جائے گی اور روح باہر آ جائے گی''...... عمران نے کہا تو جولیا بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی۔

''عمران صاحب۔ کیا آپ کو معلوم ہے کہ وہ سامان کب پہنچے گا''...... خاور نے کہا۔

''اسی کا انتظار ہے''...... عمران نے کہا۔

''کیا یہ سامان کہیں باہر سے آنا ہے''...... نعمانی نے پوچھا۔

''ہاں۔ ہمیں جس تھرڈ وے کی طرف جانا ہے وہاں اپنے بچاؤ کے لئے ہمیں خاص سامان کی ضرورت ہے جو لوکاسا میں نہیں مل سکتا اور ملنا تو دور کی بات ہے اس سامان کا نام بھی شاید اس علاقے کے لوگ نہ جانتے ہوں اس لئے میں نے خصوصی طور پر مائیکل بن کر ریڈ کارٹر سے بات کی تھی اور اس سامان کے لئے چیف کو کال کر کے اس کے اکاؤنٹ میں مزید دس لاکھ ڈالرز جمع کرائے ہیں۔ ایسا لگ رہا ہے اس مشن میں چیف کا سارا اکاؤنٹ یہ اکیلا ریڈ کارٹر ہی خالی کرائے گا''...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

''تو ریڈ کارٹر سامان ہمیں یہاں پہنچائے گا''...... صدیقی نے پوچھا۔

''نہیں۔ اس کی کال آئے گی تب ہم خود جائیں گے اور ایک مخصوص پوائنٹ پر ہمیں ہمارا مطلوبہ سامان مل جائے گا''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کافی دیر اسی طرح

سے باتیں ہوتی رہیں پھر فون کی گھنٹی بج اٹھی تو عمران نے جیب سے سپر ویز فون نکالا اور اس کا بٹن پریس کر دیا۔

''مائیکل بول رہا ہوں''...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

''ریڈ کارٹر بول رہا ہوں۔ آپ کا سامان مطلوبہ جگہ پہنچ گیا ہے۔ آپ کوڈ ورڈز کے تبادلے کے بعد مخصوص پوائنٹ سے اپنا سامان لے سکتے ہیں۔ معاوضہ مجھے مل گیا ہے۔ اس کے لئے شکریہ''...... دوسری طرف سے ریڈ کارٹر کی آواز سنائی دی اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی بات کرتا ریڈ کارٹر نے رابطہ ختم کر دیا۔

''ویری گڈ۔ ریڈ کارٹر نے واقعی کام کر دکھایا ہے۔ ورنہ مجھے یقین نہیں تھا کہ وہ اتنی جلدی سارا سامان حاصل کر لے گا۔ چلو۔ اب ہمیں یہاں سے نکلنا ہے''...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ کوٹھی کے گیراج سے انہوں نے لوسیا کی ایک کار لی اور پھر وہ اس میں سوار ہو کر وہاں سے نکلتے چلے گئے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران تھا۔ وہ ایک گھنٹے تک کار لوکاسا کی سڑکوں پر دوڑاتا رہا پھر وہ ان سب کو سمندر کے ایک گھاٹ پر لے آیا جہاں ایک لانچ موجود تھی۔ لانچ پر عملے کے طور پر صرف تین افراد تھے۔

عمران نے کار روکی اور پھر ان افراد سے جا کر ملا۔ وہ کچھ دیر ان سے باتیں کرتا رہا پھر اس نے ان سب کو لانچ میں بلا لیا۔ وہ سب لانچ میں آ گئے تو لانچ سمندر میں تیرنا شروع ہو گئی۔ عمران

اپنے ساتھیوں کو لے کر لانچ کے ایک کیبن میں آ گیا۔ کیبن میں ایک بڑا سا تھیلا رکھا ہوا تھا۔

"یہ ہے وہ تھیلا جس میں ریڈ کارٹر نے سامان بھجوایا ہے۔ اب میری بات سنو۔ ہمیں سمندری راستے سے ان پہاڑیوں کی طرف جانا ہے جو منگراٹ کی پہاڑیاں کہلاتی ہیں۔ سمندری راستے سے ہمیں وہاں پہنچنے میں وقت تو لگے گا لیکن بہرحال ہم وہاں پہنچ جائیں گے اور اسی سمندری ساحلی راستے کی طرف وہ تھرڈ وے موجود ہے جس میں داخل ہو کر ہم ریے فیکٹری اور ریے لیبارٹری پہنچ سکتے ہیں۔

راستے بے حد کٹھن ہیں اور وہاں کے حفاظتی انتظامات انتہائی خوفناک ہیں۔ انہوں نے قدم قدم پر سائنسی جال پھیلائے ہوئے ہیں۔ اگر ہم ان کے کسی سائنسی جال میں پھنس گئے تو شاید ہمیں تڑپنے کا بھی موقع نہیں ملے گا اس لئے ہمیں نہایت سوچ سمجھ کر اور محتاط ہو کر وہاں پہنچنا ہے۔ ان پہاڑیوں کو موت کی پہاڑیاں کہتے ہیں۔ سمندر میں ہماری لانچ کو بھی نشانہ بنایا جا سکتا ہے اور اگر ہم تیر کر بھی ساحل کی طرف جائیں گے تب بھی وہ ہمیں آسانی سے ہٹ کر سکتے ہیں۔ میرے کہنے کا مطلب ہے ہم زندہ حالت میں شاید ہی اس ساحل تک پہنچ سکیں اس لئے اب ہمارے پاس ڈائریکٹ ایکشن کے علاوہ اور کوئی چارہ نہیں ہے کیونکہ وہ نہ صرف ہمیں سمندر میں موجود لانچ پر میزائل مار کر ہلاک کرنے کی کوشش

کر سکتے ہیں بلکہ اگر ہم سمندر میں اترے تو بھی وہ ہمیں نشانہ بنا سکتے ہیں۔ ہم عام سی لانچ میں جائیں گے اور ایسا ظاہر کریں گے جیسے ہم سیاح ہیں اور اس ساحل پر محض تفریح کرنے کے لئے آئے ہیں۔

اگر ہمیں خصوصی ریز سے چیک نہ کیا گیا تو مجھے یقین ہے کہ وہ ہمیں ساحل تک پہنچنے سے نہ روکیں گے۔ انہیں یقین ہو گا کہ ساحل پر آ کر ہمارا آگے بڑھنا ناممکن ہو جائے گا کیونکہ ان کے سارے حفاظتی انتظامات ساحل سے ہی شروع ہوتے ہیں اور وہ ہمیں ساحل پر یا آگے جاتے ہی ہٹ کرنے کی کوشش کر سکتے ہیں۔ اگر ہم نارمل رہے تو مجھے یقین ہے وہ ہمیں ساحل تک آنے سے نہیں روکیں گے البتہ ساحل پر پہنچتے ہی ہمارے لئے خطرات بڑھ جائیں گے۔ وہ کہیں سے بھی ہمیں ٹارگٹ کر سکتے ہیں۔ لیکن کچھ بھی ہو ہم ہر صورت میں آگے بڑھیں گے اور اپنا کام پورا کر کے ہی واپس آئیں گے"...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"اگر انہوں نے ہم پر ساحل پر حملہ کیا اور ہمیں لاشوں میں تبدیل کر دیا تو"...... خاور نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تو ہماری لاشیں زندہ ہو جائیں گی اور یہ مشن ہماری لاشیں مکمل کریں گی"...... عمران نے کہا۔

"لیکن عمران صاحب۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ لاشیں زندہ ہو

جائیں اور لاشیں مشن مکمل کریں''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی حد تک عمران کی بات سمجھ چکا ہے۔

''کیونکہ ہم لاشیں بن کر بھی زندہ رہیں گے۔ لیکن وہ ہمیں لاشیں ہی سمجھتے رہیں گے۔ جب وہ ہماری لاشیں اٹھائیں گے تو اچانک لاشیں زندہ ہو جائیں گی اور پھر لاشیں وہی کریں گی جو ہم کرنا چاہتے ہیں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہونہہ۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ لاشیں۔ کیا تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔ مجھے تو تمہاری کوئی بات بھی سمجھ نہیں آ رہی ہے۔ مجھے تو یہ سب بکواس نظر آتا ہے۔ مجھے تو سچ میں ایسا لگ رہا ہے کہ تمہیں کچھ اور نہیں سوجھ رہا اس لئے تم ایسی فضولیات بول رہے ہو''...... جولیا نے انتہائی جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''ٹھیک ہے۔ تمہیں ہمارے ساتھ نہیں جانا تو تم یہیں رک جاؤ۔ دو چار روز ہمارا انتظار کرنا اگر ہم واپس نہ آئے تو تم اپنا سامان سمیٹ کر پاکیشیا واپس چلی جانا''...... عمران نے یکلخت انتہائی سنجیدگی سے کہا۔

''کیا مطلب۔ میں یہاں کیوں رکنے لگی۔ میں تمہارے ساتھ جاؤں گی سمجھے تم''...... جولیا نے یکلخت چونک کر اور غصیلے لہجے میں کہا۔

''اب آپ پروگرام بتائیں''...... صدیقی نے کہا۔

''لوسیا کے کہنے کے مطابق لیبارٹری اور فیکٹری کی حفاظت کے لئے وہاں جدید ترین حفاظتی کمپیوٹرائزڈ مشینیں نصب کی گئی ہیں۔ ان مشینوں کے ذریعے ہر طرف بیس کلو میٹر کے دائرے تک آسانی سے نظر رکھی جا سکتی ہے اور اگر کوئی مکھی بھی اس ایریئے میں داخل ہو جائے تو فیکٹری کے آپریشن سسٹم کی کمپیوٹرائزڈ مشین اسے ایک لمحے میں مارک کر سکتی ہیں اور پھر آٹو سسٹم کے تحت ریز گنیں، میزائل اور مشین گنیں حرکت میں آتی ہیں اور ایک لمحے سے کم وقفے میں اس مکھی کو مٹا کر رکھ دیتی ہیں۔

اس سسٹم کے تحت فضا اور سمندر کی گہرائی میں بھی جھانکا جا سکتا ہے اور وہ لوگ آپریشن روم میں بیٹھ کر انتہائی مہلک میزائل اور ریز ز وغیرہ سے ہر بڑی سے بڑی اور چھوٹی سے چھوٹی چیز کو بھی نشانہ بنا سکتے ہیں اور اسے فنا کر سکتے ہیں۔ لوسیا سے جو میں نے تفصیلی انٹرویو لیا تھا اس سے پتہ چلا ہے کہ فیکٹری اور لیبارٹری کو بیرونی حملوں سے بچانے کے لئے زمین کی طرف تو میزائلوں، مشین گنوں کی فائرنگ اور ریز گنوں سے اٹیک کیا جا سکتا ہے جبکہ سمندر کے پانی میں انہوں نے تیز برقی رو پھیلانے کے انتظامات کر رکھے ہیں اس لئے ہم سمندر میں تیر کر تو وہاں نہیں جا سکتے ہیں۔

ہمیں زندہ سلامت ساحل پر اترنا ہوگا۔ لانچ کو ان کے میزائل حملے سے بچانے کے لئے میں ایک پاور سرکل مشین آن کر دوں گا۔

اگر انہوں نے لانچ کو میزائل سے تباہ کرنے کی کوشش کی تو اس پاور سرکل کی رینج میں آتے ہی میزائل لانچ سے ہٹ کر سائیڈ میں چلا جائے گا۔ اسے کسی بھی صورت میں میزائلوں سے نشانہ نہ بنایا جا سکے گا اس لئے وہ ہمیں ساحل تک جانے سے نہ روک سکیں گے۔ پہاڑیوں کی طرف ایک راستہ ہے جسے تھرڈ وے کہا جاتا ہے یہ راستہ فیکٹری میں جانے کا ہے لیکن اس راستے سے جانا اپنے آپ کو صریحاً ہلاکت میں ڈالنا ہے کیونکہ پہاڑیوں میں سینکڑوں غاروں میں سے اس غار کو تلاش کرنا خاصا مشکل ہے جو تھرڈ وے کا دہانہ ہے۔

پھر آخری بات یہ کہ وہ لوگ اندر سے میزائل مار کر وہ سارا حصہ ہی جلا کر راکھ کر سکتے ہیں۔ لوسیا کے کہنے کے مطابق ان کے پاس شکار کرنے کا سب سے خطرناک ہتھیار ٹرائم ریز گن ہے جو انہوں نے ساحل پر کسی اونچی جگہ نصب کر رکھی ہے۔ یہ ریز انسانی جسم پر اس طرح اثر کرتی ہیں کہ اس کا دل رک جاتا ہے اور خون کی گردش بھی ختم ہو جاتی ہے۔ جسمانی نظام معطل ہو جاتا ہے جسے کسی بھی صورت میں ٹھیک نہیں کیا جا سکتا ہے۔ ریز کا اثر ایک گھنٹے تک رہتا ہے اور ظاہر ہے انسان کسی بھی صورت میں زندہ بچ ہی نہیں سکتا ہے۔ لیکن بظاہر انسانی جسم پر ان ریز کا کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اس ریز سے بچنے کا صرف ایک ہی طریقہ ہے اور وہ ہے ملٹی ٹریکم مرکری کیپسول۔ جو ایک خاص قسم کے پاؤڈر کی شکل کا ہوتا

ہے۔ یہ پاؤڈر خون میں شامل ہو کر اسے پتلا کر دیتا ہے اور اس کی رفتار بھی کم کر دیتا ہے۔ دل کی دھڑکن بھی نہ ہونے کے برابر رہ جاتی ہے۔ اگر اس کے ساتھ ساتھ ہم اپنے سانس روک لیں اور بے حس و حرکت ہو جائیں تو پھر بڑے سے بڑا ہارٹ ایکسپرٹ ڈاکٹر یا کمپیوٹرائزڈ مشین سے ہی کیوں نہ چیکنگ کی جائے اس بات کا پتہ ہی نہیں چلتا کہ انسان زندہ ہے۔ کیپسول میں موجود خصوصی پاؤڈر سے ایسی ریز نکلتی ہیں جن سے تمام کمپیوٹرائزڈ ریز دھوکہ کھا جاتی ہیں۔

خون کی گردش، دل کی دھڑکن اور نبض تک چیک کی جائے تو بھی ہر صورت میں انسان مردہ ہی ظاہر ہوتا ہے۔ لیکن یہ کیپسول اس قدر نایاب اور قیمتی ہے کہ اس کا حصول بے حد مشکل تھا۔ لیکن مجھے معلوم تھا کہ ڈاگان کی ایک لیبارٹری میں اس پر مزید تحقیقات ہو رہی ہیں۔ چنانچہ میں نے ریڈ کارٹر کو اسی کے حصول کے لئے کہا اور ان کیپسولوں کا ایک پیکٹ حاصل کر لیا ہے۔ ان کیپسولوں کا اثر دو سے تین گھنٹے تک رہتا ہے۔ اگر ہم ایک ایک کیپسول نگل لیں تو ٹرائم سرکل ریز کی ہلاکت خیزی سے بچ جائیں گے''...... عمران نے انہیں تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''تو کیا آپ کے خیال میں ہمیں ان ریزز سے نشانہ نا کر وہ لوگ خاموش ہو کر بیٹھ جائیں گے اور انہیں یقین ہو جائے گا کہ ہم واقعی ہٹ ہو گئے ہیں''...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''میں جانتا ہوں کہ وہ ایسے مطمئن نہ ہوں گے کیونکہ ہمارے جسم سلامت ہوں گے۔ اس لئے اس بات پر کہ ہم واقعی ہلاک ہو چکے ہیں وہ کبھی یقین نہیں کریں گے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم ان ریزز سے بے ہوش ہو جائیں گے''...... جولیا نے کہا۔

''نہیں۔ ہم بے ہوش بھی نہیں ہوں گے۔ اگر ہم بے ہوش ہو گئے تو پھر انہیں ہمیں ہلاک کرنے میں بھلا کیا دیر لگے گی۔ وہ ہمارے بے ہوش جسموں کو گولیاں مار سکتے ہیں''...... عمران نے کہا۔

''تو پھر کیا ہوگا اور انہیں اس بات پر کیسے یقین آئے گا کہ ہم واقعی ہٹ ہو گئے ہیں جبکہ ہم زندہ ہوں گے''...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''انہیں ڈاج دینے کے لئے ہی ہم اپنے سانس پلٹیں گے۔ ان کے آدمی ساحل پر یقیناً ہماری لاشیں چیک کرنے آئیں گے۔ وہ کوئی بھی آلہ لے آئیں لیکن ساحل پر انہیں ہماری لاشیں ہی ملیں گی۔ ہماری چیکنگ کر کے وہ اس بات کی تصدیق کر دیں گے کہ ہم واقعی مر چکے ہیں تو وہ ہماری لاشوں کے میک اپ چیک کرنے کے لئے لامحالہ اپنے ساتھ لے جائیں گے''...... عمران نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

''اس میں رسک بہت ہوگا عمران صاحب۔ وہ ہماری لاشیں دیکھ کر فائرنگ کر سکتے ہیں تا کہ ہمارے زندہ بچنے کا کوئی اسکوپ

باقی نہ رہے''...... صدیقی نے کہا۔

''رسک لئے بغیر ہمارے پاس کوئی چارہ بھی نہیں ہے۔ وہ لوگ ہمیں شعاعوں سے نشانہ بنائیں گے۔ پھر جب ان کے ساتھی ہماری لاشیں چیک کرنے آئیں گے تو ہم ہوشیار رہیں گے۔ سانسیں روکنے کے بعد ہمارے پاس یہ چانس ضرور ہوگا کہ ہم فوراً اپنی سانسیں بحال کر سکیں۔ ہم ساحل پر جاتے ہی مشین پسٹل اپنے ہاتھوں میں رکھیں گے۔ جب ان کے ساتھی ہماری لاشیں اٹھانے آئیں گے تو وہ لامحالہ ہماری لاشیں چیک کریں گے۔ اگر انہیں ذرا سا بھی شک ہوا تو وہ ہم پر فائرنگ کھول دیں گے۔ اگر انہوں نے ایسا کیا تو ہم مشین پسٹلز والے ہاتھ اپنے جسموں کے نیچے رکھیں گے اور خطرے کی صورت میں فوراً سیدھے ہو کر انہیں گولیاں مار دیں گے''...... عمران نے کہا۔

''پھر بھی خطرہ تو بہرحال رہے گا کہ وہ ہمیں چیک کرنے سے پہلے ہی ہم پر فائرنگ نہ کر دیں''...... جولیا نے کہا تو عمران ہنس پڑا۔

''انسانی فطرت ہے کہ وہ مرے ہوؤں کو نہیں مارتا۔ فائرنگ کرنے سے پہلے وہ ہمیں لازماً چیک کریں گے کیونکہ ٹرائم ریز ان کا سب سے بڑا ہتھیار ہے جس کا وار کبھی خالی نہیں جاتا''۔ عمران نے کہا۔

''مگر عمران صاحب۔ اس سے ہمیں فائدہ کیا ہوگا۔ اگر وہ

ہمیں فیکٹری میں نہ لے گئے اور انہوں نے اسی حالت میں ہمیں سمندر میں پھینک دیا تو ۔ فیکٹری میں ہم پھر بھی داخل نہ ہو سکیں گے"...... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہارا یہ سوال فطری ہے۔ دراصل بھوکے پیٹ مسلسل بول بول کر میں تھک گیا ہوں۔ اس لئے مجبوراً خاموش ہو گیا۔ اگر کہو تو ہم کچھ کھا لیں تاکہ مجھ میں دوبارہ بولنے کی ہمت آ سکے اور پھر میں نان سٹاپ بولتا ہی رہوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"بھوک تو ہمیں بھی محسوس ہوئی ہے۔ تو کیا یہاں ہمیں کھانے کو کچھ ملے گا"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں۔ تھیلا کھولو۔ اس میں ریڈ کارٹر نے ہمارے کھانے کا بھی بندوبست کیا ہوا ہے۔ اس نے پیکٹ بند کھانے بھیجے ہیں وہ ٹھنڈے تو ہوں گے لیکن پیٹ میں جا کر خود ہی گرم ہو جائیں گے کیونکہ انہیں گرم کرنے کے چکروں میں پڑ کر ہم اب وقت ضائع نہیں کریں گے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے بیگ کھول لیا۔ بیگ میں واقعی خشک کھانے کے ڈبے موجود تھے۔ اس نے ایک ایک ڈبہ اور ایک ایک سافٹ ڈرنک کا کین نکال کر سب کو دیا اور اپنے لئے بھی نکال لیا۔

"کھاتے ہوئے تم اپنی بات جاری رکھ سکتے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"بزرگ کہتے ہیں کہ اول طعام بعد کلام اور ویسے بھی کھاتے

وقت بولنا نہیں چاہئے"...... عمران نے کہا تو جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ سب خاموشی سے کھانے میں مصروف ہو گئے۔ تھوڑی دیر میں وہ کھانے سے فارغ ہو گئے تو جولیا نے فلاسک اور ساتھ ڈسپوزیبل گلاس نکال لئے۔ فلاسک میں کافی تھی اس نے سب کو ڈسپوزیبل گلاسوں میں کافی ڈال ڈال کر دینا شروع کر دی تھی پھر اس نے اپنے لئے بھی گلاس میں کافی ڈالی اور فلاسک کو ایک سائیڈ پر رکھ دیا۔

"اب ہم سب شکم سیر ہو گئے ہیں اور کیپسول کھانے سے پہلے ہمارے لئے ضروری تھا کہ ہم خالی پیٹ نہ رہیں۔ اب ایک ایک کیپسول کھا لو اس کے بعد کافی پینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ اور ایک پیکٹ سے انہیں ایک ایک سبز رنگ کا کیپسول نکال کر دے دیا۔ اس نے خود بھی ایک کیپسول نگلا اور پھر اطمینان بھرے انداز میں کافی سپ کرنے لگا۔

"عمران صاحب۔ آپ ان پر یہ ظاہر کرنا چاہتے ہیں کہ ہم ان کے ٹرائم ریز سرکل سے ہٹ ہو گئے ہیں تو ہمیں فوری طور پر اپنی سانسیں روکنی پڑیں گی۔ لیکن کوئی آدمی بھلا کتنی دیر تک سانس روک سکتا ہے۔ میرے خیال میں زیادہ سے زیادہ پانچ دس منٹ۔ اس سے زیادہ نہیں۔ انہوں نے احتیاطاً ہمیں کئی گھنٹوں تک اسی طرح ساحل میں پڑے رہنے دیا تو پھر"...... نعمانی نے کہا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ واقعی اس قسم کی اداکاری زیادہ دیر

تک نہیں کی جا سکتی کیونکہ یہ غیر فطری سی بات ہو جاتی ہے۔ ہم سانس اس وقت تک نہیں روکیں گے جب تک ہماری لاشیں اٹھانے کے لئے کوئی آ نہیں جاتا۔ آنے والے زیادہ دیر باہر نہیں رکیں گے۔ وہ ہمیں چیک کریں گے اور پھر یا تو ہماری لاشیں سمندر میں پھینکنے کی کوشش کریں گے یا پھر ہماری لاشوں کے میک اپ چیک کرنے کے لئے ساتھ لے جائیں گے۔ ایسا کرنے میں انہیں زیادہ وقت نہیں لگے گا۔ ہم راستے میں اپنے سانس بحال کر سکتے ہیں ضرورت پڑنے پر ہی ہم اپنی سانسیں روکیں گے اور میرے خیال میں یہ سب کرنا تمہارے لئے مشکل نہیں ہو گا“...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران کا آئیڈیا شاندار تھا لیکن اس میں بہرحال رسک تھا لیکن وہ سب سیکرٹ ایجنٹ تھے۔ اس لئے وہ گھبرانے والے یا پھر حالات سے ڈر کر بھاگنے والے نہیں تھے۔ رسک لینا وہ جانتے تھے اور رسک لے کر اور اپنی زندگیاں داؤ پر لگا کر ہی وہ کامیابیاں حاصل کرتے آئے تھے اور انہیں یقین تھا کہ اس بار بھی وہ اپنے مشن میں ضرور کامیاب ہوں گے۔

”چلو یہ تو مسئلہ حل ہو گیا۔ اب آخری اہم سوال“...... صدیقی نے کہا۔

”یہی کہ ہم فیکٹری کے اندر کیسے جائیں گے“...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

”جی ہاں۔ میں یہی پوچھنا چاہتا تھا“...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

”اس مقصد کے لئے تو میں نے اپنا اور تم سب کا ہلکا پھلکا میک اپ کرا دیا ہے۔ وہ ظاہر ہے میک اپ چیکر کیمرے استعمال کریں گے اور ان کیمروں میں ہمارے اصل چہرے واضح ہو جائیں گے۔ تمہیں نہیں تو کم از کم وہ مجھے ضرور پہچانتے ہوں گے اور مجھے معلوم ہے کہ میری موت کا یقین ہارڈ ماسٹرز کو صرف اسی صورت میں آ سکتا ہے جب میری لاش ان کو دکھائی جائے اس لئے لازماً کرنل ڈارسن لاشوں کو فیکٹری میں منگوائے گا۔ تاکہ وہ میری لاش کی فلم بنا کر پوری دنیا کو دکھا سکے اور ظاہر ہے جب میری لاش جائے گی تو باقی لاشیں بھی ساتھ جائیں گی۔ بولو اب کیا کہتے ہو“۔ عمران نے کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ تو بے حد عجیب اور انتہائی خطرناک پلاننگ ہے۔ کم از کم میں تو سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسی پلاننگ بھی بنائی جا سکتی ہے“...... جولیا نے بے اختیار جھرجھری لیتے ہوئے کہا۔

”ایسا بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ جب ہماری لاشیں فیکٹری میں لے جائیں تو اصل فیکٹری میں لے جانے سے پہلے وہ باقاعدہ خود کسی مشین کے ذریعے اس بات کی تصدیق کریں کہ کیا واقعی ہم زندہ ہیں یا مردہ“...... خاور نے کہا۔

”اوہ۔ سمندری ہوا کھاتے ہی تمہارے اندر عقل کے جراثیم بھی

داخل ہو گئے ہیں۔ ویری گڈ۔ واقعی ایسا ہو سکتا ہے۔ اگر تو انہوں نے کسی مشین کے ذریعے چیکنگ کی تو پھر ان کی یہ چیکنگ بھی ناکام رہے گی۔ بتایا تو ہے ان کیپسولوں سے نکلنے والی ریز ہمیں ہر قسم کی چیکنگ ریز سے بچا سکتی ہے۔ کمپیوٹرائزڈ مشین سے چیکنگ کی گئی تو انہیں ہمارا ڈ-تھ کاشن ہی ملے گا اور کچھ نہیں"...... عمران نے کہا تو ان سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران نے جس تفصیل سے انہیں جواب دیئے تھے اس سے وہ سب مطمئن ہو گئے تھے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ عمران کی سرکردگی میں وہ ضرور کامیابی حاصل کر لیں گے۔

عمران نے فیکٹری اور لیبارٹری کی مشینری کو جام کرنے کی غرض سے مخصوص آلہ بھی منگوایا تھا۔ مخصوص آلہ چھوٹے سے پسٹل جیسا تھا۔ اس کے اندر ایسی ریز تھیں جو فائر ہوتے ہی اٹیمک بیٹریوں سے چلنے والی مشینری کو جام کر دیتی تھیں۔ اس پسٹل کے علاوہ عمران نے اپنے پاس کسی قسم کا کوئی اسلحہ نہ رکھا تھا کیونکہ ہو سکتا ہے کہ فیکٹری میں لے جانے سے پہلے ان کا اسلحہ وغیرہ چیک کیا جائے۔

ویسے اسے عام سے اسلحے کی اتنی پرواہ بھی نہ تھی کیونکہ اسے یقین تھا کہ عام سا اسلحہ تو وہ دوسروں سے بھی چھین سکتا ہے صرف اسے فکر اٹیمک مشینری کی تھی۔ کیونکہ وہ ان کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ لوسیا نے ویسے اسے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ فیکٹری کی

تمام اہم مشینیں بڑی بڑی اٹیمک بیٹریوں سے ہی چلتی ہیں۔ اس لئے اس نے یہ مخصوص ریز پسٹل خاص طور پر منگوایا تھا۔

"تم اب بھی کچھ الجھے ہوئے دکھائی دے رہے ہو"...... عمران نے خاور کی طرف دیکھتے ہوئے کہا جس کے چہرے پر تفکرات کے سائے لہرا رہے تھے۔

"اگر ہماری پلاننگ فیل ہو گئی تو"...... خاور نے اچانک پوچھا۔

"پھر تو میرے پاس تمہاری بات کا ایک ہی جواب ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا"...... خاور نے پوچھا۔

"اصل مسئلہ حساب کتاب دینے کا ہوتا ہے اور حساب کتاب ہی تو دینا ہے۔ پاکیشیا میں جا کر چیف کو دینے کی بجائے منکر نکیر کو دے دینا۔ ویسے تمہارا چیف بھی تو ان سے کم نہیں ہے حساب کتاب لینے پر آتا ہے تو کوئی لحاظ نہیں کرتا"...... عمران نے کہا تو وہ سب ہنس پڑے۔ عمران کے گلے میں دوربین لٹک رہی تھی۔ وہ ریلنگ کے پاس کھڑا تھا۔ اس نے دوربین آنکھوں پر لگائی اور دور نظر آنے والے ساحل کا جائزہ لینے لگا اور پھر وہ بے اختیار چونک پڑا۔

"کیا ہوا"...... جولیا نے اسے چونکتے دیکھ کر کہا۔

"دوربین لگا کر ساحل کی طرف دیکھو"...... عمران نے کہا تو وہ سب دوربینوں سے ساحل کی طرف دیکھنے لگے۔ ساحل کے پاس

سمندر کی سطح پر انہیں جلی ہوئی مچھلیاں اور بے شمار سمندری جانوروں کی لاشیں تیرتی ہوئی دکھائی دیں۔

''اوہ۔ یہ تو ایسا لگ رہا ہے جیسے ساحل کے پاس موجود مچھلیاں اور دوسرے جانور پانی میں ہی جل گئے ہوں۔ ان کی لاشیں سطح پر آ گئی ہیں''...... جولیا نے کہا۔

''ہاں۔ وہاں طاقتور برقی رو دوڑ رہی ہے۔ جو سمندر کے اس حصے میں آنے والی ہر چیز کو جلا دیتی ہے''...... عمران نے کہا۔

''تو کیا ہم لانچ اس طرف لے جا سکیں گے۔ برقی رو کا اثر اس لانچ پر آ گیا تو''...... نعمانی نے کہا۔

''نہیں۔ لانچ کا پیندا ہارڈ پلاسٹک کا ہے۔ کرنٹ جتنا مرضی پاور فل ہو پلاسٹک سے نہیں گزر سکتا اس لئے کرنٹ کا اثر لانچ کے باہر اس حصے تک رہے گا جہاں جہاں لانچ گیلی ہو گی۔ اس کا اثر اوپر یا لانچ کی مشینری تک نہیں آئے گا۔ لانچ کا پروڈائلر اور نیچے موجود مشینری بھی پلاسٹک کوٹڈ ہے اس لئے اسے بھی کوئی نقصان نہیں ہو گا''...... عمران نے سنجیدگی سے کہا۔

''تم نے ٹھیک کہا تھا واقعی سمندر میں ہم تیر کر تو ساحل کی طرف نہیں جا سکتے۔ جب تم یہ جانتے تھے تو پھر تم نے تیراکی کے لباس کیوں منگوائے تھے''...... جولیا نے سامنے پڑے ہوئے تیراکی کے لباسوں کے بنڈل کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

''میں نے سوچا تھا کہ شاید ان کی ضرورت پڑ جائے لیکن خیر

کوئی بات نہیں......'' عمران نے مسکرا کر کہا۔

''نعمانی جاؤ اور جا کر لانچ کی رفتار آہستہ کرا دو۔ اب ہم ان کی ٹارگٹ رینج کے قریب پہنچ چکے ہے اگر ہم رینج میں آ گئے تو وہ ہمیں لانچ سمیت میزائلوں سے ہٹ کر سکتے ہیں''...... عمران نے نعمانی سے مخاطب ہو کر کہا اور رینج قریب آنے کا سن کر سب چوکنا ہو کر بیٹھ گئے۔ کیونکہ انہیں پوری طرح احساس تھا کہ اب موت زندگی کا کھیل شروع ہونے ہی والا ہے۔ نعمانی فوراً اٹھ کر باہر چلا گیا۔ کچھ توقف کے بعد عمران ان سب کے ساتھ باہر آ گیا۔ تھوڑی دیر بعد عمران نے لانچ رکوا دی۔

''او کے دوستو۔ یہاں سے زندگی کی سرحد ختم ہو رہی ہے اور اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ مستقبل بتائے گا لیکن ایک بات بتا دوں کہ تم میں سے کسی کی معمولی سی کوتاہی بھی ہم سب کے لئے موت کا پھندہ بن جائے گی۔ اس لئے ہر آدمی نے ہر لحاظ سے محتاط رہنا ہے۔ خاص طور پر میں جولیا سے کہہ رہا ہوں کہ وہ ہر قسم کے جذباتی اقدام سے باز رہے''...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو جولیا سمیت سب نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔ عمران انہیں لے کر کیبن میں آیا اور ایک بار پھر انہیں ہدایات دینے لگا پھر انہوں نے کیبنوں سے اپنے مخصوص تھیلے اٹھائے اور انہیں لے کر باہر آ گئے اور پھر وہ ریلنگ کے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔

''اب تک انہوں نے ہماری لانچ پر کوئی میزائل فائر نہیں

کیا“...... جولیا نے کہا۔

”وہ کریں گے بھی نہیں۔ وہ ہمیں ساحل پر ہلاک کرنا چاہتے ہیں اور اسی ٹرائم ریز سے۔ اس لئے وہ ہمارے ساحل پر آنے کا انتظار کر رہے ہیں“...... عمران نے مسکرا کر کہا۔ اس نے صدیقی کو انجن روم کی طرف بھیج دیا تھا۔ جس نے لانچ کو ایک بار پھر آگے بڑھانا شروع کر دیا تھا۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی لانچ ساحل تک پہنچ گئی۔ چونکہ پانی میں تیز برقی رو دوڑ رہی تھی اس لئے عمران کے کہنے پر لانچ کو ساحل پر کافی آگے تک لے آیا گیا تھا۔ اب وہ خشکی پر چھلانگیں لگا سکتے تھے۔ ساحل دور تک صاف تھا۔ وہاں کوئی ذی روح دکھائی نہ دے رہا تھا۔

”چلو۔ خشکی پر چھلانگیں لگا دو۔ خبردار۔ پانی سے دور رہنا ورنہ پانی میں موجود برقی پاور سے تم نہیں بچ سکو گے“...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

”اور نیچے جاتے ہی ہوشیار رہنا۔ ہم پر فوراً ہی ٹرائم ریز فائر کی جائے گی۔ ہمارے جسموں کو جھٹکے لگیں گے۔ سب ایک ساتھ گر جانا اور پھر جسم میں کوئی حرکت ظاہر نہ ہونے دینا۔ ہم سانسیں تب روکیں گے جب کوئی ہماری لاشیں چیک کرنے آئے گا“...... عمران نے چند لمحوں کی خاموشی کے بعد دوبارہ کہا اور پھر وہ سب ایک ایک کر کے خشکی پر کودتے چلے گئے۔ خشکی پر کودتے ہی انہوں نے فوراً جیبوں سے مشین پسٹل نکال کر ہاتھوں میں لے لئے۔ وہ خشکی

پر آ کر ایک ساتھ جمع ہو گئے اور پھر چاروں طرف دیکھنے لگے۔

”اب احتیاط کے ساتھ آگے بڑھو“...... عمران نے کہا تو وہ سب آہستہ آہستہ آگے بڑھنے لگے۔ ابھی وہ تھوڑی ہی دور گئے ہوں گے کہ اچانک انہیں تیز چمک سی لہراتی دکھائی دی۔ اسی لمحے انہیں زور دار جھٹکے لگے اور وہ اچھل اچھل کر نیچے گرتے چلے گئے۔ انہیں یوں محسوس ہوا جیسے ان پر یکلخت ٹنوں وزنی چٹانیں آ گری ہوں اور وہ ان چٹانوں تلے کچلے گئے ہوں۔ زور دار جھٹکوں نے جیسے واقعی ان کی روحیں سلب کر لی تھیں اور انہیں اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا ابھرتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

کرنل ڈارسن اپنے دفتر میں موجود کرسی پر جا کر اس طرح بیٹھ گیا جیسے کوئی فاتح نئی تسخیر شدہ مملکت میں دربار لگا کر بیٹھتا ہے۔

''بس اب تھوڑی ہی دیر کی بات ہے۔ جلد ہی یہ خبر پوری دنیا میں پھیل جائے گی کہ ہارڈ ماسٹرز کے چیف کرنل ڈارسن نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک کر دیا ہے۔ اب کرنل ڈارسن پوری دنیا کا ہیرو بن چکا ہے''...... کرنل ڈارسن نے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا اور پھر ہاتھ بڑھا کر اس نے سامنے رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور ایک بٹن دبا دیا۔

''یس باس''...... دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

''اینڈریا۔ فوراً چیف سیکرٹری سے ٹرانسمیٹر پر میری بات کراؤ۔ فوراً''...... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف''...... دوسری طرف سے کہا گیا اور کرنل ڈارسن نے

رسیور رکھ دیا اور پھر میز کی دراز کھول کر اس میں رکھا ہوا ایک چھوٹا سا لیکن جدید ٹرانسمیٹر نکال کر میز کے اوپر رکھ دیا۔ اس کا دل واقعی بلیوں اچھل رہا تھا۔ اس کا بس نہ چل رہا تھا کہ ایک لمحہ بھی نہ گزرے اور وہ اپنے اس تاریخی اور یادگار کارنامے کی روئیداد چیف سیکرٹری کے کانوں تک پہنچا دے لیکن ظاہر ہے ٹرانسمیٹر کال ملنے میں کچھ وقت تو بہرحال لگتا ہی تھا۔

تھوڑی دیر بعد ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز نکلنے لگی اور اس پر موجود ایک چھوٹا سا بلب تیزی سے اسپارکنگ کرنے لگا۔ کرنل ڈارسن خاموش بیٹھا رہا۔ پھر اسپارکنگ کرتا بلب ایک جھماکے سے مسلسل جلنے لگا اور اس کے ساتھ ہی ٹرانسمیٹر سے ٹوں ٹوں کی آواز کی بجائے ایک مردانہ آواز برآمد ہوئی۔ لہجہ بے حد تحکمانہ اور بھاری سا تھا۔

''ہیلو۔ ہائقم اٹنڈنگ یو۔ اوور''...... بولنے والے نے کہا۔ یہ چیف سیکرٹری تھے۔ انہی کی وجہ سے کرنل ڈارسن ہارڈ ماسٹرز کا چیف بنا تھا۔

''سر۔ میں کرنل ڈارسن چیف آف ہارڈ ماسٹرز بول رہا ہوں۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

''اوہ۔ کرنل ڈارسن۔ تم نے اب تک کوئی رپورٹ ہی نہیں دی ان بدمعاشوں کے متعلق حالانکہ تم نے دعویٰ کیا تھا کہ تم جلد از جلد ان کا خاتمہ کر دو گے۔ اب تم ہو کہاں۔ میں نے ابھی تھوڑی دیر

پہلے تمہارے ہیڈ کوارٹر فون کیا تھا تو پتہ چلا کہ تم وہاں پر موجود نہیں ہو۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے گھمبیر لہجے میں کہا۔

''سر۔ یہی رپورٹ دینے کے لئے تو میں نے کال کیا ہے۔ اور میں اس وقت ریڈ فیکٹری میں موجود ہوں۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ اچھا۔ کیا رپورٹ ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے اشتیاق آمیز لہجے میں پوچھا۔

''سر عظیم کامیابی۔ ٹاپ وکٹری۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے بے اختیار ہوتے ہوئے قدرے چیخ کر کہا۔

''کیا ہے ٹاپ وکٹری۔ جلدی بتاؤ۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

''وہ علی عمران اور اس کے ساتھی لاشوں کی صورت میں میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ تمہارے سامنے پڑے ہیں لاشوں کی صورت میں۔ اس کا مطلب ہے کہ وہ فیکٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گئے تھے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے چیختے ہوئے پوچھا۔

''نو سر۔ ایسی کوئی بات نہیں۔ وہ زندہ فیکٹری میں داخل ہو ہی نہیں سکتے تھے۔ البتہ ان کی لاشیں ثبوت کے طور پر فیکٹری میں منگوا لی گئی ہیں۔ ظاہر ہے لاشوں سے تو فیکٹری کو کوئی خطرہ نہیں ہو سکتا۔

پھر مجھے معلوم تھا کہ اس علی عمران کی موت پر یقین اس کی لاش دیکھے بغیر کوئی نہ کرے گا۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''اوہ۔ پھر تو واقعی یہ عظیم کامیابی ہے لیکن مجھے تفصیل بتاؤ واقعی مجھے تمہاری بات پر یقین نہیں آ رہا ہے۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے تیز لہجے میں کہا۔

''سر۔ آپ یقین کریں میں درست کہہ رہا ہوں۔ اس عمران کی لاش میری نظروں کے سامنے پڑی ہوئی ہے اور میں نے چیک کر لیا ہے۔ وہ واقعی علی عمران ہے اور مردہ ہے۔ اوور''...... کرنل ڈارسن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

''اوکے۔ تفصیل بتاؤ کرنل ڈارسن۔ مجھے پوری تفصیل بتاؤ۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے کہا اور کرنل ڈارسن نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی آمد کا پتہ لگنے سے لے کر ان پر ٹرائم ریز سرکل کا فائر اور پھر ان کی لاشوں کی کمپیوٹر مشین کے ذریعے تصدیق تک پوری تفصیل سنا دی۔

''تو کمپیوٹرائزڈ مشین نے بھی ان کی موت کی تصدیق کر دی۔ اوہ اوہ۔ ویل ڈن۔ رئیلی ویل ڈن۔ یہ تو تم نے واقعی ایک عظیم کارنامہ سر انجام دیا ہے۔ ویل ڈن کرنل ڈارسن ویری ویل ڈن۔ اوور''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی جذباتی لہجے میں کہا۔

''سر۔ میں نے فیصلہ کیا ہے کہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو باقاعدہ پوری دنیا کے ٹی چینلو پر دکھایا جائے تاکہ پوری

دنیا میں زاٹان کے ہارڈ ماسٹرز کا نام روشن ہو جائے اور پوری دنیا کو ہارڈ ماسٹرز پر فخر ہو۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”اوہ۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ ویری گڈ آئیڈیا۔ ٹھیک ہے۔ میں خود بھی ان کی لاشیں ایک بار دیکھنا چاہتا ہوں۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”ٹھیک ہے جناب۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

”تم نے یہ بڑا کارنامہ سرانجام دیا ہے اور عمران جیسے انسان کو ہلاک کر کے ٹاپ وکٹری حاصل کی ہے اس لئے زاٹان حکومت کی طرف سے بھی میں تمہارے لئے خصوصی انعامات دینے کی سفارش کروں گا۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور کرنل ڈارسن کا چہرہ فرط مسرت سے کھل اٹھا۔

”اوہ اوہ۔ سر یہ میرے لئے سب سے بڑا اعزاز ہے۔ اوور“...... کرنل ڈارسن نے مسرت کے شدید جذبے سے مغلوب ہوتے ہوئے کہا۔

”تم نے کام ہی ایسا کیا ہے۔ بہرحال میں ایک بار خود بھی ان لاشوں کو دیکھنا چاہتا ہوں۔ اس لئے سپیشل فلائٹ پر تمہارے پاس رے فیکٹری پہنچ رہا ہوں۔ زیادہ سے زیادہ مجھے وہاں تک آنے میں دو گھنٹے لگیں گے۔ لیکن فیکٹری میں مجھے کس طرح داخل ہونا ہو گا۔ اس کے متعلق تفصیل تم بتاؤ گے۔ اوور“...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

”آپ ساحل پر پہنچنے سے پہلے مجھے فیکٹری کی فریکوئنسی پر کال کریں گے۔ میں خصوصی آبدوز ساحل پر بھجوا دوں گا جو آپ کو اور آپ کے ساتھیوں کو لے کر میرے پاس آ جائے گی۔ اوور“۔ کرنل ڈارسن نے کہا۔

”ٹھیک ہے۔ میں کال کر لوں گا۔ اوور اینڈ آل“...... چیف سیکرٹری نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ کرنل ڈارسن نے ہاتھ بڑھا کر ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر اسے واپس دراز میں رکھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا۔ اب وہ خود جا کر فرسٹ ہال میں رکھی ہوئی عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھنا چاہتا تھا۔ جن کی وجہ سے چیف سیکرٹری نے اسے بے حد شاباشی دی تھی اور اس شاباشی کے ساتھ ساتھ اسے بے پناہ دولت اور زاٹان حکومت سے بے شمار انعامات بھی ملنے والے تھے۔

عمران اور اس کے ساتھی اسی طرح خشک ریت پر لیٹے ہوئے تھے۔ وہ جیسے ہی گرے تھے کچھ ہی دیر بعد ان کی حالت سنبھل گئی تھی۔

"کیا تم سب ٹھیک ہو"...... عمران نے انتہائی آہستہ آواز میں پوچھا۔

"ہاں۔ ہم ٹھیک ہیں"...... سب نے جواب دیا۔

"بس اسی طرح پڑے رہو۔ جسم میں معمولی سی بھی حرکت نہ ہو"...... عمران نے ہونٹ ہلائے بغیر کہا۔ وہ سب اسی طرح سے پڑے رہے اور پھر کچھ دیر بعد انہوں نے چٹانوں میں سے دس افراد کو اس طرف آتے دیکھا۔ ان سب کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں۔ عمران اور اس کے ساتھی پہلو کے بل گرے ہوئے تھے۔ مشین پسٹل ان کے ہاتھوں میں تھے۔ اگر آنے والے افراد انہیں مشین گنوں سے فائرنگ کر کے ہلاک کرنے کی کوشش کرتے تو وہ

ان سے پہلے اپنے مشین پسٹل سے انہیں نشانہ بنا سکتے تھے لیکن وہ افراد اطمینان بھرے انداز میں اس طرف چلے آ رہے تھے۔

"وہ آ رہے ہیں۔ اپنے سانس روک کر بے حس و حرکت ہو جاؤ۔ وہ ہمیں چیک کریں گے۔ اگر انہوں نے ہماری لاشیں سمندر میں پھینکنے یا ہم پر گولیاں برسانے کی کوشش کی تو ان میں سے کسی ایک کو زندہ نہ چھوڑنا"...... عمران نے آہستہ آواز میں کہا۔ تھوڑی دیر میں وہ آدمی ان کے قریب پہنچ گئے۔ انہوں نے ان پانچوں کے گرد گھیرا ڈال لیا۔ مشین گنوں کا رخ ان کی طرف تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی بھی تیار تھے۔ ان کی آنکھیں نیم وا تھیں اور ان کی نظریں ان افراد کے ہاتھوں میں موجود مشین گنوں کے ٹریگروں پر موجود ان کی انگلیوں پر جمی ہوئی تھیں۔ اگر ان کی انگلیاں حرکت کرتیں تو وہ فوراً ایکشن میں آ جاتے اور ان کے فائرنگ کرنے سے پہلے ان پر فائرنگ کرنے کے لئے تیار تھے۔

"چیک کرو انہیں"...... ان میں سے ایک آدمی نے کہا تو تو پانچ افراد آگے بڑھے اور پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں پر جھک گئے اور ان کے دل کی دھڑکنیں اور نبضیں چیک کرنے لگے۔

"یہ سب مر چکے ہیں"...... ان پانچوں نے کہا اور ساتھ ہی انہوں نے ہاتھ اٹھا کر انگلیوں سے وکٹری کے نشان بنا دیئے۔

"گڈ شو۔ اٹھاؤ ان کی لاشیں اور ڈارک روم میں لے چلو"۔ جس آدمی نے ان کی لاشیں چیک کرنے کے لئے کہا تھا اس نے

دوبارہ کہا تو باقی افراد بھی آگے بڑھے اور انہوں نے عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اٹھانا شروع کر دیں۔ انہیں لاشیں اٹھاتے دیکھ کر عمران اور اس کے ساتھی مطمئن ہو گئے۔ اس لئے انہوں نے ہاتھوں میں پکڑے ہوئے مشین پسٹل وہیں چھوڑ دیئے۔ وہ سب انہیں اٹھائے ایک کھلی ہوئی چٹان کی طرف بڑھ گئے اور پھر وہ انہیں لے کر اس چٹان کے کھلے ہوئے حصے میں گھس گئے۔

کچھ دیر بعد وہ انہیں ایک بڑے ہال نما کمرے میں لے آئے جہاں سٹریچر پڑے ہوئے تھے انہوں نے ان سب کو ایک جھٹکے سے ان سٹریچرز پر ڈال دیا۔ اس کمرے کی دیواریں سیاہ رنگ کی تھیں اور چھت سے ایک ٹیوب لٹکی ہوئی تھی جو روشن تھی۔ عمران نے آنکھیں بند کر رکھی تھیں چند لمحوں بعد اس کے سر پر شیشے کا ایک کنٹوپ چڑھا دیا گیا۔ اس کے ساتھ بے شمار تاریں لگی ہوئی تھیں اور عمران سمجھ گیا کہ کمپیوٹر کی مدد سے اس کی موت کی تصدیق کی جا رہی ہے۔ گو اس کے لئے اسے ذہن بلینک کرنے کی ضرورت نہ تھی کیونکہ ایسے کمپیوٹر کی کارکردگی کو وہ جانتا تھا کہ یہ خون کی روانی کی مدد سے موت اور زندگی کا فیصلہ کرتے ہیں اور مخصوص کیپسول اور ٹرائم ریز کے مکس ہونے سے کمپیوٹر کو یہ اطلاع ملے گی کہ دل بند ہے اور جسم میں کوئی حرکت نہیں ہے تو وہ ان کی موت کا اعلان کر دے گا لیکن اس کے باوجود اس نے ذہن کو بھی حفظ ماتقدم کے طور پر بلینک کر لیا۔ لیکن چند ہی لمحوں بعد کنٹوپ ہٹا دیا گیا

البتہ وہ سٹریچر پر اسی طرح پڑا رہا۔ اسے اطمینان تھا کہ وہ کسی نہ کسی طرح زندہ اس خوفناک فیکٹری یا پھر ڈاکٹر ریے مورگن کی ریے میزائل کی لیبارٹری میں داخل ہونے میں کامیاب ہو گیا ہے۔

"بس ٹھیک ہے۔ انہیں چھوڑ دو یہاں۔ اب تم سب اپنی اپنی ڈیوٹی پر جا سکتے ہو۔ یہ لاشیں ہیں اور خواہ مخواہ ان لاشوں کی حفاظت کی کیا ضرورت ہے"...... ایک آواز عمران کے کانوں میں پڑی اور اس کے ساتھ ہی دور جاتے ہوئے قدموں کی آوازیں ابھرنے لگیں۔ عمران نے آہستہ سے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں بعد کہیں دور سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی قدموں کی آواز اسی طرف کو جانے لگی۔ جس طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی۔ عمران نے اب اپنے سر کو حرکت دی اور سر گھما کر ادھر ادھر دیکھا یہ ایک بڑا سا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کے آگے ایک راہداری تھی اور اس راہداری اور کمرے کے درمیان محرابی کھلا راستہ تھا۔ وہ آدمی اس محرابی کھلے حصے سے راہداری میں جا کر دائیں طرف مڑ گیا تھا۔ عمران نے فوراً ہی گردن دوسری طرف موڑی تو اس نے دیکھا کہ اس کے ساتھی اسی طرح فرش پر ایک قطار کی صورت میں پڑے ہوئے تھے۔ عمران ایک جھٹکے سے اٹھ کر بیٹھ گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر کھڑا ہوا۔ اس کے کہنے پر اس کے ساتھی بھی فوراً اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ اسی لمحے اسے راہداری میں سے آتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور

عمران بلی کی طرح دبے پاؤں اس محرابی کھلے حصے کی سائیڈ میں پہنچ کر دیوار کے ساتھ لگ کر کھڑا ہوگیا۔ اس کے ساتھی بھی تیزی سے سائیڈ کی دیواروں سے لگ گئے قدموں کی آوازیں اب قریب آ گئی تھیں اور چند لمحوں بعد ایک لمبا تڑنگا سا آدمی جس کے کاندھے سے مشین گن لٹکی ہوئی تھی مڑ کر اس کمرے میں داخل ہوا۔ سامنے سارے سٹریچرز کو خالی دیکھ کر وہ چونک پڑا۔ اسی لمحے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے اس آدمی کو یکلخت جھپٹ کر اپنے سینے سے جکڑا اور پھر اسی رفتار سے وہ اسے لئے پیچھے دیوار کی طرف ہٹتا گیا۔ اس کا ایک بازو اس آدمی کے پیٹ کے گرد اور دوسرا اس کے منہ پر سختی سے جما ہوا تھا اور اس طرح اس آدمی کا سر بھی حرکت نہ کر سکتا تھا۔ اس آدمی نے مران کو اچھالنے اور اپنے آپ کو چھڑانے کی بے حد کوشش کی لیکن عمران کے بازوؤں میں آنے کے بعد تو گینڈے کو بھی ہلنے میں وقت ہوتی تھی۔ اس نوجوان بے چارے نے کیا کر لینا تھا۔ عمران نے پیٹ پر موجود بازو کو اور زیادہ سختی سے بھینچ لیا اور جب اس آدمی کی اضطراری حرکت ختم ہوئی تو عمران نے یکلخت اس کے منہ سے ہاتھ ہٹا کر اس کی گردن کے گرد بازو ڈال دیا۔

”خبردار۔ اگر منہ سے آواز نکلی تو گردن توڑ دوں گا“...... عمران نے غراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی گردن پر موجود بازو کو زور سے جھٹکا دیا۔ اس آدمی کے حلق سے غرغراہٹ کی آواز نکلنے لگی اور اس

کا جسم عمران کے بازوؤں میں اس طرح تڑپنے لگا جیسے مچھلی پانی سے باہر تڑپتی ہے۔ عمران نے بازو کو ذرا سا ڈھیلا کیا تو اس آدمی کا پھڑکنا بھی قدرے کم ہوگیا۔

”میری بات دھیان سے سنو اور اسے سمجھنے کی بھی کوشش کرنا۔ میرے ساتھ تعاون کرو گے تو فائدے میں رہو گے بولو یہاں اس حصے میں تمہارے علاوہ اور کتنے آدمی ہیں“...... عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا۔ اس آدمی نے منہ سے جواب دینے کی بجائے انکار میں گردن ہلائی تو عمران نے یکلخت اس بازو کو جو اس نے اس کی گردن کے گرد جمایا ہوا تھا زور سے جھٹکا دیا اور وہ آدمی ایک بار پھر تڑپنے لگا۔

عمران نے ایک اور جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی اس آدمی کا سر ایک طرف کو ڈھلک گیا اور جسم یکلخت ڈھیلا پڑ گیا۔ وہ ختم ہو چکا تھا۔ عمران نے اسے آگے کی طرف دھکیلا۔ لیکن اس سے پہلے اس کے کاندھے سے لٹکی ہوئی مشین گن اس نے اتار لی۔ وہ آدمی ہلکے سے دھماکے سے قالین پر اوندھے منہ گرا۔

”جلدی کرو۔ یہ لاش اٹھا کر ایک کونے میں ڈال دو۔ میں اس حصے کو چیک کر لوں“...... عمران نے آہستہ سے کہا اور اسی لمحے اسے ایک اور خیال آیا تو وہ بری طرح چونک پڑا۔ اس سے واقعی حماقت ہوگئی تھی۔ وہ اس وقت فیکٹری والے حصے میں موجود تھا جہاں انتہائی جدید ترین مشینری نصب تھی۔ ہو سکتا ہے اس کی آواز

یا حرکت کو مارک کیا جا رہا ہو اور کسی بھی لمحے اچانک ان پر قیامت ٹوٹ پڑے۔

اسے اس ریز پسٹل کا خیال ہی نہ آیا تھا اور یہ واقعی اس کی حماقت تھی لیکن اس خیال کے آتے ہی اس نے بجلی کی سی تیزی سے کوٹ کی اندرونی جیب سے وہ چھوٹا سا سیاہ رنگ کا پسٹل نما آلہ نکال لیا۔ اس کی رینج چونکہ خاصی وسیع تھی اس لئے عمران کو اس بات کی فکر نہ تھی کہ ان ریز سے کوئی مشین فعال رہ جائے گی۔ پسٹل کا رخ اس نے راہداری کی طرف کر کے اس کا ٹریگر دبا دیا۔

پسٹل میں سے ہلکی سی کٹاک کی آواز نکلی اور ساتھ ہی ہلکے نارنجی رنگ کے دھویں کا ایک بھپکا سا برآمد ہوا جو چند لمحوں میں ہی غائب ہو گیا۔ عمران نے پسٹل کو واپس جیب میں رکھ لیا۔ اب وہ تمام حفاظتی انتظامات کی طرف سے مطمئن ہو گیا تھا۔

پھر وہ مشین گن اٹھا کر آگے بڑھا۔ راہداری میں پہنچ کر اس نے اس طرف دیکھا جدھر وہ آدمی گیا تھا تو آگے جا کر راہداری بند ہو گئی تھی جبکہ سائیڈ پر ایسا ہی ایک اور محرابی دروازہ تھا۔ عمران نے دوسری طرف دیکھا تو راہداری بند تھی اور اس میں کوئی دروازہ نہ تھا۔ عمران مطمئن ہو کر دوسرے محرابی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ آہستہ آہستہ آگے بڑھتا ہوا وہ اس کھلے دروازے کے قریب پہنچ کر رک گیا۔ اس نے پہلے ذرا سا جھانک کر اندر دیکھا تو یہ ایک عام سا دفتر نما کمرہ تھا جس میں ایک میز اور اس کے پیچھے کرسی رکھی

ہوئی تھی۔ لیکن جس چیز کو وہ دیکھ کر چونکا تھا وہ ایک دیوار کے ساتھ نصب بڑی سی مشین تھی۔

یہ مشین چل رہی تھی اور اس مشین کو چلتے ہوئے دیکھ کر ہی وہ چونکا تھا کہ ریز فائر کرنے کے باوجود یہ مشین کیوں چل رہی ہے۔ اس کی دو ہی وجوہات ہو سکتی ہیں کہ یا تو ان ریز نے کسی وجہ سے کام نہیں کیا یا پھر اس مشین کا تعلق ایٹمک بیٹریوں سے نہ ہو گا۔ کمرہ چونکہ خالی پڑا تھا اس لئے عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس مشین کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔

وہ غور سے اس مشین کو دیکھ رہا تھا۔ عمران نے دیکھا کہ یہ کوئی خاص قسم کا ٹرانسمیٹر تھا لیکن اس میں سے نہ کوئی آواز نکل رہی تھی اور نہ اس کے ڈائل پر کوئی فریکوئنسی نظر آ رہی تھی۔ البتہ دو چھوٹے چھوٹے بلب جو ڈائل کے اوپر لگے ہوئے تھے۔ مسلسل اسپارکنگ کر رہے تھے جس سے ظاہر ہوتا تھا کہ یہ مشین آن ہے۔ عمران غور سے مشین کو دیکھتا رہا اور پھر اس نے ہاتھ بڑھا کر ان کے نیچے لگے ہوئے ایک بڑے سے بٹن کو پریس کر دیا۔

دوسرے لمحے مشین میں سے ہلکی سی سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور اس کے ساتھ ہی ڈائل پر موجود دو مختلف رنگوں کی سوئیاں ایک دوسرے کی مخالف سمت میں آگے بڑھنے لگیں اور پھر وہ ایک دوسرے کے اوپر آ کر رک گئیں۔ اس کے ساتھ ہی سیٹی کی آواز کی بجائے ایک انسانی آواز مشین سے برآمد ہونے لگی۔

”سر عظیم کامیابی۔ ٹاپ وکٹری۔ اوور“...... ایک آواز سنائی دی اس آدمی نے جیسے بے اختیار ہوتے ہوئے قدرے چیخ کر کہا۔

”کیا ہے ٹاپ وکٹری۔ جلدی بتاؤ۔ اوور“...... دوسرے آدمی نے قدرے ناخوشگوار سے لہجے میں کہا۔

”وہ علی عمران اور اس کے ساتھی لاشوں کی صورت میں میرے سامنے پڑے ہوئے ہیں۔ اوور“...... پہلے آدمی نے کہا۔ اسی لمحے اس کے پیچھے اس کے ساتھی بھی پہنچ گئے۔ عمران نے مڑ کر ہونٹوں پر انگلی رکھ کر انہیں خاموش رہنے کا اشارہ کیا۔

عمران سمجھ گیا کہ یہ پہلے بات کرنے والا اس فیکٹری کا چیف کرنل ڈارسن ہے اور پھر اس کرنل ڈارسن نے عمران کے فیکٹری پہنچنے اور ان کی موت کی کمپیوٹرائزڈ تصدیق تک پوری تفصیل بتائی اور عمران کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ رینگ گئی۔ کیونکہ اس رپورٹ نے اس کے تمام خدشات کی تصدیق کر دی تھی کہ لوسیا کو فیکٹری کے بارے میں پورا علم تھا اور اس نے اسے کچھ غلط نہیں بتایا تھا اور اب وہ اپنے کانوں سے سن رہا تھا کہ اس کا خیال درست تھا۔

کرنل ڈارسن اور دوسرے آدمی کے درمیان بات چیت ہوتی رہی اس بات چیت کا مرکز عمران کی ذات تھی۔ پھر اسے پتہ چل گیا کہ کرنل ڈارسن، چیف سیکرٹری سے بات کر رہا ہے اور عمران جانتا تھا کہ ہارڈ ماسٹرز، چیف سیکرٹری کے انڈر ہی کام کرتی ہے۔

یہ سن کر عمران دل ہی دل میں ہنس رہا تھا۔ وہ خود یہاں آ رہا تھا تاکہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی فلم بنا کر پوری دنیا کے چینلوں پر نشر کی جا سکے۔ تھوڑی ہی دیر میں ان کی بات چیت ختم ہوگئی تو عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔ اسی لمحے میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر فوراً رسیور اٹھا لیا۔

”ہیلو کرسٹ۔ میں اسٹارک بول رہا ہوں۔ لاشوں کی کیا پوزیشن ہے“...... دوسری طرف سے ایک الجھی ہوئی آواز سنائی دی۔

”یہیں پڑی ہیں“...... عمران نے بھنچی بھنچی آواز میں مختصر سا جواب دیا کیونکہ اس کرسٹ کی تو اس نے آواز ہی نہ سنی تھی۔ اس لئے وہ اس کی نقل کیسے کرتا۔

”اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کا دھیان رکھنا“...... دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔ عمران نے رسیور رکھ دیا اور پھر وہ ایک طویل سانس لے کر پیچھے کھڑے اپنے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ یکلخت اوپر چھت سے تیز سرخ رنگ کی روشنی سی چمکی اور اس کے ساتھ ہی عمران کو یوں محسوس ہوا جیسے پلک جھپکنے میں اس کی آنکھوں کے سامنے سیاہ چادر سی پھیل گئی ہو۔ اس کا ذہن بھی بالکل اس طرح تاریک ہوگیا تھا جیسے کیمرے کا شٹر اچانک بند ہو جاتا ہے۔

اسٹارک مشین روم میں اپنے کیبن میں بیٹھا ٹرانسمیٹر کے ذریعے ہونے والی چیف کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کی گفتگو سن رہا تھا۔ فیکٹری میں حفاظتی انتظامات کی وجہ سے ایسا سسٹم نصب کیا گیا تھا کہ ہر سیکشن میں ٹرانسمیٹر کا ایک ایسا سیٹ نصب کر دیا گیا تھا۔ جس پر فیکٹری میں باہر سے ہونے والی کال کو سنا جا سکتا تھا بشرطیکہ اگر کوئی سننا چاہے اس صورت میں اسے مشین کو باقاعدہ آن کرنا پڑتا تھا۔ البتہ ٹرانسمیٹر کال شروع ہوتے ہی مشین پر نصب دو چھوٹے بلب جل بجھ کر یہ بتانا شروع کر دیتے تھے کہ فیکٹری کے مین ٹرانسمیٹر پر بات چیت ہو رہی ہے۔ ایسا اس لئے کیا گیا تھا کہ اس فیکٹری میں موجود کوئی بھی شخص کسی غلط آدمی کو کال کر کے بات چیت نہ کر سکتا تھا۔ اسے یقیناً یہ خطرہ رہتا تھا کہ اس کی بات چیت کہیں نہ کہیں سنی جا سکتی ہے۔

اسٹارک اپنے کمرے میں نصب اس مشین کے ذریعے ہی کرنل

ڈارسن اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی بات چیت سن رہا تھا اسے یہ بات چیت سننے کا تجسس اس لئے پیدا ہوا تھا کہ شاید کرنل ڈارسن، چیف سیکرٹری سے اس عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے سلسلے میں اس کی خدمات کا بھی ذکر کرے لیکن چونکہ ابھی ابتدائی بات چیت ہو رہی تھی۔ اس لئے وہ خاموش بیٹھا ہوا تھا۔

اپنے سامنے میز پر موجود بڑی سی مشین پر اس کی نظریں جمی ہوئی تھیں۔ کیونکہ فیکٹری میں چلنے والی تمام مشینری کو یہی مشین کنٹرول بھی کر رہی تھی اور اپنی کنٹرولنگ پوزیشن بھی ساتھ ساتھ واضح کر رہی تھی۔ ہال کمرے میں چلنے والی مشینری کی ہلکی ہلکی گونج بھی اس کے کانوں تک پہنچ رہی تھی کہ یکلخت جھماکا سا ہوا اور کرسی پر بیٹھا ہوا اسٹارک اس قدر بوکھلائے ہوئے انداز میں اچھلا کہ کرسی سمیت نیچے گرتے گرتے بچا۔

اس کی آنکھیں شدید ترین حیرت سے ابل کر تقریباً حلقوں سے باہر نکل آئی تھیں کیونکہ کنٹرولنگ مشین کا تقریباً تین چوتھائی حصہ جھماکے کے ساتھ تاریک ہو چکا تھا۔ اور ہال میں موجود مشینوں کی گونج بھی ختم ہو گئی تھی۔ جبکہ ٹرانسمیٹر مشین پر ہونے والی بات چیت ویسے ہی جاری تھی۔ اسٹارک اچھل کر کمرے سے باہر ہال کی طرف بھاگا۔ ہال میں بھی یہی پوزیشن تھی۔ بیس مشینوں میں سے صرف دو مشینیں چل رہی تھیں۔ اور باقی بند ہو چکی تھیں۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایٹمک بیٹری سے چلنے والی ساری مشینری بند ہو گئی ہے۔ صرف جنریٹر سے پیدا کی جانے والی بجلی سے چلنے والی مشینری کام کر رہی ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ ایٹمک بیٹریوں میں کوئی نقص پڑ گیا ہے۔ یہ کیسے ہو گیا۔ اوہ ویری بیڈ"...... اسٹارک نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف لپکا لیکن دروازے تک پہنچتے پہنچتے اسے ایک اور خیال آیا تو وہ تیزی سے واپس شیشے والے کمرے کی طرف پلٹ پڑا۔

"یہ کیسے ممکن ہے کہ ایٹمک بیٹریاں فیل ہو جائیں۔ ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا۔ خود کار کمپیوٹر کی موجودگی میں بیٹریاں کیسے بند ہو سکتی ہیں۔ کہیں کوئی تخریب کاری تو نہیں ہوئی"...... کمرے کی طرف بھاگتے ہوئے اس نے خود کلامی کے سے انداز میں کہا۔ اس کے ذہن میں تخریب کاری کا خیال آتے ہی فوراً عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کا خیال آیا تھا اور وہ لاشعوری طور پر دروازے سے ہی پلٹ آیا تھا۔

ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کی گفتگو جاری تھی کیونکہ ٹرانسمیٹر سسٹم الیکٹریکل تھا۔ بلکہ فیکٹری کا تقریباً سارا عام نظام بجلی سی چلتا تھا۔ جسے بڑے بڑے جنریٹر مسلسل پیدا کرتے رہتے تھے۔ تمام حفاظتی اور فائرنگ مشینری ایٹمک بیٹریوں سے چلتی تھیں۔ تاکہ اگر الیکٹرک سسٹم کسی بھی وجہ سے فیل ہو جائے تو اس مشینری پر کوئی اثر نہ پڑے۔ اس نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے

انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور پھر ایک بٹن پریس کر دیا۔ چند لمحوں بعد دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا۔

"ہیلو کرسٹ۔ میں اسٹارک بول رہا ہوں۔ لاشوں کی کیا پوزیشن ہے"...... اسٹارک نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"یہیں پڑی ہیں"...... دوسری طرف سے کرسٹ نے بھنچی بھنچی سی آواز میں مختصر سا جواب دیا۔

"اوہ۔ ٹھیک ہے۔ ان کا دھیان رکھنا"...... اسٹارک نے کہا اور ساتھ ہی اس نے بوکھلائے ہوئے انداز میں رسیور رکھا اور پھر واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔

"میرا اپنا دماغ ماؤف ہو گیا ہے۔ بھلا لاشیں کیا تخریب کاری کر سکتی ہیں"...... اسٹارک نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور پھر وہ مشین روم سے نکل کر راہداری میں دوڑتا ہوا آخری سرے پر موجود ایک چھوٹے سے کمرے میں گیا اور اس نے کمرے کا دروازہ بند کر کے دروازے کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبا دیا۔

دوسرے لمحے کمرہ کسی لفٹ کی طرح تیزی سے نیچے اترتا چلا گیا کچھ دیر بعد اس کی حرکت رکی تو اسٹارک دروازہ کھول کر باہر آ گیا۔ یہ ایک بڑا سا ہال کمرہ تھا۔ جس کے اندر ایک لمبی سی دیوار کے ساتھ وہ خود کار کمپیوٹر نصب تھا اور دوسری طرف دس بڑی بڑی سیاہ رنگ کی ایٹمک بیٹریاں موجود تھیں جن کے اوپر دیوار کے ساتھ ایک مشین نصب تھی۔ کمپیوٹر بھی بند ہو چکا تھا اور یہ مشین بھی۔ اسٹارک

تیزی سے اس مشین کی طرف بڑھا اور غور سے اس کے ایک ڈائل کو دیکھنے لگا۔ دوسرے لمحے اس نے پہلے تو دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھوں کو زور زور سے ملا اور پھر ڈائل کو دیکھا لیکن پھر چونک کر اس نے اپنے بازو پر خود ہی چٹکی بھری اور تکلیف کی وجہ سے اس کے منہ سے سسکاری سی نکل گئی۔

''یہ کیسے ممکن ہے۔ کیا میں پاگل ہو گیا ہوں۔ اوہ اوہ۔ شاید میں کوئی خواب دیکھ رہا ہوں۔ یہ خواب ہی ہے صرف ایک خواب''...... اسٹارک نے ہذیانی انداز میں چیخ پڑا۔ اس کی پھٹی پھٹی آنکھیں مشین کے ایک ڈائل پر جمی ہوئی تھیں جو ایٹمک بیٹری کی پاور انرجی کو ظاہر کرتا تھا۔ اس ڈائل کے مطابق تمام بیٹریاں فل انرجی کی حامل تھیں لیکن یہ انرجی آگے نہ جا رہی تھی۔ حالانکہ کوئی ایسی بات بھی نہ تھی جو اس انرجی کو آگے بڑھنے سے روک سکتی۔

اسی لمحے اس کے ذہن میں یکلخت اس طرح ایک خیال آیا جیسے گہرے بادلوں میں بجلی چمکتی ہے اور وہ بری طرح اچھل پڑا اس وقت تو بدحواسی میں اسے اس بات کا خیال نہ آیا تھا لیکن اب جیسے ہی یہ خیال آیا تو وہ واقعی پاگلوں کی طرح ناچ اٹھا۔ اس نے کرسٹ کی جو آواز سنی تھی وہ بالکل ہی کرسٹ سے مختلف تھی۔

کرسٹ کی ڈیوٹی اس نے لاشوں والے ہال میں لگائی تھی مگر اب اس نے بیل ہوتے ہی فوراً انٹرکام اٹھا لیا تھا۔ حالانکہ اس سے پہلے جب اس نے ایک مسئلے کے لئے اسے کال کیا تھا تو کرسٹ

نے کافی دیر بعد کال اٹنڈ کی تھی۔ اس وقت اسٹارک نے پوچھا بھی تھا کہ اس نے کال اٹنڈ کرنے میں اتنی دیر کیوں لگائی ہے تو کرسٹ نے یہی جواب دیا تھا کہ لاشوں والے ہال سے دفتر تک آنے میں ظاہر ہے وقت لگتا تھا۔

''اوہ۔ اوہ۔ یہ کیا چکر ہو سکتا ہے۔ آخر یہ سب ہو کیا رہا ہے''...... اسٹارک نے کہا اور ایک بار پھر بھاگتا ہوا وہ لفٹ میں داخل ہوا اور پھر لفٹ کے ذریعے وہ جیسے ہی پہلے والی راہداری میں پلٹا وہ بے تحاشا بھاگتا ہوا مشین ہال میں داخل ہوا۔ شیشے والے کمرے کے کھلے دروازے سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو ابھی جاری تھی۔

لیکن اسٹارک کو اب اس گفتگو کے سننے کا کوئی ہوش ہی نہ تھا۔ مشین روم کا انچارج وہی تھا اور جس طرح مشینری اچانک فیل ہوئی تھی ظاہر ہے اس کی تمام تر ذمہ داری اسی پر آتی تھی۔

ہال میں داخل ہوتے ہی وہ تیزی سے ایک کونے میں موجود مشین کی طرف بڑھ گیا۔ یہ فیکٹری کی ماسٹر چیکنگ سرچنگ مشین تھی۔ چونکہ یہ الیکٹریکل تھی اس لئے وہ چل رہی تھی۔ اسٹارک نے جلدی سے اس مشین کے مختلف بٹن پریس کرنے شروع کر دیئے۔ مشین پر موجود اسکرین روشن ہو گئی اور پھر ایک بٹن دباتے ہی جھماکے سے اس پر اس ہال کا منظر ابھر آیا۔ جس میں لاشیں پڑی ہوئی تھیں لیکن یہ منظر دیکھتے ہی وہ ایک بار پھر پاگلوں کے سے

انداز میں ناچ اٹھا کیونکہ اسے ہال میں اسٹریچروں پر پڑی ہوئی لاشوں غائب تھیں۔ وہاں صرف ایک لاش پڑی تھی جو ایک کونے میں موجود تھی اور یہ کرسٹ کی لاش تھی۔ جسے اس نے ایک لمحے میں پہچان لیا تھا۔

کرسٹ کی ناک اور منہ سے خون نکل کر اس کے چہرے کے نچلے حصے پر ٹھوڑی تک پھیلا ہوا تھا اور چہرہ اس طرح مسخ تھا جیسے اس پر انتہائی تشدد سے ہلاک کیا گیا ہو۔ اسٹارک کے ہونٹ بھینچ گئے اور ذہن میں دھماکے سے ہونے لگے اس نے جلدی سے ایک اور بٹن پریس کر دیا۔

اسکرین پر جھماکا سا ہوا اور پھر ایک منظر اسکرین پر ابھر آیا اور اسٹارک اب تک اس قدر حیران ہو چکا تھا کہ اب اس میں شاید مزید حیران ہونے کی ہمت ہی باقی نہ رہی تھی۔ اس لئے اس کے صرف پہلے سے بھینچے ہوئے ہونٹ مزید بھینچ گئے۔ کیونکہ منظر پر کرسٹ کا دفتر نظر آ رہا تھا۔ جس میں وہ عمران اور اس کے ساتھی بڑے اطمینان سے کھڑے نظر آ رہے تھے۔ ٹرانسمیٹر مشین آن تھی اور وہ کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہے تھے۔ عمران کے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جبکہ باقی ویسے ہی کھڑے تھے۔

اسٹارک کا ذہن بھک سے اڑ گیا تھا لیکن اس نے فوراً ہی اپنے آپ کو سنبھالا اور پھر مشین کا بٹن آف کر کے وہ واپس شیشے کے

کمرے کی طرف بھاگا۔ اس کے ذہن میں ایک خیال آیا تھا اور اب وہ اس خیال پر عمل کرنے کے لئے بھاگ رہا تھا۔ شیشے والے کمرے میں پہنچتے ہی اس نے مشین کے اس حصے پر جو ابھی تک روشن تھا تیزی سے مختلف بٹن دبائے اور کئی نابیں گھمانا شروع کیں۔ اس کی نظریں ڈائل پر چپکی ہوئی تھیں۔

ٹرانسمیٹر سے ہونے والی گفتگو اب اختتام پذیر ہو رہی تھی۔ لیکن اسے اس کا ہوش ہی نہ تھا۔ اس کی پوری توجہ اس مشین پر لگی ہوئی تھی پھر اس مشین پر جیسے ہی نیلے رنگ کا ایک بلب آن ہوا اس نے ہاتھ کھینچ لیا اور غور سے اس بلب کے نیچے۔ لگے ہوئے ڈائل کو دیکھنے لگا۔ اسٹارک نے ہاتھ بڑھا کر اس نیلے بلب کے نیچے موجود ڈائل کے دائیں طرف باہر کو ابھرے ہوئے ایک بٹن کو پوری قوت سے دبا دیا۔ بٹن دبتے ہی فوراً وہ نیلا بلب آف ہو گیا۔ اور مشین میں سے تیز سیٹی کی آواز ایک لمحے کے لئے نکلی اور پھر بند ہو گئی۔

اسٹارک نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے دوبارہ بٹن آف کرنے شروع کر دیئے پھر اس نے جلدی سے میز پر رکھے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور دو نمبر پریس کر دیئے۔

"یس"...... جلد ہی دوسری طرف سے رسیور اٹھا لیا گیا اور کرنل ڈارسن کی آواز سنائی دی۔

"میں اسٹارک بول رہا ہوں چیف۔ آپ فوراً مشین روم میں آ جائیں۔ عمران اور اس کے ساتھیوں کی زندہ ہو گئے ہیں

چیف"...... اسٹارک نے بری طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہو گئے ہیں۔ کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو نانسنس۔ وہ کیسے زندہ ہو سکتے ہیں۔ کیا تم نے ضرورت سے زیادہ پی لی ہے۔ نانسنس"...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"پلیز چیف۔ آپ فوراً پہنچیں۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ عمران اور اس کے ساتھی زندہ ہو گئے ہیں۔ میں نے انہیں فرسٹ ہال میں عارضی طور پر مفلوج کر دیا ہے لیکن وقت بے حد کم ہے۔ آپ فوراً یہاں آئیں۔ پلیز پلیز"...... اسٹارک نے چیختے ہوئے کہا اور پھر رسیور رکھ دیا۔ اسے معلوم تھا کہ اس نے جن ریز کے ذریعے انہیں وقتی طور پر مفلوج کیا ہے۔ ان کا اثر بہت تھوڑے وقت کے لئے ہوگا۔ اس کے بعد لوگ خودبخود ہوش میں آجائیں گے۔ وہ کرنل ڈارسن کو اطلاع دینے سے پہلے ہی ان پر مکمل قبضہ حاصل کر لینا چاہتا تھا لیکن مصیبت یہ تھی کہ ان ریز کے اثر کی وجہ سے فرسٹ فلور کا پورا انظام جامد ہوگیا تھا۔ اب نہ وہاں داخل ہوا جا سکتا تھا اور نہ باہر آیا جا سکتا تھا۔ فائرنگ مشینری پہلے ہی بند پڑی تھی۔ اس لئے وہ یہیں سے ان پر کوئی حربہ بھی استعمال نہ کر سکتا تھا۔

اسی لمحے بے تحاشا دوڑتے ہوئے قدموں کی آواز سنائی دی اور پھر کرنل ڈارسن ہال کے دروازے پر نظر آیا۔ اس کا چہرہ حیرت اور

خوف کے ملے جلے تاثرات کی وجہ سے بگڑا ہوا تھا اور آنکھیں پھٹ کر کانوں تک پہنچی ہوئی تھیں۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا تمہیں کسی پاگل کتے نے کاٹ لیا ہے جو تم بھی پاگل ہو گئے ہو۔ کمپیوٹر نے تصدیق کر دی۔ پھر تم کیسے کہہ رہے ہو کہ وہ زندہ ہیں۔ کیسے آخر کیسے"...... کرنل ڈارسن نے ہال کے دروازے سے ہی چیختے ہوئے کہا اور ساتھ ہی وہ بے تحاشا دوڑتا ہوا کمرے کے اندر پہنچ گیا۔ وہ شدت جذبات اور تیز دوڑنے کی وجہ سے بری طرح ہانپ رہا تھا۔

"میں درست کہہ رہا ہوں چیف۔ آئیں میں آپ کو دکھاتا ہوں"...... اسٹارک نے کہا اور پھر وہ کرنل ڈارسن کو لے کر ہال میں موجود اس مشین پر پہنچا۔ جس سے اس نے پہلے چیکنگ کی تھی۔ اس نے اس کے بٹن ایک بار پھر دبانے شروع کئے اور پھر اسکرین پر ایک منظر ابھرا تو جس طرح اسٹارک پہلے اچھلا تھا اس طرح کرنل ڈارسن بھی بے اختیار اچھل پڑا۔ کیونکہ اسکرین پر ایک ہال کمرے کا منظر آرہا تھا۔ جس کے ایک کونے میں فرسٹ فلور کے آپریشن انچارج کرسٹ کی لاش پڑی ہوئی تھی۔

"اوہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ آخر کیسے ممکن ہے۔ کیسے ہو گیا یہ سب۔ آخر کیسے"...... کرنل ڈارسن نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔ لیکن اسٹارک نے دوبارہ بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد اسکرین پر کرسٹ کے دفتر کا منظر ابھرا۔ وہاں فرش پر

ٹیڑھے میڑھے انداز میں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے۔ ان میں سے عمران اور جولیا کا چہرہ صاف نظر آ رہا تھا۔ باقی تین مردوں کے چہروں کی صرف سائیڈ نظر آ رہی تھی۔

''اوہ اوہ۔ یہ تو وہی ہیں۔ کیا اب یہ مر چکے ہیں''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''نو چیف۔ ابھی یہ زندہ ہیں۔ صرف بے ہوش ہیں۔ وہ بھی عارضی طور پر۔ زیادہ سے زیادہ آدھے گھنٹے کے لئے''...... اسٹارک نے جواب دیا۔

''کیوں۔ کیوں۔ مار دو ان کو بم مارو۔ اس دفتر کو ہی اڑا دو۔ ان پر لیزر ریز فائر کرو۔ پرخچے اڑا دو ان کے ان کی بوٹیاں اُڑا دو۔ انہیں کسی بھی صورت میں اس حال میں پڑا نہیں رہنا چاہئے ورنہ یہ پھر سے زندہ ہو جائیں گے۔ جلدی کرو اسٹارک۔ جلدی''...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

''سوری چیف۔ اب یہ ممکن نہیں رہا۔ تمام فائرنگ مشینری جام ہو چکی ہے۔ کیونکہ وہ سب اٹیمک بیٹریوں سے چلتی ہیں۔ صرف وہ مشینری سسٹم چل رہے ہیں جو بجلی سے چلتے ہیں۔ یہ ٹی ایس مشین بھی چونکہ ہنگامی حالات کی وجہ سے نصب کی گئی تھی اس لئے یہ اس قدر تو کام آ گئی ہے کہ اس سے ان لوگوں کو بے ہوش کر دیا گیا ہے لیکن ٹی ایس ریز کے اثرات بہت کم مدت کے لئے ہوتے ہیں''...... اسٹارک نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا۔

''اوہ۔ تو پھر جا کر مشین گن سے انہیں بھون ڈالو۔ یہ بے ہوش تو پڑے ہیں''...... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا۔

''یس چیف۔ لیکن چیف ٹی ایس کی وجہ سے فرسٹ فلور کا تمام سسٹم بھی جام ہو چکا ہے تاکہ ہنگامی حالات سے آسانی سے نمٹا جا سکے۔ لیکن فائرنگ مشینری بھی جام ہے۔ اب جب تک ٹی ایس کے اثرات ختم نہ ہوں فرسٹ فلور سے نہ کوئی باہر آ سکتا ہے اور نہ کوئی اس کے اندر جا سکتا ہے۔ لیکن ٹی ایس کے اثرات ختم ہوتے ہی یہ لوگ بھی خودبخود ہوش میں آ جائیں گے اور فرسٹ ہال میں سوائے اس کرسٹ کے اور کوئی بھی آدمی نہیں تھا جو ان کا مقابلہ کر سکے۔ اس لئے تو میں نے آپ کو کال کیا ہے کہ اب کیا کیا جائے اسٹارک نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

''لیکن تمہیں ان کے زندہ ہونے کا پتہ کیسے چلا''...... کرنل ڈارسن نے کہا اور اسٹارک نے فائرنگ مشینری اچانک بند ہونے سے لے کر آخر تک ساری روئیداد سنا دی۔

''اچھا۔ اس کا مطلب ہے کہ میری اور چیف سیکرٹری کی گفتگو بھی انہوں نے سن لی ہے اوہ۔ اب انہیں کیسے ہلاک کیا جائے۔ کوئی تجویز سوچو۔ یہ تو سارا معاملہ ہی غلط ہو گیا''...... کرنل ڈارسن نے انتہائی مایوس سے لہجے میں کہا۔ اس کا جسم شدید مایوسی کی وجہ سے ڈھیلا سا پڑ گیا تھا۔ آنکھیں بجھ گئی تھیں اور چہرہ بری طرح لٹک گیا تھا۔ تھوڑی دیر پہلے جب وہ چیف سیکرٹری کو رپورٹ دے

رہا تھا۔ اس کی حالت ایک فاتح کی سی تھی لیکن اب اس کی حالت ایسے شکست خوردہ کی تھی جو اپنی ہر چیز گنوا بیٹھا ہو۔

"چیف۔ ایک صورت میرے ذہن میں آئی ہے کہ ہم انتہائی طاقتور اسلحہ فرسٹ ہال کے مین گیٹ کے سامنے ڈھیر کر دیں اور پھر اسے فائر کر دیں۔ اس طرح فرسٹ ہال ان لوگوں سمیت تباہ ہو جائے گا لیکن اس سے یہ خطرہ بھی ہے کہ فرسٹ ہال کی تباہی سے کہیں پورا فیکٹری ہی تباہ نہ ہو جائے کیونکہ بہرحال فرسٹ ہال فیکٹری کا بڑا حصہ ہے"...... اسٹارک نے کہا۔

"اوہ۔ اوہ۔ ایک بات میری سمجھ میں آئی ہے ایسا کرو کہ فرسٹ ہال کے مین گیٹ کے پاس وائرلیس کنٹرول ڈبل زیرو فٹ کر دو۔ ہم انہیں مانیٹر کرتے رہیں گے۔ ہوش میں آنے کے بعد لازماً یہ اس مین گیٹ سے ہو کر دوسرے حصے میں داخل ہونے کی کوشش کریں گے۔ ہم اس وقت ڈبل زیرو بم کو فائر کر دیں گے۔ یہ بم صرف اس قدر طاقتور ہے کہ ان پانچوں کے جسموں کے پرخچے اڑ جائیں گے لیکن فیکٹری کو کچھ نہ ہو گا"...... کرنل ڈارسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ یس چیف۔ ویری گڈ۔ یہ واقعی بہترین تجویز ہے۔ ٹھیک ہے میں اسے فٹ کر کے آتا ہوں۔ آپ انہیں اس مشین پر چیک کرتے رہیں"...... اسٹارک نے کہا اور مڑ کر اس نے چیکنگ مشین آن کر دی۔ اسکرین پر کرسٹ کے دفتر کا منظر بدستور نظر آ رہا تھا۔

جس میں عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک فرش پر بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ کرنل ڈارسن خاموش کھڑا انہیں دیکھتا رہا۔ اسے خطرہ تھا کہ کہیں اسٹارک کے بم فٹ کرنے سے پہلے یہ ہوش میں نہ آ جائیں لیکن تھوڑی دیر بعد اسٹارک واپس آ گیا اس کے ہاتھ میں ایک وائرلیس آپریٹس تھا۔

"ہوش میں تو نہیں آئے یہ"...... اسٹارک نے ہال میں داخل ہوتے ہی پوچھا۔

"نہیں"...... کرنل ڈارسن نے کہا۔

"اوہ تھینک گاڈ۔ میں بم فٹ کر آیا ہوں"...... اسٹارک نے کہا اور مشین کے قریب پہنچ گیا۔

"یہ آپریٹس مجھے دو"...... کرنل ڈارسن نے کہا اور اسٹارک نے سر ہلاتے ہوئے آپریٹس اس کے حوالے کر دیا۔ کرنل ڈارسن نے آپریٹس کو چیک کیا اور پھر اسے ہاتھ میں لے کر مشین کی طرف مڑ گیا۔

"ارے انہیں ہوش آ رہا ہے"...... کرنل ڈارسن نے فرش پر پڑے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کے جسموں کو حرکت کرتے دیکھ کر کہا۔

"یس باس۔ ریز کا اثر ختم ہو رہا ہے"...... اسٹارک نے جواب دیا اور واقعی تھوڑی دیر بعد ایک ایک کر کے وہ سارے اٹھ کر بیٹھ گئے۔ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے لیکن ان کی آوازیں وہاں

تک نہ پہنچ رہی تھیں۔ وہ صرف ان کے لب ہلتے ہی دیکھ سکتے تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور عمران نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن بھی اٹھا لی تھی۔ چند لمحوں تک عمران وہیں موجود رہا اور پھر وہ میز کی درازیں کھول کر دیکھتا رہا۔ لیکن ظاہر ہے وہاں سے اسے کیا مل سکتا تھا چنانچہ وہ کھلے محرابی حصے کی طرف بڑھ گئے۔ راہداری میں جا کر وہ اسکرین سے آف ہوئے تو اسٹارک نے مشین کے بٹن دبا دیئے اسکرین پر جھماکے سے ہونے لگے اور پھر اس پر دوبارہ منظر ابھر آیا۔ یہ راہداری کے دائیں طرف کا منظر تھا۔ جہاں عمران اور اس کے ساتھی بڑھتے جا رہے تھے۔ راہداری کے اختتام پر وہ مین گیٹ تھا جسے کراس کر کے وہ فرسٹ ہال سے نکل کر فیکٹری کے دوسرے حصے میں پہنچ سکتے تھے۔ مین گیٹ بند تھا۔ یہ ایک فولادی دروازہ تھا۔

''چیف تیار رہیں''...... اسٹارک نے کہا اور کرنل ڈارسن نے سر ہلا دیا۔ وہ بھی اسکرین پر دیکھ رہا تھا۔ عمران آگے تھا اور اس کے ساتھی پیچھے تھے لیکن وہ تھے ایک دوسرے کے ساتھ ہی۔ جیسے ہی وہ مین گیٹ کے قریب پہنچے مین گیٹ خودبخود درمیان سے پھٹ کر دائیں بائیں کی دیواروں میں گھس کر غائب ہو گیا۔ مین گیٹ کھلتے ہی عمران رک گیا اور اس نے ذرا سا سر باہر نکال کر جھانکا۔

''ہونہہ۔ بڑا محتاط بن رہا ہے''...... کرنل ڈارسن نے دانت پیستے ہوئے کہا اس کا انگوٹھا وائرلیس آپریٹس پر موجود سرخ رنگ کے بٹن

پر جما ہوا تھا۔ عمران نے مڑ کر اپنے پیچھے کھڑے ہوئے ساتھیوں سے کچھ کہا اور پھر وہ گیٹ کراس کر گیا۔ اس کے پیچھے باقی ساتھیوں نے بھی گیٹ کراس کیا اور اسی لمحے کرنل ڈارسن نے پوری قوت سے وائرلیس آپریٹس کا بٹن پریس کر دیا اور وائرلیس آپریٹس کا بٹن دبتے ہی ایک چھوٹا سا بلب جلا اور بجھ گیا۔ اس بلب کے جلنے اور بجھنے کا مطلب یہی تھا کہ یہ فائر ہو گیا ہے۔

''وہ مارا۔ اب بچ کر کہاں جا سکیں گے''...... کرنل ڈارسن نے چیخ کر کہا۔

''میں چیک کرتا ہوں''...... اسٹارک نے جلدی سے کہا اور اس نے جلدی سے دوبارہ مشین کے بٹن دبانے شروع کر دیئے اور چند لمحوں بعد اسکرین پر جو منظر ابھرا اسے دیکھ کر کرنل ڈارسن اور اسٹارک دونوں کے جسموں میں مسرت کا جوالا مکھی پھوٹ پڑا۔

''وکٹری۔ فائنل ٹاپ وکٹری''...... کرنل ڈارسن نے چیختے ہوئے شدید مسرت کہا سے اس کی آواز بری طرح پھٹ گئی تھی۔ اس نے عمران اور اس کے ساتھیوں کو اس طاقتور بم سے ہٹ ہوئے فرش پر پڑے دیکھ لیا تھا۔

''سیکنڈ ہال سے آدمی بھیج کر ان کی لاشیں اب اطمینان سے اٹھوا لو اور میرے دفتر میں پہنچوا دو اور فکر نہ کرو۔ اب یہ دوبارہ زندہ نہ ہو سکیں گے''...... کرنل ڈارسن نے تیز لہجے میں کہا اور اسٹارک نے سر ہلاتے ہوئے مشین آف کی اور ٹیلی فون کی طرف بڑھ گیا۔

جیسے ہی عمران کی آنکھیں کھلیں تو اس کے ساتھ ہی اسے یوں محسوس ہوا جیسے اس کے ذہن پر چھایا ہوا تاریک پردہ تیزی سے کھنچتا چلا جا رہا ہو اور پھر چند لمحوں بعد وہ پوری طرح ہوش میں آ گیا۔ دوسرے لمحے وہ اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے باقی ساتھیوں کو بھی اپنی طرح اٹھ کر بیٹھتے اور حیرت بھرے انداز میں ادھر ادھر دیکھتے ہوئے پایا۔

"کیا ہوا تھا۔ یہ ہمیں کیا ہوا تھا"...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ موت کا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اسے کہتے ہیں مر کر جینا اور جی کر پھر سے مر جانا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اٹھ کھڑا ہوا۔

"ہم پر کوئی سائنسی حربہ آزمایا گیا ہے۔ لیکن عمران صاحب اس دوران کوئی یہاں آیا کیوں نہیں"...... صدیقی کے لہجے میں شدید

حیرت تھی۔ وہ سب اب اٹھ کر کھڑے ہو گئے تھے۔

"ہو سکتا ہے یہ سب آٹومیٹک نظام کے تحت ہوا ہو اور ابھی کسی کو پتہ ہی نہ چلا ہو"...... عمران نے کہا اور میز کی درازوں والے حصے کی طرف بڑھ گیا۔

"حیرت انگیز معاملات پیش آ رہے ہیں یہاں تو ایسا لگ رہا ہے جیسے واقعی یہاں ہر طرف موت کے جال پھیلے ہوں"...... جولیا نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔

"ابھی تو ابتدا ہے۔ ابھی سے گھبرا گئی ہو"...... عمران نے ایک دراز کھولتے ہوئے کہا اور جولیا مسکرا دی۔

"ان میں تو سوائے عام سے کاغذات کے اور کچھ نہیں ہے بہرحال چلو یہاں سے تو نکلیں۔ چلو جلدی"...... عمران نے دراز بند کر کے سیدھا ہوتے ہوئے کہا اور پھر وہ کھلے محرابی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ جہاں سے وہ راہداری میں پہنچ گئے۔ راہداری میں مڑ کر وہ اس طرف جانے لگے جہاں آخر میں ایک فولادی دروازہ تھا۔

"میری چھٹی بلکہ ساتویں اور آٹھویں حس کہہ رہی ہے کہ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے"...... عمران نے راہداری میں چلتے ہوئے مڑ کر جولیا سے مخاطب ہو کر کہا مگر جولیا نے اس کی بات کا کوئی جواب نہ دیا۔

وہ اب راہداری کے اختتام پر موجود اس فولادی دروازے تک پہنچ چکے تھے جو بند تھا۔ لیکن جیسے ہی عمران اس دروازے کے

قریب پہنچا دروازہ درمیان سے پھٹ کر سائیڈ کی دیواروں میں گھس کر غائب ہو گیا۔ اب دوسری طرف راہداری تھوڑا سا آگے جا کر ختم ہو گئی تھی اور سامنے ایک چٹانی دیوار تھی۔

دروازہ کھلتے ہی عمران ٹھٹھک کر رک گیا اور ظاہر ہے اس کے رکتے ہی اس کے باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے رک گئے تھے۔ عمران نے آہستہ سے سر باہر کر کے کوئی راستہ تلاش کرنا چاہا مگر دوسرے لمحے اس کی نظریں دوسری طرف دروازے سے ذرا دور ایک سرخ رنگ کے چھوٹے سے وائرلیس بم پر پڑ گئیں جو سائیڈ کی دیوار کے ساتھ رکھا ہوا تھا اور عمران کی آنکھیں چمک اٹھیں۔

''ارے باپ رے۔ باہر وائرلیس بم پڑا ہے اور خاصا طاقتور نظر آ رہا ہے۔ میرا خیال درست ہے۔ ہمیں کہیں سے چیک کیا جا رہا ہے۔ شاید وہ لوگ اس دروازے کو باہر سے کھول نہ سکتے تھے۔ اس لئے انہوں نے یہ کھیل کھیلا ہے کہ جیسے ہی ہم اس گیٹ سے باہر نکلیں وہ اس بم کے ذریعے ہمارے جسموں کے پرخچے اڑا دیں''...... عمران نے مڑ کر اپنے ساتھیوں کو بتایا تو وہ سب چونک پڑے۔

''اوہ۔ تو پھر اب کیا کرنا ہے''...... صدیقی نے کہا۔

''اب صرف ایک ہی صورت ہے کہ تم باہر چھلانگیں لگاؤ اور پھر اس بند حصے میں اس طرح ٹیڑھے میڑھے ہو کر گر جاؤ جیسے بم سے ہٹ ہوئے ہو میں کوشش کرتا ہوں کہ اس بم کو اٹھا کر پھٹنے سے

پہلے ہی اندر پھینک دوں''...... عمران نے کہا اور پھر ساتھ ہی وہ دروازہ کراس کر کے دوسری طرف نکلا اور بم پر کسی بھوکے عقاب کی طرح جھپٹ پڑا اسی لمحے اس کے ساتھیوں نے وہیں سے ہی چھلانگیں لگائی اور وہ جیسے اڑتے ہوئے ادھر ادھر یوں جا گرے جیسے بم سے ہٹ ہو کر گرے ہوں۔

گرنے سے لگنے والی چوٹ سے بچنے کے لئے انہوں نے کروٹیں بھی لیں۔ اسی لمحے عمران کا بازو لہرایا اور بم اڑتا ہوا اندر راہداری کی طرف گیا۔ لیکن فرش پر گرنے سے پہلے ہی وہ فضا میں ایک خوفناک دھماکے سے پھٹ پڑا اس کے ساتھ ہی عمران بھی اچھل کر ان کے درمیان فرش پر گرا اور لڑھک کر ٹیڑھا سا ہو کر رک گیا۔

خوفناک دھماکے سے پورے حصے میں گڑگڑاہٹ کی تیز آواز ابھری اور پھر زمین واقعی اس طرح ہلنے لگی جیسے زلزلے کا ہلکا جھٹکا لگ رہا ہو چند لمحوں بعد ہر طرف خاموشی چھا گئی۔ عمران کے دوسرے ہاتھ میں مشین گن تھی۔ جو اس نے گرنے اور کروٹیں لینے کے باوجود اپنی گرفت میں رکھی اور اب وہ اس کے جسم کی آڑ میں تھی۔ جس حصے میں عمران اور اس کے ساتھی پڑے ہوئے تھے وہ ہر طرف سے مکمل بند تھا لیکن عمران جانتا تھا کہ اس میں کہیں کوئی خفیہ راستہ ضرور ہو گا۔ اس لئے اب وہ اس خفیہ راستہ کھلنے کے انتظار میں تھا۔

”اسی طرح سے پڑے رہنا۔ جب تک میں نہ کہوں کوئی حرکت میں نہ آئے“...... عمران نے سرگوشی کے انداز میں کہا اور فرش پر پڑے ہوئے اس کے ساتھیوں نے سر ہلا دیئے۔ تقریباً دس منٹ تک وہ بے حس و حرکت اپنی جگہ پڑے رہے پھر اچانک ہلکی سی گڑگڑاہٹ کی آواز سنائی دی اور ان کے دائیں طرف کی دیوار میں ایک بڑا سا دروازہ کھل گیا۔ دروازے میں سے آٹھ افراد کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے اندر داخل ہوئے۔

”اسٹارک تو کہہ رہا تھا کہ یہ بم سے اڑ گئے ہیں۔ مگر یہاں تو خون کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے“...... ایک آدمی نے حیرت بھرے لہجے میں فرش پر بکھرے پڑے جسموں کو دیکھتے ہوئے کہا۔

”چلو ہمارا خون نہیں ہے تو کیا ہوا۔ ہم یہاں تمہارا خون بہا دیتے ہیں“...... عمران نے یکلخت اس طرح اچھل کر کھڑے ہوئے کہا جیسے اس کے جسم میں ہڈیوں کی جگہ سپرنگ لگے ہوئے ہوں اور وہ آدمی اسے یوں اچانک اٹھتا دیکھ کر جھٹکے سے پیچھے ہٹے اور ان سب کے ہاتھ انتہائی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ یکلخت عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن تڑتڑائی اور ایک ہی برسٹ میں ساتھ ساتھ کھڑے وہ آٹھ کے آٹھ افراد چیختے ہوئے فرش پر گرے اور ان کے جسموں سے خون فوارے کی طرح بہنے لگا۔

عمران کے ساتھی بھی اس دوران اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور

ظاہر ہے اٹھتے ہی انہوں نے سب سے پہلے ان کی مشین گنوں پر ہی قبضہ کرنا تھا۔ جو انہوں نے کر لیا۔ وہ سب بری طرح تڑپتے ہوئے چند ہی لمحوں میں ساکت ہو گئے اور ان کے اس طرح تڑپنے سے ان کے زخموں سے نکلنے والا خون ہر طرف پھیل گیا۔

”بس اب تو خوش ہو۔ اب تو خون نظر آ رہا ہے“...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پھر عمران اور اس کے ساتھی ان کی لاشوں کو پھلانگتے ہوئے اس کھلے دروازے سے دوسری طرف پہنچ گیا۔ یہ بھی ایک چھوٹا سا کمرہ تھا۔ جو ہر طرف سے بند تھا۔

عمران نے اندر داخل ہو کر حیرت سے ادھر ادھر دیکھا اور دوسرے لمحے اس کی نظر سامنے کھلے دروازے کی سائیڈ میں لگے ہوئے بٹنوں کے پینل پر پڑ گئی۔ اس میں تین بٹن لگے ہوئے تھے جن کے نیچے فرسٹ سیکنڈ اور تھرڈ کے الفاظ لکھے ہوئے تھے۔ عمران سمجھ گیا کہ یہ جدید قسم کی لفٹ ہے۔ اسے لوسیا نے بتایا تھا کہ فرسٹ فلور صرف سپلائی باہر سے وصول کرنے کے لئے بنایا گیا ہے۔ سیکنڈ فلور میں اسلحہ اور دوسرے ضروری سیکشن میں جبکہ تھرڈ فلور میں اصل مشین روم اور ڈاکٹر زے مورگن اور دوسرے سائنس دانوں کے دفاتر ہیں۔ عمران نے جلدی سے تھرڈ فلور کا بٹن پریس کر دیا۔ دوسرے لمحے دروازہ بے آواز طریقے سے بند ہوا اور اس کے ساتھ ہی وہ کمرہ تیزی سے اوپر کی طرف اٹھتا گیا۔ چند لمحوں بعد سیکنڈ فلور والا لفظ جل اٹھا لیکن لفٹ اوپر ہی چڑھتی گئی اور پھر

تھرڈ فلور کے الفاظ روشن ہوتے ہی لفٹ خودبخود رک گئی اور اس کے ساتھ ہی دروازہ خودبخود کھل گیا۔

دروازہ کھلتے ہی عمران جھپٹ کر باہر نکلا۔ باہر ایک چھوٹی سی راہداری تھی۔ جو ذرا سی دائیں طرف جا کر ایک لمبی راہداری سے مل جاتی تھی۔ عمران کے ساتھی بھی لفٹ سے باہر آ گئے اور عمران اس راہداری کی طرف بڑھا اس نے راہداری کے موڑ پر رک کر سر باہر نکالا اور ادھر ادھر دیکھا۔ یہ دائیں بائیں جاتی ہوئی ایک طویل راہداری تھی۔ جو دائیں طرف تو آخر میں جا کر بند ہو گی تھی لیکن بائیں طرف کافی دور جا کر دائیں ہاتھ پر مڑ جاتی تھی۔ راہداری خالی پڑی ہوئی تھی۔ عمران نے اپنے پیچھے کھڑے ساتھیوں کو اشارہ کیا اور خود اس راہداری میں آ گیا۔

اسی لمحے اس کے کانوں میں مشینیں چلنے کی ہلکی سی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی دائیں طرف ایک دروازہ بھی کھلا ہوا نظر آیا۔ عمران تیزی سے اس طرف بڑھا۔ مشینیں چلنے کی آوازیں اس دروازے سے ہی آ رہی تھیں۔ عمران نے آگے بڑھ کر دروازے سے جھانکا۔ یہ ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا جس میں دیواروں کے ساتھ مشینیں نصب تھیں لیکن ان میں سے صرف چند مشینیں ہی چل رہی تھیں۔ باقی بند پڑی ہوئی تھیں ایک طرف شفاف شیشے کا کیبن تھا۔ جس کے اندر ایک آدمی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا۔ باقی تمام کمرہ خالی تھا۔ عمران نے یکلخت مشین گن کا رخ اس کی طرف کیا اور پھر وہ

بجلی کی سی تیزی سے اس کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ اس آدمی کی ان کی طرف پشت تھی اور وہ کرسی پر بیٹھا آگے میز پر رکھی ہوئی مشین پر جھکا ہوا تھا۔

”ہال میں ڈال دو انہیں“...... اس آدمی نے مڑے بغیر اونچی آواز میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔ اس کا مطلب تھا کہ اس کے اور اس کے ساتھیوں کے اندر داخل ہونے کی آہٹ اس نے سن لی تھی حالانکہ عمران نے خاص طور پر بے حد احتیاط کی تھی کہ اس کے کیبن تک پہنچنے میں اس کی قدموں سے کوئی آہٹ پیدا نہ ہو سکے لیکن شاید اس آدمی کے کان ضرورت سے زیادہ حساس تھے۔ عمران نے اس کی آواز پہچان لی تھی یہ وہی اسٹارک ہے۔ جس نے اس وقت اس کرسٹ کو فون کیا تھا۔ جب عمران ٹرانسمیٹر پر کرنل ڈارسن اور چیف سیکرٹری کے درمیان ہونے والی گفتگو سن رہا تھا اور اس نے لاشوں کے متعلق پوچھا تھا۔

”کہاں ڈال دوں اسٹارک۔ کوئی جگہ بھی تو بتاؤ“...... عمران نے دروازے پر پہنچ کر مسکراتے ہوئے کہا تو اسٹارک عمران کی آواز سن کر اس بری طرح اچھلا کہ واقعی کرسی سمیت نیچے فرش پر جا گرا۔

”ارے ارے ابھی تو میں نے مشین گن بھی نہیں چلائی تم پہلے ہی فرش چاٹنے لگے ہو“...... عمران نے کہا اور اسٹارک بوکھلائے ہوئے انداز میں اٹھ کھڑا ہو گیا۔

”کک۔ کک۔ کیا مطلب۔ تم۔ عمران۔ تم بم سے ہلاک نہیں

ہوئے۔ یہ۔ یہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ تت تت۔ تم“...... اسٹارک کی حالت واقعی قابل دید تھی۔ اس کا چہرہ ایسا ہو رہا تھا جیسے ابھی حیرت کی شدت سے اس کے دماغ کی رگیں پھٹ جائے گیں۔ اس کا جسم حیرت کی شدت سے مسلسل جھٹکے کھا رہا تھا۔

”ہم جیسے لوگوں کو مارنا اتنا آسان نہیں اسٹارک۔ جتنا تم نے سمجھ لیا ہے“...... عمران نے بڑے طنزیہ لہجے میں کہا اور ایک قدم آگے بڑھا کر وہ اسٹارک کے قریب جا کھڑا ہوا۔ اس کے ساتھی کیبن سے باہر ہی کھڑے تھے کیونکہ کیبن اتنا بڑا نہ تھا کہ وہ سب اکٹھے وہاں جا کر کھڑے ہوتے۔

دوسرے لمحے عمران کے ایک ہاتھ نے حرکت کی اور اسٹارک یکلخت چیختا ہوا اچھل کر شیشے والے کیبن کے دروازے سے نکل کر اڑتا ہوا ہال کے فرش پر سر کے بل ایک دھماکے سے جا گرا۔ وہ اس طرح گرا تھا کہ اپنے ہاتھ بھی بروقت نیچے نہ کر سکا تھا۔ اس لئے سر کے بل گرتے ہی اس کے حلق سے ایک زوردار چیخ نکلی اور اس کا باقی جسم دھماکے سے نیچے گرا اور پھر ساکت ہو گیا۔ سر کے بل گرنے کی وجہ سے اس کی گردن کی ہڈی ٹوٹ چکی تھی اور وہ ہلاک ہو گیا تھا۔

”یہ مشین روم ہے اور ہو سکتا ہے کہ یہ اسٹارک کوئی ایسی حرکت کر گزرتا کہ ہم پر کوئی مصیبت ٹوٹ پڑتی۔ اس لئے مجھے اسے باہر اچھالنا پڑا“...... عمران نے کہا اور پھر اس مشین کو غور سے دیکھنے

لگا۔ جس پر ان کے آنے سے پہلے اسٹارک جھکا ہوا تھا۔ ابھی وہ مشین کو دیکھ ہی رہا تھا کہ یکلخت مشین کے ساتھ ہی میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔ عمران نے جلدی سے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

”ہیلو اسٹارک۔ وہ لاشیں ابھی تک میرے دفتر نہیں پہنچیں کیا وجہ ہے“...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی تیز آواز سنائی دی۔

”لاشیں یہاں پہنچ گئی ہیں۔ آپ یہاں آجائیں فوراً میں آپ کو ایک خاص چیز دکھانا چاہتا ہوں۔ اس لئے میں نے انہیں دفتر نہیں بھیجا“...... عمران نے اسٹارک کے لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

”کیا مطلب۔ کیسی خاص بات“...... کرنل ڈارسن نے بری طرح چونکتے ہوئے کہا۔

”یہ علی عمران اور اس کے ساتھی نہیں ہیں بلکہ ان کے میک میں اور لوگ ہیں۔ آپ آکر خود چیک کر لیں“...... عمران نے بات بناتے ہوئے کہا۔

”اوہ اوہ۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے“...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی تیز آواز سنائی دی۔

”ابھی یہ میرا شک ہے۔ بہرحال تصدیق آپ بہتر طور پر کر سکتے ہیں“...... عمران نے جواب دیا۔

”اوہ پھر تو سارا مسئلہ ہی خراب ہو گیا۔ ٹھیک ہے میں آ رہا

ہوں“...... دوسری طرف سے کرنل ڈارسن کی الجھی ہوئی آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور رکھ دیا۔

”ان لوگوں کو پوری دنیا میں یہی احمق ملا تھا چیف بنانے کے لئے“...... عمران نے کہا اور پھر شیشے والے کیبن سے باہر آ گیا۔

”تم سب دروازے کی سائیڈوں میں کھڑے ہو جاؤ۔ میں نے اسے زندہ پکڑنا ہے“...... عمران نے اپنے ساتھیوں سے کہا اور پھر اسٹارک کی لاش کو گھسیٹ کر اس نے شیشے کے کیبن کی سائیڈ میں ڈالا اور پھر سائیڈ دیوار کی طرف بڑھتا گیا۔

چند لمحوں بعد وہ سب دروازے کی دونوں سائیڈوں میں دیوار سے پشت لگائے کھڑے تھے تھوڑی دیر بعد راہداری میں قدموں کی تیز آوازیں گونج اٹھیں۔ آنے والا اکیلا ہی تھا۔ اور وہ خاصی تیز رفتاری سے ادھر آ رہا تھا۔ چند لمحوں بعد قدموں کی آوازیں دروازے کے قریب پہنچیں اور پھر ایک آدمی تیزی سے اندر داخل ہوا ہی تھا کہ یکلخت عمران کے ہاتھ میں پکڑی ہوئی مشین گن کا دستہ لہرا کر اس کی کھوپڑی پر کھٹاک سے پڑا۔

عمران نے پہلے ہی مشین گن کو نال سے پکڑ رکھا تھا اور آنے والا بری طرح چیختا ہوا اچھل کر منہ کے بل نیچے فرش پر گرا۔ اس نے نیچے گرتے ہی تیزی سے واپس اچھلنے کی کوشش کی لیکن عمران نے آگے بڑھ کر پوری قوت سے اس کی کنپٹی پر بوٹ کی ٹو ماردی

اور اٹھتا ہوا آدمی ایک بار پھر چیختا ہوا پہلو کے بل الٹ کر گرا اور ساکت ہو گیا۔

”اس سارے حصے میں پھیل کر چیک کرو جتنے بھی افراد نظر آئیں انہیں گولیوں سے اڑا دو۔ میں اس دوران اس کرنل ڈارسن سے پوچھ گچھ کرتا ہوں“...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھی سر ہلاتے ہوئے تیزی سے ہال کے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ عمران نے جھک کر کرنل ڈارسن کی پتلون کی بیلٹ کھولی اور پھر اسے الٹا کر اس کے دونوں ہاتھ اس کی پشت پر کئے اور پھر انہیں اچھی طرح بیلٹ سے جکڑ دیا۔ اس کے بعد اس نے اسے اٹھایا اور لا کر اس شیشے والے کیبن میں موجود ایک کرسی پر بٹھا دیا اور پھر خود دوسری کرسی پر بیٹھ کر اس نے پوری قوت سے کرنل ڈارسن کے چہرے پر لگاتا تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ کچھ ہی دیر میں کرنل ڈارسن کو ہوش آ گیا۔ ہوش میں آتے ہی اس نے پہلے ادھر ادھر دیکھا اور پھر جیسے ہی اس کی نظریں عمران پر پڑیں تو وہ ساکت سا ہو کر رہ گیا۔

بڑی سی لانچ سمندر کے اندر آہستہ آہستہ تیرتی ہوئی آگے بڑھی جا رہی تھی۔ لانچ پر چیف سیکرٹری کے ساتھ رے میزائل کا موجد ڈاکٹر رے مورگن اور چند سائنس دان کرسیوں پر اکڑے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کے سامنے عمران جو کرنل ڈارسن کے روپ میں تھا بڑے اطمینان بھرے انداز میں بیٹھا ہوا تھا۔ کرنل ڈارسن کو ہوش میں لانے کے بعد عمران نے اس سے پوچھ گچھ کی تھی اور پھر اسے ہلاک کر دیا تھا۔ کرنل ڈارسن کو ہلاک کرنے کے بعد عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ جا کر رے لیبارٹری پر بھی حملہ کر دیا تھا اور سب کو ہلاک کر دیا تھا۔ وہاں انہیں ڈاکٹر رے مورگن بھی مل گیا تھا۔ عمران نے اسے ہلاک نہ کیا تھا بلکہ اسے زندہ پکڑا تھا اور پھر اس نے ایک مشین پر ڈاکٹر رے مورگن کا مائنڈ اس انداز میں بلینک اور اسکین کیا کہ ڈاکٹر رے مورگن کو یہ یاد ہی نہ رہا کہ رے فیکٹری اور لیبارٹری میں کیا ہوا تھا۔ اس کے ذہن میں عمران نے یہ

فیڈ کر دیا تھا کہ چند مجرموں نے رے فیکٹری پر حملہ کیا تھا جنہیں کرنل ڈارسن نے ہلاک کر دیا تھا اور پھر عمران نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل کر چند افراد پر اپنا میک اپ کیا اور ان کی لاشیں ایک ہال میں رکھ دیں۔ وہاں چیف سیکرٹری آنے والا تھا۔ عمران نے اس کا کرنل ڈارسن کے روپ میں شاندار استقبال کیا تھا اور پھر اس نے چیف سیکرٹری کو ساتھ لیا اور تھرڈ وے سے باہر جانے والے ہال میں لے گیا جہاں عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں کرنل ڈارسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں۔ عمران نے چیف سیکرٹری کو رے میزائل فیکٹری اور لیبارٹری میں آنے کا موقع ہی نہ دیا تھا۔ اس نے کہا تھا کہ ڈاکٹر رے مورگن کے کہنے پر ان لاشوں کو یہاں لایا گیا ہے۔ اب وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کو لانچ میں باہر کھلے سمندر میں لے جائیں گے اور پھر وہیں ان کی کیمروں سے فلم بنائیں گے۔ عمران نے چیف سیکرٹری کے سامنے کرنل ڈارسن بن کر کچھ ایسی خوشامدانہ باتیں کیں کہ چیف سیکرٹری اپنے ساتھ آنے والے افراد کے ساتھ خوشی سے لانچ میں آ گیا اور اب وہ سب اس لانچ میں ہی موجود تھے۔ ڈاکٹر رے مورگن بھی برین واش ہونے کی وجہ سے اصل حالات سے قطعی لاعلم تھا اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کے ساتھ بھی عمران نے یہی سلوک کیا تھا۔ وہ بھی یہی جانتے تھے کہ چیف سیکرٹری ان سے خصوصی ملاقات کرنا چاہتے ہیں اس لئے انہیں

فیکٹری اور لیبارٹری سے باہر اس لانچ میں لایا گیا ہے۔ کچھ فاصلے پر عمران اور اس کے ساتھیوں کے میک اپ میں کرنل ڈارسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں پڑی ہوئی تھیں جو گولیوں سے چھلنی دکھائی دے رہی تھیں۔ ان لاشوں پر اس انداز میں گولیاں برسائی گئی تھیں کہ ان کے چہرے خراب ہونے سے بچ جائیں۔ لانچ کا اسٹیرنگ صدیقی کے ہاتھ میں تھا جبکہ خاور اور نعمانی کاندھوں سے مشین گنیں لٹکائے لانچ کے ایک کنارے پر مؤدبانہ انداز میں کھڑے تھے۔ جولیا کرنل ڈارسن کی سیکرٹری کے روپ میں کرنل ڈارسن کے روپ میں موجود عمران کے پاس کھڑی تھی۔ چیف سیکرٹری کے ساتھ آنے والے کیمرہ مین، عمران اور اس کے ساتھیوں کی لاشوں کی فلم بنانے میں مصروف تھے۔ لانچ سمندر میں پہاڑی مقام سے کافی دور نکل آئی تھی۔ چیف سیکرٹری اور عمران ہنس ہنس کر باتیں کر رہے تھے جبکہ ڈاکٹر ریے مورگن اور اس کے ساتھی سائنس دان خاموش بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ اس بات کے منتظر تھے کہ چیف سیکرٹری کب ان سے مذاکرات شروع کرتا ہے۔

''میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی کہ پہلے تو مجھے آبدوز کے ذریعے فیکٹری لے جایا جانا تھا لیکن اب ہم لانچ کے ذریعے جا رہے ہیں اور وہ بھی دوسری سمت''...... چیف سیکرٹری نے یکلخت کہا۔

''میں نہیں چاہتا تھا کہ آبدوز کو زیادہ استعمال کیا جائے''......

عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

''لیکن کیوں''...... چیف سیکرٹری نے حیرت سے کہا۔

''چیف سیکرٹری صاحب میرا ایک خاص مقصد تھا جس کی وجہ سے آبدوز کی بجائے میں نے اس لانچ کا بندوبست کیا ہے۔ یہ سمجھ لیں کہ میں آپ کو یہاں سیر کرانے لایا ہوں''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ یہ تم کیا کہہ رہے ہو''...... چیف سیکرٹری کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر ریے مورگن اور اس کے ساتھی بھی چونک پڑے۔

''ابھی بتاتا ہوں۔ جناب''...... کرنل ڈارسن نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے صدیقی کو اشارہ کیا تو اس نے لانچ کا انجن بند کر دیا اور سیٹ سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ لانچ رک گئی تھی۔

''وہ سامنے آپ کو پہاڑی علاقہ نظر آ رہا ہے جس میں ریے فیکٹری اور لیبارٹری موجود ہے''...... عمران نے ایسے انداز میں کہا جیسے کوئی شعبدہ گر حاضرین کو اپنے کسی حیرت انگیز شعبدے کے متعلق بتا رہا ہو۔

''ہاں۔ مگر تمہاری اس بات کا مطلب کیا ہے۔ ہم وہیں سے تو آ رہے ہیں''...... چیف سیکرٹری نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

''اس کی فائرنگ مشینری جو ایٹمک بیٹریوں سے چلتی تھی کسی مخصوص ریز کی مدد سے جام کر دی گئی تھی۔ یہ بات میں نے آپ

کو بتا دی تھی نا"...... عمران نے کہا۔

"ہاں اور تم نے کہا تھا کہ تم اسے ٹھیک کروا رہے ہو"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔

"وہ ٹھیک ہو گئی ہے۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کا افتتاح آپ جیسے عظیم انسان کے ہاتھوں ہو۔ اس لئے اسے اسٹارٹ کرنے کا بٹن آپ دبائیں گے اور اس بٹن کے دبتے ہی مشینری اسٹارٹ ہو جائے گی۔ ایسا کر کے آپ یقیناً انتہائی مسرت محسوس کریں گے"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے ساتھیوں کو اشارہ کیا تو اس کے دو ساتھی تیزی سے ایک طرف کو بڑھے اور پھر سیڑھیاں اتر کر نیچے کیبن کی طرف چلے گئے۔

"یہ تم نے کیا ڈرامہ بازی کرنا شروع کر دی ہے کرنل ڈارسن۔ میں سمجھا نہیں"...... چیف سیکرٹری نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"آپ یقین کریں کہ جیسے ہی آپ یہ بٹن دبائیں گے پوری دنیا کے لئے خاص طور پر اور آپ سب حضرات کے لئے خصوصاً یہ ایک یادگار لمحہ بن جائے گا"...... عمران نے کہا اسی لمحے اس کے ساتھی ایک بڑا سا ڈبہ اٹھائے اوپر آئے۔ یہ ڈبہ کسی خاص دھات کا بنا ہوا تھا اور اس کے اوپر ایک لیور باہر کو نکلا ہوا تھا۔

"یہ چیف سیکرٹری صاحب کے سامنے رکھ دو"...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھیوں نے بڑے مؤدبانہ انداز میں ڈبہ چیف سیکرٹری کے سامنے رکھ دیا۔ سب غور سے اس ڈبے کو دیکھ رہے تھے۔

"ہاں تو جناب چیف سیکرٹری صاحب۔ آپ اب لیبارٹری اور فیکٹری کی مشینری کا افتتاح کریں اور اس لیور کو دبا دیں۔ پھر ڈاکٹر رے مورگن کی رے میزائل فیکٹری اور ان کی لیبارٹری کی عظمت کا مظاہرہ دیکھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ اچھا"...... چیف سیکرٹری نے کہا اور پھر ڈبہ اٹھایا اور اس نے دونوں ہاتھ ابھرے ہوئے لیور پر رکھے اور جھک کر پوری قوت سے اسے دبا دیا۔ لیور کے دبتے ہی دور پہاڑیوں پر پہلے تو گڑگڑاہٹ کی تیز آواز سنائی دی اس کے بعد انتہائی خوفناک دھماکوں کا سلسلہ سا چل نکلا تو چیف سیکرٹری اور باقی افراد کے چہرے یکلخت خوف سے زرد پڑ گئے۔

لانچ اس علاقے سے کافی دور تھی اور پہاڑیوں والا حصہ ایک بڑے سے دھبے کی صورت میں نظر آ رہا تھا۔ ان سب کی نظریں اس بڑے سے دھبے پر جمی ہوئی تھیں اور پھر جس طرح کوئی خفیہ آتش فشاں پوری قوت سے پھٹ پڑتا ہے۔ اس طرح ان دھبے میں سے آگ کا ایک بہت بڑا فوارہ سا پھوٹا اور اس طرح اوپر آسمان کی طرف چڑھتا گیا جیسے وہ پورے آسمان کو جلا کر راکھ کر دے گا۔ چیف سیکرٹری اور ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی پھٹی پھٹی آنکھوں سے یہ عجیب و غریب نظارہ دیکھ رہے تھے۔ اس قدر خوفناک مظاہرے کی شاید انہیں خواب میں بھی توقع نہ تھی۔ آگ کا فوارہ کافی بلندی پر پہنچ کر رکا اور پھر آگ بڑے فوارے کی پھوار

کی صورت میں نیچے گرنے لگی۔ دھماکے ابھی تک مسلسل ہو رہے تھے۔

"آپ نے دیکھی ہارڈ ماسٹر کی آتش بازی"...... عمران نے بدلے ہوئے اصل لہجے میں کہا اور چیف سیکرٹری یہ آواز سنتے ہی بری طرح چونک کر کرنل ڈارسن کی طرف دیکھنے لگے۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے"...... چیف سیکرٹری نے قدرے خوفزدہ لہجے میں کہا۔

"یہ رے فیکٹری اور لیبارٹری تباہ ہو رہی ہے اور وہ بھی ہارڈ ماسٹرز کے سرپرست چیف سیکرٹری کے ہاتھوں"...... عمران نے بڑے مطمئن لہجے میں کہا۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہو کرنل ڈارسن"...... چیف سیکرٹری نے کہا۔ وہ اور دوسرے افراد نے کرنل ڈارسن کی بات سن کر بری طرح بوکھلا گئے تھے یہ بوکھلاہٹ اس قدر شدید تھی کہ چیف سیکرٹری سمیت سب اچھل کر اپنی کرسیوں پر سے اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھ جاؤ تم سب۔ ورنہ مشین گنوں کی گولیاں یہ نہیں دیکھا کرتیں کہ تم چیف سیکرٹری ہو یا سائنس دان"...... عمران نے یکلخت غراتے ہوئے لہجے میں کہا اور ان سب نے دیکھا کہ کرنل ڈارسن کے ساتھیوں نے اپنی مشین گنوں کا رخ ان کی طرف کر رکھا تھا۔

"کیا۔ کیا مطلب۔ یہ کیا ہو رہا ہے۔ کرنل ڈارسن کیا ہو رہا ہے یہ"...... چیف سیکرٹری کی حالت دیکھنے والی تھی۔

"کون کرنل ڈارسن۔ وہ بے چارہ تو یہ پڑا ہوا ہے۔ لاش کی صورت میں"...... عمران نے کہا اور ساتھ ہی اس نے اپنی کنپٹی پر چٹکی بھری اور دوسرے لمحے ایک ماسک اس کے چہرے سے اتر آیا۔ اب کرنل ڈارسن کی بجائے علی عمران کا چہرہ نظر آ رہا تھا۔ عمران کے چہرے پر بڑی زہریلی مسکراہٹ تیر رہی تھی۔

"عم۔ عم۔ عمران۔ تم عمران"...... چیف سیکرٹری نے ڈوبتی ہوئی آواز میں کہا۔

"ہاں۔ غور سے دیکھ لو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ تو تم سب زندہ ہو۔ تم مرے نہیں تھے اور کرنل ڈارسن"...... چیف سیکرٹری نے آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"یہ سب اس خاکسار اور اس کے ساتھیوں کا کارنامہ ہے۔ اب تم چاہو تو جو انعامات تم نے کرنل ڈارسن کو دینے کا وعدہ کیا تھا وہ ہمارے انعامات مجھے دے دو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ اس قدر بڑا دھوکہ"...... چیف سیکرٹری نے انتہائی شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

"دھوکہ نہیں۔ یہ میری چھوٹی سی شرارت تھی۔ جب مجھے تمہارے آنے کا پتہ چلا تو میں نے سوچ لیا تھا کہ یہ کام بھی تمہارے ہاتھوں ہی مکمل کرایا جائے۔ فیکٹری اور لیبارٹری میں تباہ کن مواد کی کوئی کمی نہیں تھی۔ تمہارے آنے سے پہلے میں نے ہر

طرف طاقتور بم فٹ کرا دیئے تھے جس کا چارجر میں اپنے ساتھ لے آیا تھا اور اب دیکھ لو میری شرارت کام آ گئی اور تم نے خود اپنے ہاتھوں اپنی فیکٹری اور لیبارٹری کو تباہ کر دیا''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''تت۔ تت۔ تم نے دھوکہ دیا تھا مجھے''...... چیف سیکرٹری نے چیختے ہوئے کہا۔

''عمران۔ اب ختم بھی کرو یہ ڈرامہ۔ خواہ مخواہ اسے لمبا کئے جا رہے ہو''...... جولیا نے جھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

''یہ ڈرامہ بے حد دلچسپ ہے ڈیئر جولیا۔ دیکھو چیف سیکرٹری سمیت رے میزائل کے موجد ڈاکٹر رے مورگن اور کافرستانی سائنس دان بھی یہاں موجود ہیں اور اس عظیم تباہی کی روئیداد کس طرح اطمینان سے سن رہے ہیں جس پر انہیں ناز تھا اور جس کی مدد سے یہ کروڑوں مسلمانوں کا خاتمہ کرنے اور عظیم اسلامی مملکتوں کو تباہ کرنے کا خواب دیکھ رہے تھے اور سب سے دلچسپ بات یہ ہے کہ اپنے ہی ہاتھوں نہ صرف اپنی عظیم فیکٹری بلکہ لیبارٹری کو بھی تباہ کر کے اس کا نظارہ کر رہے ہیں۔ بہرحال اب ان کی لاشیں سمندری جانوروں کے معدوں میں جا کر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے غائب ہو جائیں گی''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''کیا۔ کیا مطلب۔ کیا تم ہمیں ہلاک کر دو گے''...... چیف سیکرٹری نے انتہائی خوفزدہ لہجے میں کہا اور عمران قہقہہ مار کر ہنس

پڑا۔

''بہت خوب چیف سیکرٹری۔ تم تو پوری دنیا کے مسلمانوں کو ہلاک کرنے کے منصوبے بناؤ اور مسلمانوں کو اتنی بھی اجازت نہیں کہ تم جیسے چند بوڑھے درندوں کا خاتمہ کر سکیں''...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

''اب تم دیکھ کیا رہے ہو۔ چیف سیکرٹری کو چھوڑ کر باقی سب کو ہلاک کر دو''...... عمران نے یکلخت پیچھے ہٹتے ہوئے کہا اور اسی لمحے مشین گنوں کی تڑتڑاہٹ کے ساتھ ہی وہاں موجود ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کی چیخوں سے ماحول گونج اٹھا۔ جولیا نے یکلخت صدیقی کے ہاتھ سے مشین گن جھپٹ لی تھی اور اب وہ خاور کے ساتھ مل کر ان کا شکار کھیل رہی تھی۔ چیف سیکرٹری نے دونوں ہاتھوں سے اپنا چہرہ چھپا لیا۔

''دیکھو چیف سیکرٹری دیکھو اپنے سائنس دانوں کا انجام۔ آنکھیں کھول کر دیکھو۔ ان کی پھڑکتی ہوئی لاشیں دیکھو''...... عمران نے غراتے ہوئے کہا۔

''نن نن۔ نہیں میں نہیں دیکھ سکتا۔ تت تت۔ تم مجھے معاف کر دو۔ مجھے معاف کر دو''...... یکلخت چیف سیکرٹری نے بری طرح گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

''نہیں چیف سیکرٹری۔ تم جیسے تخریبی اور سازشی ذہن کا خاتمہ ہمارا پہلا فرض ہے۔ اور تم نے رے میزائل خصوصی طور پر کافرستان

کو دے کر پاکیشیا کی تباہی میں حصہ لیا تھا۔ ایسا کر کے تم نے اپنی موت کے پروانے پر خود دستخط کر دیئے ہیں۔ لیکن میں تمہیں گولی نہیں ماروں گا''...... عمران نے کہا۔

''اوہ اوہ۔ شکریہ شکریہ۔ میں تمہارا یہ احسان زندگی بھر نہ بھلاؤں گا۔ تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے تو میں تمہیں اتنی دولت دوں گا جس کا تم تصور بھی نہیں کر سکتے''...... چیف سیکرٹری کا چہرہ عمران کی آخری بات سن کر یکلخت زندگی کی نوید ملنے پر مسرت سے کھل اٹھا۔

''ان سفاک اور بے رحم درندہ صفت سائنس دانوں کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں پھینک دو۔ لانچ کو ان کے منحوس جسموں سے پاک کر دو''...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور عمران کے ساتھیوں نے آگے بڑھ کر ڈاکٹر رے مورگن اور اس کے ساتھی سائنس دانوں کے گولیوں سے چھلنی جسم گھسیٹ گھسیٹ کر لانچ سے سمندر میں پھینکنے شروع کر دیئے۔ کرنل ڈارسن اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بھی سمندر میں پھینک دی گئیں۔ تھوڑی دیر بعد لانچ میں چیف سیکرٹری، عمران اور اس کے ساتھی رہ گئے۔ باقی لانچ خالی ہو چکی تھی۔ عمران نے خود وہ دھات کا بنا ہوا ڈبہ جس کا لیور دبا کر چیف سیکرٹری نے رے فیکٹری اور ڈاکٹر رے مورگن کی لیبارٹری کو اڑا دیا تھا اٹھا کر سمندر میں پھینک دیا تھا۔

''اسے کیوں زندہ چھوڑ رہے ہو۔ یہی تو کافرستانیوں کے ساتھ

مل کر پاکیشیا کے خلاف منصوبہ بندی کرنے والا اصل شیطان ہے''...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''اور میں نے اسے گولی نہ مارنے کا وعدہ کیا ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''وعدہ تم نے کیا ہے میں نے تو نہیں۔ میں تو اسے گولی مار سکتی ہوں''...... جولیا نے تیز لہجے میں کہا۔

''نن نن۔ مم۔ مم۔ معاف کر دو۔ مجھے مت مارو۔ میں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ مجھے معاف کر دو۔ تم نے سب کچھ تباہ تو کر دیا ہے تم نے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے زاٹان کی کمر توڑ دی ہے۔ اب مجھے مار کر تمہیں کیا ملے گا''...... چیف سیکرٹری نے تقریباً روتے ہوئے کہا۔ اس نے رونے اور گڑگڑانے کے ساتھ ساتھ ہاتھ بھی جوڑے ہوئے تھا۔ اس کی حالت ایسی تھی جیسے مر بھی رہا ہو اور زندہ بھی رہنے پر مجبور ہو۔ اس کا چہرہ مزید سیاہ ہو گیا۔

''اب تم چھٹی کرو''...... جولیا نے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ چیف سیکرٹری کچھ کہتا جولیا نے مشین گن کا ٹریگر دبا دیا۔ تڑتڑاہٹ ہوئی۔ چیف سیکرٹری کے حلق سے دردناک چیخیں نکلیں اور وہ لٹو کی طرح گھومتا ہوا گرا اور ساکت ہوتا چلا گیا۔

''اس کی لاش بھی سمندر میں پھینک دو''...... عمران نے کہا تو خاور اور نعمانی آگے بڑھے اور انہوں نے چیف سیکرٹری کی لاش بھی

اٹھا کر سمندر میں پھینک دی۔

''اب لانچ کو کسی ایسے کنارے پر لے چلو جہاں چیکنگ نہ ہو۔ کیونکہ اس خوفناک تباہی کے بعد تو پورے زاٹان میں یقیناً ہنگامی حالات پیدا ہو چکے ہوں گے''...... عمران نے کہا تو صدیقی نے اثبات میں سر ہلایا اور ایک بار پھر لانچ کو آپریٹ کرنے کے لئے کیبن کی طرف بڑھ گیا۔

''عمران صاحب۔ آپ نے واقعی یہ اچھا کیا کہ ہارڈ ماسٹرز کو اس کے سرپرستوں سمیت ختم کر دیا اور سائنس دانوں کو بھی نہیں چھوڑا۔ ورنہ یہ لوگ تو واقعی نئے سرے سے منصوبہ بندی شروع کر دیتے''...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

''یہ سب اللہ کا کرم ہو گیا ہے۔ ورنہ یہ شاطر لوگ اتنی آسانی سے کہاں اکٹھے قابو میں آنے والے تھے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ہم مشن میں کامیاب ہو گئے ہیں یہ واقعی ہمارے لئے خوشی کی بات ہے اور ریڈ میزائل مشن کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ چیف سیکرٹری نے کرنل ڈارسن کو ہماری موت پر جو ٹاپ وکٹری اعزاز دیا تھا وہ ٹاپ وکٹری ہمیں ملی ہے''...... جولیا نے کہا۔

''یہ مشن تم سب کی محنت اور لگن سے پورا ہوا ہے۔ اس بار ہم سب نے مل کر کام کیا ہے۔ جولیا نے بھی بھرپور انداز میں مشن پورا

کرنے میں ہمارا ساتھ دیا ہے۔ یہ چونکہ ڈپٹی چیف ہے اس لئے اس مشن میں یہی ہماری ڈبلیو پاور ہے۔ یہ ڈبلیو پاور کی ہی ٹاپ وکٹری ہے''...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

''ڈبلیو پاور۔ کیا مطلب۔ یہ ڈبلیو پاور کا کیا مطلب''...... جولیا نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔

''خدا کے بعد دنیا کی سب سے بڑی پاور۔ جس کا خاتمہ آج تک کوئی نہیں کر سکا۔ اسے ڈبلیو پاور کہتے ہیں۔ مم۔ میرا مطلب ہے وائف پاور''...... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا اور اس کے اس جواب سے لانچ بے اختیار قہقہوں سے گونج اٹھی جبکہ جولیا عمران کی جانب تیز نظروں سے گھورنا شروع ہو گئی۔

ختم شد

عمران ☆☆ اور ان کے ساتھی، جو پی پی کی تلاش میں کافرستان پہنچے تو اس کے روایتی حریف شاگل نے اس بار ان کا جینا حرام کر دیا۔ کیسے ——؟

عمران ☆☆ اور اس کے ساتھی جو شاگل اور اس کی فورس سے اپنی جانیں بچانے کے لئے بھاگتے پھر رہے تھے۔ کیوں ——؟

ڈی گروپ ☆☆ ایک نیا گروپ، جس نے جان لیوا جدوجہد کے بعد کافرستان کے خلاف ناقابلِ یقین انداز میں مشن مکمل کیا۔ کیسے ——؟

وہ لمحہ ☆☆ جب عمران اور اس کے ساتھی شاگل کے ساتھ ایک ہیلی کاپٹر میں سوار تھے اور ہیلی کاپٹر کو میزائل مار دیا گیا۔

کیا ☆☆ عمران اور اس کے ساتھیوں کے ساتھ شاگل بھی مارا گیا ——؟

ایکشن۔ ایڈونچر، طنز و مزاح اور سسپنس سے بھرپور ایک یادگار ناول۔

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
Mob
0333-6106573
0336-3644440
0336-3644441
Ph 061-4018666

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

ٹاپ ہیڈکوارٹر

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

فاسٹ فائٹرز ..... عسکریت پسندوں کی ایک سفاک اور درندہ صفت تنظیم جو افریقہ کے ایک ملک عرابلس میں برسرِ اقتدار تھی۔

ٹاپ ہیڈکوارٹر ..... فاسٹ فائٹرز کا ناقابلِ تسخیر ہیڈکوارٹر، جسے تلاش کرتے ہوئے عمران اور اس کے ساتھیوں کو کئی بار موت کے منہ میں جانا پڑا۔

عرابلس ..... ایک ایسا ملک جس کے تحریک آزادی کے ایک رہنما کو تلاش کر کے ہلاک کرنے کی فول پروف پلاننگ کی گئی تھی۔

ٹائیگر ..... جس نے ایک ایسے آدمی کا سراغ لگا کر اسے دشمنوں کے حوالے کر دیا جس کی وجہ سے عرابلس میں تحریک آزادی کے رہنما کی زندگی کو خطرات لاحق ہو گئے۔

عتبہ ..... عرابلس کی تحریک آزادی گاشوا کا رہنما جسے عرابلس کی تنظیم فاسٹ فائٹرز ہر صورت ہلاک کرنا چاہتی تھی۔

ٹرومین ..... جس نے عمران کو کال کر کے عرابلس کے اندرونی حالات کے بارے میں بتا کر گاشوا تنظیم اور اس کے رہنما عتبہ کی مدد کی درخواست کی۔

عمران ..... جسے عتبہ سے ہمدردی لاحق ہو گئی اور اس نے عتبہ کی تنظیم گاشوا کو فاسٹ فائٹرز سے بچانے کا تہیہ کر لیا۔

عمران سیریز میں ایک تہلکہ خیز یادگار ایڈونچر

مکمل ناول

اساڈم

مصنف

مظہر کلیم ایم اے

اساڈم ☆ کرانس کی ایک طاقتور اور خفیہ ایجنسی جو عمران اور اس کے ساتھیوں کے خاتمے کے لئے سامنے لائی گئی تھی۔

اساڈم ☆ جس کا چیف مارشل ڈریلے تھا جو انتہائی ذہین، شاطر اور فوری فیصلے کرنے والا لیڈر تھا۔

مارشل ڈریلے ☆ جو عمران اور اس کے ساتھیوں سے انتقام لینا چاہتا تھا۔

مارشل ڈریلے ☆ جس نے عمران کو انتہائی ماہرانہ انداز میں ڈاج دیتے ہوئے مکمل مشن سے بھٹکانا شروع کر دیا اور عمران اپنے ساتھیوں سمیت اس کے ڈاج میں آتا چلا گیا۔ کیسے ——؟

سسلی ☆ ایک شاطر اور جلاد صفت لڑکی جو اپنے دشمنوں کو زندہ جلا کر خوش ہوتی تھی۔

عمران ...... جو اس مشن پر سرکاری حیثیت سے نہ جا سکتا تھا۔ کیوں ——؟

عمران ...... جو اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ سیاحوں کے روپ میں عرابلس پہنچ گیا۔

فاسٹ فائٹرز ...... جس کے چیف کو جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے عرابلس میں داخل ہونے کا علم ہوا تو وہ موت بن کر عمران اور اس کے ساتھیوں پر ٹوٹ پڑا اور عمران اور اس کے ساتھیوں پر نہ رکنے والے جان لیوا حملے شروع ہو گئے۔

عمران ...... جس نے طویل جدوجہد کر کے فاسٹ فائٹرز کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا لیکن جب اسے معلوم ہوا کہ اس نے فاسٹ فائٹرز کا جو ہیڈ کوارٹر تباہ کیا ہے وہ مین ہیڈ کوارٹر نہیں ہے تو عمران پر کیا گزری۔

عمران ...... جسے اپنے ساتھیوں سمیت ایک بار پھر نئے سرے سے فاسٹ فائٹرز کے ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کرنا پڑا۔

کیا ...... عمران فاسٹ فائٹرز کے مین ہیڈ کوارٹر کو ٹریس کر سکا ——؟

وہ لمحہ ...... جب عمران کے عرابلس میں موجودگی کے باوجود فاسٹ فائٹرز، عتبہ کو پکڑنے میں کامیاب ہو گئے اور پھر ——؟

کیا ...... عمران عتبہ کو فاسٹ فائٹرز سے بچا سکا ——؟

نئے انداز میں لکھا گیا ایک حیرت انگیز اور ناقابل یقین ناول

ارسلان پبلی کیشنز
اوقاف بلڈنگ
پاک گیٹ
ملتان
03[illegible]3-6106573
03[illegible]-3644440
03[illegible]-3644441
Ph 0[illegible]1-4018666

سسلی ☆ جس نے پاکیشیا میں ایک اہم مشن مکمل کیا اور عمران اس کے پیچھے بھاگتا ہی رہ گیا۔

سسلی ☆ جس کا تعلق کرانس کی ٹاپ سیکرٹ ایجنسی زیرو ون سے تھا۔

زیرو ون ایجنسی ☆ جسے کرانس میں انڈر گراؤنڈ کر دیا گیا تھا۔ مگر کیوں؟

ایس سی فارمولا ☆ جو پاکیشیا سے کرانس پہنچ چکا تھا لیکن کرانس نے سفارتی طور پر سر سلطان سے اس فارمولے کی موجودگی سے صاف انکار کر دیا۔ کیوں؟

کیا ☆ اساڈم واقعی عمران اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کرنے میں کامیاب ہو سکی۔ یا ——؟

کیا ☆ مارشل ڈریلے، عمران اور اس کے ساتھیوں کو اپنے جال میں پھنسا کر موت کے گھاٹ اتارنے میں کامیاب ہو گیا ——؟

لمحہ بہ لمحہ ڈرامائی انداز میں بدلتی ہوئی ایک تیز رفتار مہماتی کہانی۔